وانزلنا الیک الکتاب الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم ولعلہم یتفکرون (النحل ع ۶)

اور ہم نے تیری طرف ذکر بھیجا ہے تاکہ تو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرے جو اُن کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ فکر کریں

۱۶/۴۴

پیغامِ قرآن

برائے

بنی نوعِ انسان

جس میں وہ تمام قرآنی قُل جن میں رسول اللہ صلعم کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ لوگوں سے کہہ دے۔ مع متعلقہ آیات کے مختلف عنوانوں کے ماتحت یکجا جمع کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو قرآنی تعلیم کے سمجھنے سمجھانے اور اُس پر عمل کرنے میں آسانی ہو۔

مرتبہ

پیرزادہ شمس الدین

مؤلف آئین قرآن دربارہ حکومت و حکمران۔ تعزیرات قرآن۔ امثال القرآن

تشبیہات القرآن اور ختم نبوت وغیرہ۔

تعداد ایک ہزار | اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ء | قیمت فی جلد تین روپیہ ۳/-

نذرِ عقیدت

چونکہ ہندوستان میں سب سے پہلے اشاعت اسلام کی بنیاد سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور نے رکھی۔ چنانچہ جب سر ولیم میور گورنر یو۔ پی نے اسلام پر اعتراضات کیے۔ تو اُن کا جواب دینے کے لیے وہ نہایت سرگرمی کے ساتھ ولایت پہنچے۔ اور وہاں انگریزی میں کتاب شائع کی اور واپس آکر اسی کوشش میں رہے۔ یہ تھی سر سید کی تبلیغی روح جو علماء اسلام میں کہیں نظر نہیں آتی ہے۔ لہٰذا یہ کتاب اُن کے نام نامی پر منسوب کرتا ہوں۔

در مطبع اردو پریس ۸۰ میکلوڈ روڈ لاہور باہتمام چوہدری علی محمد منیجر کے چھپوا کر شمس الدین پبلشر نے مصری شاہ لاہور سے شائع کیا۔

فہرست مضامین پیغام قرآن برائے بنی نوع انسان

× بیالیسویں فصل مجھے دلائل سے دکھاؤ ۔ تینتالیسویں فصل جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ۔

بقیہ :- مضمون صفحہ ۳۸۸

کچھ بھی باہر ظاہر نہیں . کیونکہ تھا تو پھر اس استثنار کے رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی بہرحال یہ استثنار بے کار نہیں ہے کیونکہ اس کی تشریح خود رسول اللہؐ کرتے ہیں اور یہ حدیث قرآنی آیت کے ساتھ مطابقت بھی رکھتی ہے اور اسی لئے بھی استثنار رکھا گیا ہے

عن عائشۃ قالت دخلت اسماءُ بنت ابی بکرٍ علی رسول اللہؐ وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لن تصلح ان یُریٰ منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجھہٖ وکفیہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ رسول اللہؐ کے پاس آئیں ان پر کپڑے باریک تھے آپ نے ان سے رُخ پھیر لیا اور فرمایا اسے اسماء عورت کو جب ایام ماہواری آنے لگیں. یعنی وہ بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ اس کے بدن سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے اور اشارہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف کیا ۔ (ابو داؤد کتاب اللباس)

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کے چہرے اور ہاتھ مقامات ستر میں شامل نہیں ہیں اس لئے انہیں باہر بھی کھلا رکھنے کیلئے مستثنیٰ کیا گیا کیونکہ یہ حواس خمسہ ہیں جن کے باہر ڈھانکنے سے عورتوں کی صحت اور ان کے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے مگر عموماً اہل اسلام مندرجہ بالا آیت اور حدیث کے خلاف مذہبی ابحاثوں کا کہنا مانتے ہیں اور اپنی عورتوں کے چہرے اور ہاتھ بھی باہر ڈھانک کر رکھتے ہیں ۔

اس کتاب میں قرآنی آیات کے بالمقابل سورت کا نام اور رکوع کا نمبر اور ترجمہ کے سامنے پہلے سورت کا نمبر اور پھر آیات کا نمبر بطور حوالہ

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

یہ لوگوں کو کھول کر پہنچا دینا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہ

وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵ ابراہیم ع

صرف ایک ہی معبود ہے اور تاکہ خالص عقل والے نصیحت حاصل کریں (۱۴/۵۲)

پیش لفظ

مغربی و مشرقی پاکستان، ہندوستان، سیلون، برہما، ملایا، چین، عدن، مصر انگلینڈ، جنوبی، مشرقی اور مغربی افریقہ، زنجبار، ماریشس، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور دیگر مختلف ممالک کی چالیس سالہ سیاحت کے بعد خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ عام طور پر اہل اسلام دینی مذہبی کتب شائع کرتے ہیں جن سے صرف مسلمان ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم دنیا بھر کے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ یہ تمام قوموں کے لئے نصیحت ہے (۲۱-۲۰۱)

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ (الجاثیہ ع ۲)

یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو یقین کرتے ہیں (۴۵-۲۰) یہی وجہ ہے کہ رسول کو تمام لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ (المائدہ ع ۱۰) اے رسول جو کچھ تیرے رب سے تیری طرف اتارا گیا پہنچا دے۔ اور اگر تو (ایسا) نہ کرے تو تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (۵ - ۶۷)

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً قُلِ اللّٰہُ شَھِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ (الانعام ع ۲) کہہ کون سی چیز شہادت میں سب سے بڑی ہے کہہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اُسے جس کو وہ پہنچے (۶ - ۱۹)

نہ صرف آنحضرتؐ بلکہ مسلمانوں کو بھی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ ذیل کی آیات سے ثابت ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ (محمدؐ ع ۱) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کے (دین) کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا (۴۷ - ۷) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ (الصف ع ۲) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسٰی بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا۔ اللہ کے رستے میں کون میرے مددگار ہیں۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں (۱۶ - ۱۴) ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں (۳ - ۵۱)

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے اور اس کے مددگار بننے کا حکم دیا گیا ہے اور ایسا کرنے پر نصرت الٰہی کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ مگر افسوس جب مسلمان اللہ کے دین کا کوئی کام نہیں کرتے تو پھر اللہ کی نصرت کہاں سے آجائے۔ چنانچہ برادران اسلام اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ آخر حضرت عیسٰی کے حواریوں میں کوئی تو خوبی کی بات تھی جس کی مثال دے کر ایمان داروں کو اللہ کے دین کا مددگار بننے کا حکم دیا گیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے اپنے حواریوں کو یہ حکم دیا تھا کہ "تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو" (مرقس ۱۶-۱۵) چنانچہ انہوں نے منادی کی اور بہت سی تکلیفیں بھی اٹھائیں۔ پھر اسی حکم کی تعمیل میں عیسائیوں نے مقدس بائیبل کا ترجمہ صدہا زبانوں میں شائع کر کے اُسے دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیا۔ مگر افسوس برادران اسلام خواب غفلت میں ہی پڑے رہے۔ حالانکہ اہل اسلام کو قرآن حکیم کی تعلیم پھیلانے کے لئے عیسائیوں سے بڑھ بڑھ کر سعی لینا چاہیئے تھا کیونکہ ان کے لئے تو اللہ کا حکم ہے اور عیسائیوں کے لئے حضرت عیسٰیؑ کا۔ مگر عیسائیوں نے تو اسے خدا کا ہی حکم سمجھا اور اپنے مذہب کی خوب تبلیغ کی اور مسلمانوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کو ایک انسانی حکم بھی نہ سمجھا اور اپنے مذہب کی تبلیغ سے منہ موڑا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والے اور بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں۔ ذیل کی آیات اس پر شاہد ہیں۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ (النساء ع ۱۳) دونوں برابر نہیں مومنوں میں سے بیٹھ رہنے والے جن کو کوئی دُکھ نہیں اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجہ میں بزرگی دی ہے اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑا اجر دے کر بزرگی بخشی ہے اپنے ہاں مرتبے اور حفاظت اور رحمت اور اللہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے (۴۔ ۹۵، ۹۶)

اب دونوں کی تبلیغ کا موازنہ کر کے دیکھ لیجیئے کہ باطل عقائد رکھنے والے تو تمام دنیا میں تبلیغ کر رہے ہیں اور صحیح عقائد رکھنے والے اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلتے۔ اور اتنی بھی ہمت نہیں کرتے کہ دنیا کو یہ بتلا سکیں کہ عیسائیوں کا فلاں عقیدہ باطل ہے تاکہ لوگ باطل عقائد کو چھوڑ کر اسلام قبول کر سکیں۔ بلاشبہ موجودہ عیسائیوں میں بھی اپنے مذہب کی تبلیغ کا اتنا جوش پایا جاتا ہے کہ اُن کے مقابلے پر مسلمان مُردہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس

کا باعث یہ ہے کہ فروعی باتوں پر ہی آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں اور تبلیغ کی طرف کوئی چنداں توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ رسول اللہؐ نے بھی تبلیغ کرنے کی بڑی تاکید کی ہے جیسا کہ اس حدیث بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً۔ میری طرف سے پہنچادو خواہ ایک ہی آیت ہو (بخاری۔ کتاب الانبیاء) سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلعم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے قرآن پاک کی خوب تبلیغ کی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد نہ تو مسلمان بادشاہوں نے اور نہ علماء کرام نے اس طرف کوئی توجہ کی۔ بطور مثال اس پر غور کیجئے کہ اتنا عرصہ اکثر مسلمان کانگریس میں ہندوؤں کے ساتھ رہے مگر ان کے منہ سے اتنی بات بھی نہ نکل سکی کہ "اے ہندو! بتوں کو چھوڑ کر ایک خدا پر ایمان لے آؤ" اور نکل بھی کیسے سکتی جبکہ اُن کے تنخواہ دار ایجنٹ تھے۔ حالانکہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے جیسے رسول اللہؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اپنے نمونہ سے سکھایا تھا۔ مگر افسوس آج کل کے مسلمان اس کی اشاعت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر مسلمان تبلیغ کا کام کرتے رہتے تو آج سارا ہندوستان پاکستان بنا ہوتا۔ بلاشبہ مسلمانوں کے زوال کا باعث یہ بھی ہے کہ انہوں نے اللہ کے کلام کو غیر مسلموں تک پہنچانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ ایسی حالت میں میں نے یہ مناسب سمجھا کہ وہ آیات جن میں غیر مسلموں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں جمع کر دی جائیں تاکہ وہ بھی قرآن مجید کی نصیحت اور

تعلیم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ اسی غرض کے ماتحت قرآن حکیم میں آنحضرتؐ کو بار بار مخاطب کیا گیا۔ کہ یہودیوں، عیسائیوں، مشرکوں، منافقوں اور اہل کتاب سے کہہ دے۔ مگر افسوس! اہل اسلام میں سے کسی کو بھی آج تک یہ ہمت نہ پڑی کہ کم از کم قرآن کریم کے ایسے تمام "قُل" ہی جن میں مختلف لوگوں کو مختلف سورتوں میں مختلف مقامات پر ہدایت کی گئی ہے۔ یکجا جمع کر کے انہیں پہنچائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر برادران اسلام خود قرآن مجید کی تعلیم سے قطعاً نا آشنا ہیں۔ اتنا بھی نہیں جانتے کہ کلام الٰہی کی کل سورتیں کتنی ہیں۔ لہٰذا وہ غیر مسلموں میں اس کی اشاعت کیا کریں۔ اب خاکسار نے ایک حقیر سی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ تمام "قُل" جو مختلف لوگوں کے متعلق ہیں۔ عنوان قائم کر کے اور متعلقہ آیات بتلاتے ہوئے ایک جگہ جمع کر کے بنام "پیغام قرآن برائے بنی نوع انسان" شائع کر دیئے ہیں۔ تاکہ اہل اسلام اس کی اشاعت کر کے غیر مسلموں میں بھی تبلیغ کر سکیں۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

شمس الدین۔
شمس منزل۔ مصری شاہ

لاہور ۱۰-۱۰-۱۹۵۹

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (الانعام ع ۶) اور اس کے ساتھ اُن کو ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے اُن کے لیے اُس کے سوائے نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں (۶-۵۱)

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ (ق ع ۳) سو قرآن کے ساتھ اُسے نصیحت کر جو میرے وعدہ (عذاب سے) ڈرتا ہے (۵۰-۴۵)

پیغام قرآن

برائے

بنی نوع انسان

پہلا باب

اے نبی ۱۲ اپنے رُتبہ، درجہ اور مرتبہ کے متعلق لوگوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل

ملک، سلطنت اور بادشاہت کا عطا کرنا اور اُس کا چھین لینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آل عمران ع۳)	کہہ اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے.

تیرے ہی ہاتھ میں (سب) بھلائی ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے (۳-۲۵)

یہ اعلان اس واسطے کرایا گیا، تاکہ لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ ملک۔ سلطنت اور بادشاہت کا دینا رسولوں کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت مسیحؑ کو اپنا خدا بنا کر سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ انہیں اس دُعا" تیری بادشاہی آئے تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ہو" (متی ۶-۱۰) سے یہ سکھلایا گیا تھا کہ بادشاہت کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اور مقدس بائبل دونوں اس پر متفق ہیں کہ انسان نیکی کے کام کرے اور خدا تعالیٰ کا فرمانبردار ہو کر رہے۔ کیونکہ سلطنت کا عطا کرنا اور چھین لینا۔ عزت اور ذلت کا دینا لوگوں کے اعمال کی صلاحیت پر رکھا گیا ہے۔ جیسے اعمال ہوں گے ویسے ہی اجر پائیں گے ؎

آیاتِ متعلقہ۔ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ط قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ
الْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ ع ۳۲) اور اُن
کے نبی نے انہیں کہا کہ اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے
انہوں نے کہا کہ اسے ہم پر بادشاہی کس طرح مل سکتی ہے اور ہم اس کی نسبت
بادشاہی کے زیادہ حق دار ہیں اور اسے مال کی فراخی نہیں دی گئی (نبی نے) کہا
اللہ نے اسے تم پر برگزیدہ کیا ہے اور علم اور جسم میں اس کو بہت بڑھایا ہے۔
اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنا ملک دیتا ہے اور اللہ فراخی والا جاننے والا
ہے (۲-۲۴۷) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (الانبیاء ع ۷) اور ہم نے زبور میں نصیحت کے
بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے (۲۱-۱۰۵)
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور ع ۷) اللہ نے تم
میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وعدہ کیا
ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا انہیں خلیفہ بنایا تھا جو اُن سے
پہلے تھے اور وہ اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند

کیا ہے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور وہ اُن کے لئے اُن کے خوف کے بعد بدل کر امن کی حالت کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو وہی نافرمان ہیں (۲-۵۵) (لم) (۱) لیکن جن کو خداوند کی آس ہے ملک کے وارث ہوں گے (۲) لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے (۳) کیونکہ جن کو وہ برکت دیتا ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے (۴) صادق زمین کے وارث ہوں گے (۵) خداوند کی آس رکھ اور اُسی کی راہ پر چلتا رہ اور وہ تجھے سرفراز کر کے زمین کا وارث بنائے گا :

(زبور ۳۷-۹، ۱۱، ۲۲، ۲۹، ۳۴) بدی کو چھوڑ دے اور نیکی کر (زبور ۳۷)

صاف ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے اعمال میں حکمرانی کی صلاحیت ہو گی وہی دنیا میں حکمران ہو کر رہیں گے جیسا کہ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ " میرے صلاحیت والے بندے " کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ سلطنت مل جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ حکمران قوم کے اعمال ہی دیکھتا ہے جیسا کہ اُس کا ارشاد ہے ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ (یونس ع ۲) پھر ہم نے اُن کے بعد تمہیں زمین میں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں تم کس طرح عمل کرتے ہو (۱۰-۱۴)

اس میں نہ صرف اِس وقت کے لوگ مخاطب ہیں۔ بلکہ ایک عام قانون ہے کہ ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو حکومت دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ

بھی اس اعلیٰ مقام سے گر جاتی ہے تو اس کی جگہ ایک اور قوم کھڑی کر دی جاتی ہے چنانچہ دنیا کے سیاسی انقلابات اس پر گواہ ہیں

دوسری فصل

میں مطاع ہوں میری پیروی کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ ذلیل کئے جائیں گے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران ع ۴)

کہہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ تم سے محبت کرے اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے۔ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۳ - ۳۰)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۴)

کہہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں تو اللہ انکار کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (۳-۳۱)

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ

کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو اس پر صرف وہ (پہنچا دینا) ہے جس کے

تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (النور ع ۷) ذمہ ڈالا گیا اور تم پر وہ واجب ہے جو تمہارے ذمے ڈالا گیا۔ اور اگر اُس کی اطاعت کرو گے تو سیدھے رستے پر ہو گے اور رسول کے ذمے سوائے کھول کر پہنچا دینے کے کچھ نہیں (۲۴-۵۴)

آیات متعلقہ:- وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران ع ۱۴) اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۳-۱۳۱) وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (المائدہ ع ۱۲) اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور بچتے رہو۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف کھول کر پہنچا دینا ہے (۵-۹۲) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (التکویر ع ۱) یہ یقیناً معزز رسول پر لایا ہوا کلام ہے۔ طاقت والے صاحب عرش کے نزدیک مرتبے والے پر جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور امین (۸۱-۲۱)

تیسری فصل

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو دوست اور رب بناؤں؟ وہ رزاق ہے اور ہر چیز کا رب ہے۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ ھُوَ کہہ کیا میں اللہ کے سوا دوست بناؤں جو آسمانوں اور زمین کی ابتدا

يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط (الانعام ع ۱۲) کرنے والا ہے اور وہ کھانے کو دیتا ہے اور اُسے کھانے کو نہیں دیا جاتا (۶-۱۴) خالق اور مخلوق میں ایک نمایاں فرق ہے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط (الانعام ع ۲۰) (۶-۱۶۵) کہہ کیا میں اللہ کے سوائے کوئی رب چاہوں اور وہ ہر چیز کا رب ہے۔

تیرے بندہ ہونے میں ہو گا کلام
ورنہ بندہ پرور ی ہے اُس کا کام

آیات متعلقہ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ٥ (طٰہٰ ع ۸) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر قائم رہ ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے ہم تجھے رزق دیتے ہیں اور اچھا انجام تقویٰ کے لئے ہے (۲۰-۱۳۲) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ٥ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ٥ (الذّٰریٰت ع ۳) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں۔ اللہ ہی رزق دینے والا قوت والا زبردست ہے (۵۱-۵۶ تا ۵۸)

بلاشبہ رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی قابل پرستش ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کی نماز ان الفاظ "سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے" سے شروع ہوتی ہے جس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا

گیا ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت کریں اور اُسی سے مدد مانگیں کیونکہ وہی ہماری حاجتوں کا جاننے والا ہے۔ افسوس! مشرک عقل سے اتنا کورا ہوتا ہے کہ رزق تو خدا تعالیٰ کا ہی دیا ہوا کھاتا پیتا ہے۔ مگر اُس کا شریک ٹھہرا کر اپنے جیسے کھانے پینے اور ہگنے، موتنے مردہ نبیوں اور ولیوں سے نہ صرف دعائیں مانگتا ہے۔ بلکہ اپنی حاجتیں بھی طلب کرتا ہے اور انہیں اپنی مشکلات میں بھی پکارتا ہے۔ جو نہ صرف سراسر شرک ہے بلکہ ایک کھلی ناشکری کا نشان ہے جو ایک دن ایسے لوگوں کو دوزخ میں لے جائے گا۔ کیونکہ مشرکوں پر جنت حرام ہے جس میں یہ نکتہ رکھا گیا ہے کہ مشرک اس ہستی کی بنائی ہوئی جنت میں جائے جسے وہ خدا کا شریک ٹھہراتا ہے اور اس سے دعائیں مانگتا ہے۔

حقیقتہً مذکورہ بالا آیات سے یہ سکھلایا گیا ہے۔ کہ اپنے خالق اور رازق کو دوست بناؤ نہ کہ کھاتے پیتے مردہ لوگوں کو جنہیں رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيعُونَ (النحل ع ۱۰)

اور اللہ کے سوائے اُن کی عبادت کرتے ہیں۔ جو انہیں آسمانوں اور زمین سے رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی کچھ طاقت رکھتے ہیں (۱۶-۷۳)

یقیناً مومنوں کا دوست اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ (البقرہ ع ۴ ۳ ۱) اللہ اُن لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو سخت اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے ولی شیطان ہیں وہ اُنہیں روشنی سے نکال کر اندھیرے کی طرف لے جاتے ہیں یہ آگ والے ہیں وہ اُسی میں رہیں گے۔ (۲ - ۲ ، ۲۵) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (الشوریٰ ع ۱) اور جو لوگ اُس کے سوائے مددگار بناتے ہیں۔ اللہ اُن پر نگہبان ہے اور ان کا معاملہ تیرے سپرد نہیں کیا گیا (۲م - ۲)

چوتھی فصل

مجھے حکم دیا گیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور عبادت گذار بنوں۔ صالح بزدوں کی یہی خصلتیں ہوتی ہیں

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الانعام ع ۲)

کہہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (ان میں) سب سے پہلا بنوں جو فرمانبردار ہوئے اور تو ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہو (۶ سلم ۱)

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی

نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا

کہہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ اس کا

اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (الانعام ع ۲۰) کوئی شریک نہیں اور یہی مجھے حکم
دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں (۶- ۱۶۳، ۱۶۴)

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَآ کہہ مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے
اُشْرِکَ بِہٖ اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس
مَاٰبِ ۰ (الرعد ع ۵) کے ساتھ شریک نہ کروں۔ اُسی کی
طرف میں بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف میرا ٹھکانا ہے (۱۳ - ۳۶)

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ کہہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ
مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۰ وَاُمِرْتُ لِاَنْ کی عبادت اُس کے لئے فرمانبرداری
اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ (الزمر ع ۲) کو خالص کرتا ہوا کروں اور مجھے حکم
دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑھ کر فرمانبردار بنوں (۳۹ - ۱۱، ۱۲)

قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ ۰ کہہ میں اللہ کی ہی اُس کے لئے
(الزمر ع ۳) اپنی فرمانبرداری کو خالص کرتا ہوا
عبادت کرتا ہوں (۳۹ - ۱۴) گویا میں اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا

آیات متعلقہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّہٗ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۰ (ھود ع ۱۰) سو سیدھی راہ پر چلتا رہ جیسا تجھے حکم دیا
گیا ہے اور وہ بھی جو توبہ کرکے تیرے ساتھ ہوا اور حد سے نہ بڑھو۔ جو کچھ تم
کرتے ہو وہ اُسے دیکھ رہا ہے (۱۱ - ۱۱۲) ان کاموں کو جو انسان کرتا ہے

اس آیت میں نہ صرف نبی کریمؐ کو حکم ہے کہ آپ کسی صورت میں صراط مستقیم سے اِدھر اُدھر نہ ہوں بلکہ یہ بھی ساتھ ہی حکم ہے کہ آپ کے ساتھی بھی جادۂ مستقیم سے ذرہ بھر انحراف نہ کریں کیونکہ بغیر استقامت کے وہ کامیابیاں جن کا وعدہ دیا گیا ہے میسّر نہیں آسکتیں۔ نبیؐ اپنی ذات میں تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے دکھاتا ہے بلکہ کتاب کی تعلیم کو عمل کے رنگ میں لا کر دکھاتا ہے لیکن ساتھیوں کا بھی اس استقامت کی راہ پر چلنا بہت ہی دشوار امر ہے۔ موجودہ مسلمانوں کی حالت اس پر شاہد ہے کہ اکثر قرآن کی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (النمل ع ۷) مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا بنایا اور ہر چیز اسی کے لئے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں (۲۷-۹۱)

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ (شوریٰ ع ۲) سو تو اسی کی طرف بلا اور سیدھی راہ پر چلتا رہ جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر (۴۲-۱۵) اسی طرح مسلمانوں کو بھی ظالموں کی طرف جھکنے سے روکا گیا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ (ھود ع ۱۰) اور ان کی طرف نہ جھکو جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں آگ چھوجائے گی۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی

حمایتی نہ ہوں گے۔ پھر نہیں مدد بھی نہیں ملے گی (۱۱-۱۱۳)

پانچویں فصل

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ عذاب ڈرنے کی چیز ہے

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ	کہہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ مَنْ یُّصْرَفْ	تو ایک بڑے دن کے عذاب سے
عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ	ڈرتا ہوں۔ جس سے وہ (عذاب)
الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ (الانعام ع ۲)	آج پھیر دیا جائے تو اس پر اس نے

رحم کیا اور یہ کھلی کامیابی ہے (۶- ۱۵ و ۱۶)

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ	کہہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (الزمر ع ۲)	کروں تو میں ایک بڑے دن کے

عذاب سے ڈرتا ہوں (۳۹ - ۱۳) عذاب سے بچ جانا ہی کامیابی ہے۔

آیاتِ متعلقہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا (بنی اسرائیل ع ۶) تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے (۱۷ - ۵۷) یہی وجہ ہے کہ یہ دعا مانگنے کی ہدایت کی گئی رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (الفرقان ع ۶) اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا دے کیونکہ اس کا عذاب بھاری مصیبت ہے۔ وہ (تھوڑا) ٹھیرنے کے لئے اور (ہمیشہ) رہنے کے لئے بری جگہ ہے (۲۵ - ۶۵ و ۶۶)

علانیہ آنحضرتؐ تو جہنم کے عذاب کا خوف رکھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے رہتے تھے۔ مگر افسوس آج کل عام طور پر مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا تو کوئی خوف نہیں رکھتے بلکہ نڈر ہو کر برائی کرتے ہیں اور علانیہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان آیات کو بھولے رہتے ہیں وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (الانعام ع ۱۸) اور اس کی سزا مجرم قوم سے نہیں ٹلتی (۶ - ۱۴۸) وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط (ابراھیم ع ۷) اور اس دن سے لوگوں کو ڈرا جب ان پر عذاب آئے گا جو ظالم ہیں کہیں گے ہمارے رب! ہمیں ایک قریب وقت تک تاخیر دے ہم تیری دعوت کو مانیں اور رسولوں کی پیروی کریں (۱۴ - ۴۴) اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ (المعارج ع ۱) بے شک اُن کے رب کا عذاب ایسا ہے کہ اس سے نڈر نہ ہونا چاہیئے (۷۰ - ۲۸) كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (المرسلت ع ۲) کھاؤ اور تھوڑا فائدہ لو کیونکہ تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے افسوس ہے (۷۷ - ۴۶ و ۴۷)

چھٹی فصل

یہ قرآن مجید میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں۔ قرآن حکیم بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت کرتا ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً قُلِ اللّٰہُ شَھِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ (الانعام ع ۲)

کہہ کون سی چیز شہادت میں سب سے بڑی ہے کہہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اُسے جس کو وہ پہنچے (۷ - ۱۹)

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ (الجن ع ۱)

کہہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے سُنا۔ تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ وہ بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے (۷۲ - ۱ و ۲)

آیات متعلقہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا (النسآء ع ۲۴)

اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح کر دینے والا نور نازل کیا ہے۔ سو وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کو مضبوط پکڑا تو وہ اُن کو اپنی طرف سے رحمت اور فضل

میں داخل کرے گا۔ اور اُن کو وہ اپنی طرف سیدھی راہ پر چلائے گا (۴۔ ۱۷۵، ۱۷۶)

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ (النحل ع ۶) اور ہم نے تیری طرف ذکر بھیجا ہے تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر دے جو اُن کی طرف اُتارا گیا ہے اور تاکہ وہ فکر سے کام لیں (۱۶۔ ۴۴)

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ٥ (الزمر ع ۴) ہم نے تجھ پر لوگوں کی بھلائی کے لیے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہے۔ سو جو کوئی سیدھی راہ پر چلتا ہے تو وہ اپنے (بھلے کے) لیے ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اُس کے گمراہ ہونے کا وبال اُسی پر ہے اور تُو اُن کا ذمہ دار نہیں (۳۹۔ ۴۱)

ساتویں فصل

میں گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہیں وہ صرف ایک ہی معبود ہے۔ اور میں اُس سے بَری ہوں جو تم شرک کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ فرشتے اور صاحبِ علم بھی توحید کی گواہی دیتے ہیں

قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ (الانعام ع ۲) کہہ میں گواہی نہیں دیتا کہہ وہ صرف ایک ہی معبود ہے اور میں اُس سے بَری ہوں جو تم شرک کرتے ہو (۶۔ ۱۹)

آیتِ متعلقہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (آل عمران ع ۲) اللہ گواہی

بجز اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى (کیا تم گواہی دیتے ہو اللہ کے ساتھ اور معبود ہیں)

دیتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی انصاف پر قائم ہو کر۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں غالب حکمت والا ہے (۳-۷ز)

باوجود توحید پر اتنی گواہیاں ہونے کے پھر بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ نہایت ہی بدبخت اور دوزخی ہیں۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ۙ (ھود ع ۹) سو جو بدقسمت ہیں وہ آگ میں ہوں گے۔ اُن کے لئے اُس میں چیخنا اور چلانا ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشتا۔ (۱۱-۱۰۶)

آٹھویں فصل

میں تم کو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم کو کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو یہی کہا تھا۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ	کہہ دے کہ میں تم کو نہیں کہتا کہ میرے پاس
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ	اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا
اِنِّيْ مَلَكٌ ج (الانعام ع ۵)	ہوں اور نہ میں تم کو کہتا ہوں کہ میں

فرشتہ ہوں (۶-۵۰) اس آیت کی علم غیب کی نفی کو منت میں بدل دینا کوئی عقلمندی نہیں حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو انہیں الفاظ میں کہا یہ آیت اس پر شاہد ہے وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ (ھود ع ۳) اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (۱۱-۳۱) اب
آنحضرتؐ کو عالم الغیب ماننا اور حضرت نوحؑ کو عالم الغیب نہ ماننا سراسر ناانصافی
ہے کیونکہ دونوں رسولوں سے یکساں الفاظ میں یہ اعلان کرائے گئے کہ ہم علم غیب
نہیں جانتے۔ اب رسول اللہؐ کے حق میں اس اعلان کو جھٹلانا گویا اللہ تعالے
کو جھٹلانا ہے جس نے یہ اعلان کرائے اور صاف کہا کہ میرے سوائے کوئی عالم الغیب نہیں

علاوہ ازیں حضرت اسحاقؑ کو بھی عالم الغیب نہیں مانا جاتا حالانکہ حضرت
ابراہیمؑ کو صاحب علم لڑکے کی خوشخبری دی گئی تھی یہ آیت اس پر شاہد ہے
وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۞ (الذّٰریٰت ع ۲) اور اسے ایک صاحب علم لڑکے کی خوشخبری دی (۵۱-۲۹)
آیات متعلقہ: وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ (الاعراف ع ۲۳)
اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت بھلائی لے لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں
صرف ڈرانے والا ہوں اور ان لوگوں کو خوشخبری دینے والا جو ایمان لاتے ہیں
(۷-۱۸۸) بلاشبہ رسول اللہؐ کا اپنا ارشاد ہے کہ میں غیب نہیں جانتا۔
اب اسے جھٹلانا مومن کا کام نہیں بلکہ منافقوں کا کام ہے

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا
قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۚ فَاصْبِرْ ۚ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ (ھود ع ۴)
یہ غیب کی خبروں سے ہیں جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں تو انہیں اس سے

۱؎ صاف ظاہر ہے کہ وحی پانے سے پہلے آنحضرتؐ کو علم غیب نہ تھا اور نہ ہی آپ کی قوم کو تھا۔

پہلے نہ جانتا تھا اور نہ تیری قوم۔ سو صبر کر یقیناً انجام متقیوں کے لئے ہے (۱۱-۴۹)

صاف ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کو ذاتی علم غیب نہ تھا جتنا اللہ تعالےٰ نے

بتلا دیا تھا اتنا ہی تھا یَوۡمَ یَجۡمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوۡلُ مَاذَاۤ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا

لَا عِلۡمَ لَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ۔ (المائدہ ع ۱۵) جس دن اللہ پیغمبروں

کو جمع کرے گا اور کہے گا تمہیں کس طرح قبول کیا گیا کہیں گے ہمیں کوئی علم

نہیں۔ تو ہی غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے (۵-۱۰۹) رسولوں کا جواب

ہے کہ ہمیں کوئی علم نہیں۔ کیونکہ جو کچھ ان کی اُمتوں نے اُن کی وفات کے بعد

کیا اس کا علم صرف علام الغیوب کی ذات کو ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہ سوال محض

پیغمبروں کی اُمتوں پر بطور اتمام حُجّت ہے کہ انبیاء اُن میں کس غرض کے

لئے آئے تھے اور ان کا قدم کدھر جا رہا ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالےٰ تو

آنحضرتؐ سے یہ اقرار کراتا ہے "کہہ دے میں غیب نہیں جانتا"۔ اور وہ خود

بھی کہتے ہیں "اگر میں غیب جانتا تو بہت بھلائی لے لیتا" مگر اکثر مسلمان یہ

کہتے ہیں کہ رسول اللہ عالم الغیب تھے۔ گویا قرآنی آیات کو جھٹلاتے ہیں مگر

اپنے غلط عقائد کو ہرگز نہیں چھوڑتے اور پھر مسلمانی کا بھی دعوےٰ کرتے ہیں

پانچویں فصل

مجھے روک دیا گیا ہے کہ میں اُن کی عبادت کروں جن کو

تم اللہ تعالےٰ کے سوا سے پکارتے ہو۔ میں تمہاری خواہشات

کی پیروی نہیں کروں گا میں جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کرنے والا ہوں

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (الانعام ع ۷)

کہہ مجھے روک دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کہہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرونگا اس صورت میں میں گمراہ ہونگا اور نہ اپنے پانے والوں میں سے نہ ہوں گا (۶-۵۶)

بلاشبہ آنحضرتؐ کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرے لوگوں کو پکارنے سے روکا گیا

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (المؤمن ع ۷)

کہہ مجھے روک دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلی دلائل آ گئی ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کروں (۴۰-۶۶)

آیات متعلقہ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ (هود ع ۳) کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (۱۱-۲۶) قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ (هود ع ۶) اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں (۱۱-۶۱)

دسویں فصل

مَیں ایک کھلی دلیل پر قائم ہوں۔ تم نے اُس کو جھٹلا دیا۔ وہ میرے پاس نہیں جس کی تم جلدی کرتے ہو

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ (الانعام ع ۷)

کہہ مَیں اپنے رب سے ایک کھلی دلیل پر قائم ہوں اور تم نے اُس کو جھٹلا دیا وہ میرے پاس نہیں جس کے لئے تم جلدی کرتے ہو حکم اللہ ہی کا ہے وہ حق بیان کرتا ہے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے (۶ - ۵۷)

آیت متعلقہ:۔ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ (طٰہٰ ع ۲) ہماری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ عذاب اُس پر ہے جو جھٹلاتا ہے اور پھر جاتا ہے (۲۰ - ۴۸)

گیارھویں فصل

اگر وہ میرے پاس ہوتا جس کے لئے تم جلدی کرتے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا یہ وہ عذاب ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

کہہ اگر وہ میرے پاس ہوتا جس کے لئے تم جلدی کرتے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں

بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ (الانعام ع ۷) کو خوب جانتا ہے (۶-۵۸)

آیت متعلقہ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ (الذّٰریٰت ع ۱) اپنے دکھ دینے کا مزہ چکھو یہ وہ ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے (۵۱-۱۴)

بارھویں فصل

میں تم پر داروغہ نہیں۔ وقت مقرر ہے تم جان لوگے مقررہ وقت ٹلتا نہیں

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (الانعام ع ۸)

اور تیری قوم نے اسے جھٹلا دیا حالانکہ وہ حق ہے کہہ میں تم پر داروغہ نہیں ہر خبر کیلئے ایک وقت مقرر ہے اور تم جان لوگے (۶-۶۶/۶۷)

آیات متعلقہ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ (الانعام ع ۱۳) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آچکی ہیں سو جو کوئی دیکھتا ہے تو وہ اپنی جان کی بھلائی کے لئے ہے اور جو اندھا رہا تو اسی پر وبال ہے۔ اور میں تم پر نگہبان نہیں (۶-۱۰۵) نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ (قٓ ع ۳) ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تو ان پر جبر کرنے والا نہیں (۵۰-۴۵) فَذَكِّرْ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ لَسْتَ عَلَیْهِمْ

بِمُصَيْطِرٍ ٥ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ٥ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ٥ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (الغاشیہ ع ۱) سو نصیحت کر تو صرف یاد دلانے والا ہے۔ اُن پر تو داروغہ نہیں۔ ہاں جو منہ پھیرتا اور انکار کرتا ہے تو اللہ اُسے بڑا عذاب دے گا۔ ہماری طرف ہی اُن کا لوٹ کر آنا ہے پھر ہمارے ذمہ ہی اُن کا حساب ہے (۸۸-۲۱ تا ۲۶)

تیرھویں فصل :- میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر صرف اللہ پر ہے

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ٥ (الانعام ع ۱۰)

کہہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ وہ صرف جہانوں کے لیے نصیحت ہے (۶-۹۱)

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ٥ (الفرقان ع ۵)

کہہ میں تم سے اس پر کچھ اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے (۲۵-۵۷)

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ٥ (السبا ع ۶)

کہہ جو میں تم سے اجر مانگتا ہوں وہ تمہارے لیے ہی ہے میرا اجر صرف اللہ پر ہے۔ اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے (۳۴-۴۷)

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

کہہ میں تم سے اس پر اجر نہیں مانگتا

اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ ۝	اور میں بناوٹ کرنے والوں میں
(صٓ ع ۵)	سے نہیں ہوں (۳۸ - ۸۶)
قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا	کہہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ وَ مَنْ	مگر قریبیوں میں باہم محبت چاہتا ہوں
یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا	اور جو کوئی نیکی کرتا ہے ہم اس کے لئے
حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ	اس میں خوبی بڑھاتے ہیں۔ اللہ بخشنے
(الشوریٰ ع ۳)	والا قدردان ہے (۴۲ - ۲۳)

صاف ظاہر ہے کہ میں تم سے کوئی اجر یا اپنی ذات کے لئے کوئی منفعت نہیں چاہتا۔ اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ تم باہم محبت اور اتفاق سے رہو۔ نیک بنو اور نیکی کے کام کرو اور اپنے رب کی طرف جھکو۔ آیاتِ متعلقہ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (یونس ع ۸) پھر اگر تم پھر جاؤ۔ تو میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر صرف اللہ پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں (۱۰ - ۷۲) وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (یوسف ع ۱۱) اور تو ان سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ وہ صرف تمام قوموں کے لئے نصیحت ہے (۱۲ - ۱۰۴) اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّکَ خَیْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (المومنون ع ۴)

کیا تو اُن سے کچھ صلہ مانگتا ہے تو تیرے رب کا صلہ بہتر ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے (۲۳-۷۲) بلاشبہ تمام انبیاء نے یہی کہا کہ ہمارا اجر اللہ پر ہے

چودھویں فصل

میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے۔ دین صحیح ابراہیم راست رو کے مذہب کی یقیناً حضرت ابراہیمؑ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ	کہہ بلاشبہ مجھ کو میرے رب نے
مُّسْتَقِیْمٍ ۚ۬ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ	سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے
اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ	دین صحیح ابراہیم راست رو کے مذہب (کی
مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (الانعام ع ۲۰)	طرف) اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا (۶-۱۶۲)

آیت متعلقہ ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ (النحل ع ۱۶) پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ ابراہیم راست رو کے دین پر چل اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا (۱۶-۱۲۳)

پندرھویں فصل

اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں گویا آنحضرتؐ عالمگیر رسولؐ تھے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ	کہہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف،
اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ	اللہ کا رسول ہوں وہ جس کے لیے
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	آسمان اور زمین کی بادشاہت ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ (الاعراف ع ۲۰)

اُس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو اللہ اور اس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ (۷-۱۵۸)

بلاشبہ جس پایہ کا شاہنشاہ ہوتا ہے۔ اُسی کے لحاظ سے اُس کے ایلچی کا مرتبہ سمجھا جاتا ہے۔ ایلچی کو ہی بادشاہ سمجھ لینا کوئی عقلمندی نہیں بلکہ گمراہی ہے آیات متعلقہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء ع ۷) اور ہم نے تجھے تمام قوموں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے (۲۱-۱۰۷) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ (الاحزاب ع ۶) اے نبیؐ ہم نے تجھے گواہ بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن کرنے والا سورج (۳۳-۴۵) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (السباع ۳) اور ہم نے تجھے تمام ہی لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۴-۲۸)

مذکورہ بالا آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ عالمگیر رسول ہیں جن کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ خواہ پرانا ہو یا نیا کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الاحقاف ع ۴) اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ کروہ تمہارے قصور تمہیں معاف کردے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) عاجز کرنے والا نہیں اور اس کے لئے اس کے سوائے کوئی مددگار نہ ہوں گے یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں (۴۶-۳۱)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے تاکہ ان کے گناہ بخش دے۔

سولھویں فصل

میں اپنی جان کے لئے نفع کا مالک نہیں اور نہ نقصان کا۔ میں تمہارے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں اپنے لئے نہ بُرے کا مالک ہوں نہ بھلے کا۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ (الاعراف ع ۲۳)

کہہ میں اپنی جان کے لئے نفع کا مالک نہیں اور نہ نقصان کا۔ مگر جو اللہ چاہے (۷-۱۸۸)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔ کہہ میں اپنے لئے نہ بُرے کا مالک ہوں نہ بھلے کا سوائے اس کے

شَآءَ اللّٰہُ ؕ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَلَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَۃً وَّ لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝ (یونس ع ۵)

جو اللہ چاہے ہر ایک قوم کا ایک وقت ہے جب ان کا وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی پیچھے نہیں رہ سکتے اور نہ آگے بڑھتے ہیں (۱۰ - ۴۸ و ۴۹)

قُلۡ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۝ (الجن ع ۲)

کہہ میں تمہارے لیے کسی نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ بھلائی کا (۷۲ - ۲۱)

اللہ تعالیٰ تو رسول اللہ سے یہ اعلان کراتا ہے کہ میں اپنی جان کے لیے بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں اور نہ تمہارے نفع اور نقصان کا کوئی اختیار رکھتا ہوں۔ مگر اکثر مسلمان ان آیات کو جھٹلا کر علانیہ یہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کو ہر قسم کا اختیار دیا گیا تھا اور وہ سب کچھ دے سکتے ہیں۔

آیت متعلقہ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ؕ وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ فَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ (الانعام ع ۲) اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی اس کا دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر وہ تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (۶ - ۱۷)

ستارھویں فصل

اپنے شریکوں کو پکارو اور میرے خلاف تدبیریں کرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔ میرا کارساز اللہ تعالیٰ ہے اور اسی پر مجھے بھروسہ ہے۔ اور وہ نیکوں کی حمایت کرتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ۝ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ۝ (الاعراف ع ۲۴)

کہہ اپنے شریکوں کو پکارو پھر میرے خلاف تدبیریں کرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔ میرا ولی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہی نیکوں کی حمایت کرتا ہے (۷-۱۹۵)

آنحضرت صلعم کا مشرکوں کو یہ کھلا چیلنج تھا۔ چونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق پر ہوں۔ اس لئے اُن کی اور اُن کے فرضی خداؤں کی مخالفت حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی چنانچہ توحید پھیلتی گئی اور کفر گھٹتا رہا۔

آیاتِ متعلقہ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝ (الاعراف ع ۲۴) کیا وہ اس کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کرتے تمہارے لئے یکساں ہے کہ تم ان کو پکارو یا تم چپکے رہو۔ وہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں

سوا ان کو پکارو تو چاہیئے کہ تم کو جواب دیں۔ اگر تم سچے ہو (۷-۱۹۴) وَ
الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ٥
(الاعراف ع ۲۴) اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمہاری مدد نہیں کر
سکتے اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں (۷-۱۹۷)

خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری
کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ مگر پرستاران میت علانیہ کہتے ہیں کہ مردے مدد کر سکتے
ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اپنے آپ کو ذیل کی آیات کا
مصداق بناتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے سے باز نہیں آتے۔

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ
یَتَفَكَّرُوْنَ ٥ سَآءَ مَثَلَاِ ۨالْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
یَظْلِمُوْنَ (الاعراف ع ۲۲) سو اس کی مثال کتے کی مثال کی مانند ہے۔ اگر تو
اس پر حملہ کرے تو ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے۔ جو
ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ سو یہ حال بیان کر دے تا کہ وہ فکر کریں۔ ان لوگوں کی
مثال بری ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور اپنے آپ پر ہی وہ ظلم کرتے
ہیں (۷-۱۷۶ و ۱۷۷) وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ
حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ٥ (الاعراف ع ۲۳)

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو تدریجاً پکڑیں گے۔ جہاں سے وہ جانتے بھی نہیں اور میں اُن کو مہلت دیتا ہوں۔ میری تدبیر مضبوط ہے (۷-۱۸۲، ۱۸۳)

اٹھارھویں فصل

میں صرف اُس کی پیروی کرتا ہوں۔ جو میرے رب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں ہیں۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے سنو اور چپ رہو۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(الاعراف ع ۲۴)

اور جب تو اُن کے پاس کوئی آیت نہیں لاتا کہتے ہیں تو خود اُسے کیوں نہیں بنا لاتا۔ کہہ میں صرف اُس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب سے میری طرف وحی کیا جاتا یہ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۷-۲۰۳)

آیاتِ متعلقہ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ۚ (الانعام ع ۵) میں کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اُس کے جو میری طرف وحی کی جاتی ہے (۶-۵۰) اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ (الانعام ع ۱۳) اُس کی پیروی کرتا رہ جو تیری طرف تیرے رب سے

وحی کی گئی ہے (۶-۱۰۷) میں اُسی پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے (۴۶-۹)

انیسویں فصل

میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی پر میں نے بھروسہ کیا وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۞ (التوبۃ ع ۱۶)

یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے تمہارا تکلیف پانا اس پر شاق گذرتا ہے وہ تمہارے لئے بھلائی کا خواہشمند مومنوں پر مہربان رحم کرنے والا ہے سو اگر پھر جائیں تو کہہ اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم والا رب ہے (پ ۱۱-۱۲۹)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (الانفال ع ۸) اور اگر اُن کا ارادہ ہو کہ تجھے دھوکا دیں تو اللہ تجھے بس ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ساتھ اور مومنوں کے ساتھ تجھے قوت دی (۸-۶۲) وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞ (الحج ع ۱۰) اور اللہ کو مضبوط پکڑو وہ تمہارا آقا ہے۔ سو کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے (۲۲-۷۸) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (الزمر ع ۴)

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں (۳۹-۳۶)

بیسویں فصل

میں اُس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ جو تمہیں وفات دیتا ہے۔ موت کے وقت اللہ روح لیتا ہے

قُلْ يَآأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ أَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ج وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ o

کہہ اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو میں اُن کی عبادت نہیں کرتا۔ جن کو تم اللہ کے سوائے پوجتے ہو لیکن میں اُس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہوں۔ (۱۰-۱۰۴)

آیات متعلقہ:- اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ج فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ط إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (الزمر ع ۵) اللہ روحوں کو قبض کرتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو مرے نہیں ان کی نیند میں۔ پھر اُنہیں روک رکھتا ہے جن پر موت کا حکم ہو چکا ہے اور دوسروں کو ایک مقررہ وقت تک بھیج دیتا ہے۔ اس میں اُن کے لئے نشان ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں (۳۹-۴۲)

مذکورہ بالا آیات کے ترجمہ میں توفّی کے معنی ہمیشہ مذہبی راہنما وفات دینے کے ہی کرتے ہیں۔ مگر حضرت عیسٰیؑ کے قول فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ" کے معنی بجائے

وفات دینے کے یہ کرتے ہیں۔ "جب تُو نے مجھے بجسدِ عنصری آسمان پر اُٹھا لیا۔" یہ ہے مُلّا ذہنیت جس کی بدولت مسلمانوں کا زوال ہو رہا ہے۔ لیکن جنازہ کی نماز کے ان الفاظ "وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ" کا یہ ترجمہ کرتے ہیں۔" اور جسے تُو ہم میں سے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔" صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کے قول کے ترجمہ میں کجروی اختیار کرکے اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بناتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا (حم السجدۃ ع ۵) وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے بارے میں کج روی اختیار کرتے ہیں ہم پر مخفی نہیں (۴۱-۴۰) بلاشبہ ایسے لوگ سزا پا کر رہیں گے۔

اکیسویں فصل

رحمٰن میرا رب ہے۔ اُس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ اُسی پر ہم ایمان لائے اور اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں تم جان لوگے کون کھلی گمراہی میں ہے۔ اور کس پر عذاب آتا ہے

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ٥ (الرعد ع ۴)

اسی طرح ہم نے تجھے ایک امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے امتیں گذر چکی ہیں تاکہ تُو ان پر وہ پڑھے جو ہم نے تیری طرف وحی کی اور وہ رحمٰن کا انکار کرتے ہیں کہہ وہ میرا رب ہے اُس کے سوائے کوئی معبود نہیں اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اُس کی طرف میرا رجوع ہے (۱۳-۳۰)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الملک ع ۲)

کہہ وہ رحمٰن ہے جس پر ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم بھروسا کرتے ہیں سو تم جان لوگے کون کھلی گمراہی میں ہے (۶۷ - ۲۹)

آیات متعلقہ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرہ ع ۱۹) اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بے انتہا رحم والا بار بار رحم کرنے والا ہے (۲ - ۱۶۳) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (الحشر ع ۳) وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بے انتہا رحم والا بار بار رحم کرنے والا ہے (۵۹ - ۲۲)

پانچویں فصل

میں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ (الحجر ع ۶)

اور کہہ میں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں (۱۵/۸۹)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الحج ع ۷)

کہہ اے لوگو! میں صرف تمہارے لئے کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں (۲۲ - ۴۹)

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (النمل ع ۷)

سو جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو کہہ دے میں صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں (۲۷ - ۹۲)

آیات متعلقہ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝ (البقرہ ع ۱۴) ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور تجھ سے دوزخ والوں کے متعلق باز پرس نہ کی جائیگی (۲-۱۱۹)

بلاشبہ آنحضرتؐ نہ صرف کافروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرانیوالے بلکہ ایمان داروں کو جنّت کی نعمتوں کی خوشخبری دینے والے بھی تھے۔

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۝ (المائدہ ع ۳) سو تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا (۵-۱۹) تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ (الفرقان ع ۱) وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام جہان کے لئے ڈرانے والا ہو (۲۵-۱) فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ إِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ إِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الذّٰریٰت ع ۳) سو اللہ کی طرف دوڑو میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں (۵۱-۵۰، ۵۱) یعنی بار بار اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

تینتیسویں فصل

اے میرے رب تو مجھے سچائی کے داخلہ سے داخل کیجیو اور سچائی کا نکلنا نکالیو اور اپنے پاس سے مدد دینے والی قوت دے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○ (بنی اسرائیل ع ۹)

اور کہہ اے میرے رب مجھے سچائی کے داخلہ سے داخل کیجو اور سچائی کا نکلنا نکالیو۔ اور مجھے اپنے پاس سے مدد دینے والی قوت دے (۱۷-۸۰)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت ہجرت کے بارے میں نازل ہوئی یعنی دخول سے مراد دخول مدینہ ہے اور خروج سے مراد مکہ سے نکلنا۔ اور "سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا" سے مراد غلبہ ہے جس سے آپ کو نصرت ملی۔

آیات متعلقہ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ ج (آل عمران ع ۱۳) اور یقیناً اللہ نے تم کو بدر میں مدد دی جب تم کمزور تھے (۳-۱۲۲) لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ (التوبۃ ع ۴) یقیناً اللہ نے تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دی (۹-۲۵) وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا (الفتح ع ۱) اور اللہ تجھے زبردست نصرت سے مدد دے (۴۸-۳) جنگ بدر اس پر شاہد ہے۔

اسی طرح سے حضرت نوحؑ کو بھی مندرجہ ذیل دعائیں سکھلائی گئی تھیں۔

فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَکَ عَلَی الْفُلْکِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ (المؤمنون ع ۲) پس جب تو اور جو تیرے ساتھ ہیں کشتی پر بیٹھ جاؤ تو کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ اور کہہ اے میرے رب مجھے برکت والا اُتارنا اُتاریو اور تو سب اُتارنے والوں

سے بہتر ہے (۲۳-۲۸و۲۹)

چوبیسویں فصل

میرا رب پاک ہے۔ میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔

وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع-۱۰)

اور کہتے ہیں ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تو ہمارے لیے اس زمین سے چشمہ بہا دے یا تیرا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو، پھر تو اس کے اندر خوب نہریں بہا نکالے یا تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئے یا تیرا سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے چڑھنے کو کبھی نہیں مانیں گے، جب تک کہ تو ہم پر کتاب نہ اتارے، جسے ہم پڑھ لیں۔ کہہ میرا رب پاک ہے۔ میں صرف ایک بشر رسول ہوں (۱۷-۹۰تا۹۳)

آیاتِ متعلقہ: قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (ابراھیم ع ۲)

ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ ہم تمہارے ہی جیسے انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس سوائے اللہ کے حکم کے کوئی سند لائیں اور چاہیے کہ مومن اللہ ہی پہ بھروسا کریں (۱۳-۱۱) بلاشبہ تمام نبیوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزے دکھائے۔

پچیسویں فصل

اگر زمین میں فرشتے آباد ہوتے۔ تو فرشتہ رسول بناکر بھیجے جاتے۔ جیسے لوگ اسی جنس کے رسول۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۱۱)

اور لوگوں کو کوئی چیز ایمان لانے سے مانع نہیں ہوئی جب اُن کے پاس ہدایت آئی۔ مگر یہ کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بناکر بھیجا ہے: کہہ اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے تو ضرور ہم ان پہ آسمان سے فرشتہ رسول بناکر بھیجتے (۱۷-۹۴، ۹۵)

صاف ظاہر ہے کہ جس جنس کے لوگ دنیا میں آباد ہوں گے۔ اُسی جنس کے رسول اُن کی طرف بھیجے جائیں گے۔ تاکہ رسول اُن کے لئے اسوہ حسنہ کا کام دے

سکے۔ اور نمونہ جنس ہی ہم جنس کے لئے ہو سکتی ہے۔ چونکہ دنیا میں انسان آباد ہیں۔ لہذا اُن کی طرف ہمیشہ بشر رسول ہی بھیجے گئے۔ یہی خدا کا قانون ہے۔ جو کبھی ٹلتا نہیں۔

آیات متعلقہ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ۝ (یونس ع ۱) کیا لوگوں کو تعجب ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف وحی کی کہ لوگوں کو ڈرا اور انہیں خوشخبری دے۔ جو ایمان لائے کہ ان کے لئے اُن کے رب کے ہاں سچائی کا قدم ہے۔ کافروں نے کہا۔ یہ تو صریح جادوگر ہے (۱۰-۲) جیسا کہ حضرت موسیٰ اور دوسرے رسولوں کو کہا گیا

چھبیسویں فصل

امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب تر بھلائی کا رستہ دکھلائے گا۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝ (الکہف ع ۴)

اور کسی چیز کی نسبت (یوں) نہ کہہ میں اسے کل کرنے والا ہوں۔ مگر جو اللہ چاہے اور جب تو بھول جائے تو اپنے رب کو یاد کر اور کہہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب تر بھلائی کا رستہ دکھائے گا (۱۸ - ۲۳/۲۴)

اگر رسول اللہ میں بھول جانے کا مادہ ہی نہ تھا۔ تو پھر مذکورہ بالا حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ہی اس آیت سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ

(۵) اللہ (الاعلیٰ ع ۱) ہم تجھے پڑھائیں گے سو تُو نہ بھولے گا مگر جو اللہ چاہے۔
(۶) یہاں استثنیٰ رکھنے کی کوئی حاجت تھی جس سے رسول اللہ کا بھول جانا ثابت ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ کی وحی کا یہاں ایک نشان بیان کیا ہے کہ ہم تجھے پڑھاتے ہیں
تو تُو اسے بھول نہیں سکتا۔ آنحضرتؐ بھی ایک انسان تھے اور ہر انسان بھولتا بھی رہتا
ہے۔ آنحضرتؐ بھی دیگر باتوں میں بعض وقت بھول جاتے تھے جس کے متعلق فرمایا۔
اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ یہاں اِلَّا استثنار منقطع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح
دوسرے انسان بھولتے ہیں۔ تم بھی بہتیری باتیں بھول جاتے ہو۔ جس کے ثبوت
میں ذیل کی احادیث پیش کی جاتی ہیں: اِن کو حیطۂ تاموس کی شان نہیں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِیَامًا
فَخَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ فَلَمَّا قَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ ذَکَرَ اَنَّہٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَکَانَکُمْ
ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَکَبَّرَ فَصَلَّیْنَا مَعَہٗ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز کے لئے اقامت ہوگئی اور صفیں کھڑی ہوکر ٹھیک
کردی گئیں تو رسول اللہ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے۔ پھر جب اپنی نماز کی جگہ
کھڑے ہوگئے۔ تو آپ کو یاد آگیا کہ آپ جنابت میں ہیں اور ہمیں حکم دیا کہ اپنی جگہوں
پر ٹھہرے رہو۔ اور پھر واپس لوٹ گئے اور غسل کیا پھر ہماری طرف تشریف لائے
اور آپ کے سر سے پانی ٹپکتا تھا۔ تو اللہ اکبر کہہ کر ہمیں نماز پڑھائی بخاری کتاب الغسل۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی النَّبِیُّ م قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَا اَدْرِیْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ

قِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ
كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا
اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهٖ
وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ

عبداللہ رض سے روایت ہے کہ نبی کریم ص نے نماز پڑھی۔ ابراہیم رح کہتے ہیں میں نہیں
جانتا کہ آپ نے زیادتی کی یا کمی کی تو جب آپ ص نے سلام پھیرا۔ آپ سے کہا گیا
یارسول اللہ ص کیا نماز میں کوئی نئی بات پیدا ہوئی۔ فرمایا کیا بات ہے۔ انہوں نے
کہا آپ نے اتنی اور اتنی نماز پڑھی۔ تو آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلہ رخ ہوئے
اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا جب ہماری طرف منہ کیا تو فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی
بات پیدا ہوئی ہوتی تو میں تمہیں اس کی اطلاع دے دیتا۔ لیکن میں تمہاری مانند ایک
بشر ہوں جیسا تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں تو جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلاؤ
(بخاری کتاب الصلوٰۃ) (۳) عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ
فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ
شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔ عقبہ رض سے
روایت ہے۔ کہا میں نے نبی ص کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی تو آپ نے سلام
پھیرا اور جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے پھاندتے ہوئے اپنی کسی

بیوی کے حجرے میں گئے۔ فرمایا مجھے کچھ سونا یاد آگیا جو ہمارے ہاں تھا پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ مجھے روکے تو میں نے اس کے بانٹنے کا حکم دیا (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

مذکورہ بالا احادیث سے ایک نتیجہ تو یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلعم میں بھول جانے کا مادہ تھا۔ چنانچہ سجدہ سہو آپؐ ہی کا مقرر کردہ ہے۔ گویا آپؐ کا بھول جانا بھی امت کے لئے رحمت کا باعث تھا۔ ورنہ اس کی تلافی کا امت کو کوئی طریقہ نہ ملتا۔ دوسرا یہ کہ رسول اللہ صلعم نماز کی رکعتوں کی تعداد بھول گئے تھے اور بعض وقت بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آجاتی تھیں۔ تیسرا یہ کہ نبی کریمؐ بھی دوسرے انسانوں کی طرح بھول جاتے تھے کیونکہ وہ بھی حضرت آدمؑ کی نسل میں سے تھے۔ جب وہ بھول گئے تو پھر حضرت محمدؐ کیوں نہ بھولتے۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا (طہٰ ع ۷) اور یقیناً ہم نے آدمؑ کو پہلے حکم دیا تھا۔ مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا عزم نہ پایا (۲۰-۱۱۵)

چوتھا یہ کہ تمام بنی نوع بھول جاتے ہیں مشہور مثال ہے الانسان مرکب خطاء و نسیان یہی وجہ ہے کہ یہ دعا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (البقرہ ع ۴۰) اے ہمارے رب ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں (۲-۲۸۶) مانگنا بھی سکھلایا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ غلطی کر جانے اور بھول جانے پر کوئی گرفت نہ کرے۔ پانچواں یہ کہ آنحضرت صلعم بھی بشر تھے۔ تب ہی تو بعض باتوں میں بھول جاتے تھے۔ اگر آپؐ بالکل نہ بھولتے تو پھر بھول جانے والوں کے لئے کوئی نمونہ نہ ہو سکتے کیونکہ پھر لوگ صاف کہہ دیتے کہ آپ ہماری جنس سے نہیں ہیں بلکہ بشر سے جداگانہ مخلوق ہیں۔

جب حضرت موسیٰ بھول گئے یہ آیت اس پر شاہد ہے قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ (الکہف ع ۱۰) موسیٰ نے کہا کہ آپ مجھے گرفت نہ کیجیے جو میں بھول گیا۔ (۱۸-۷۳) تو پھر آپ کے مثیل حضرت محمدؐ کیوں نہ بھولتے جبکہ وہ بھی بشر ہی تھے

ستائیسویں فصل

:- میں صرف تمہاری طرح بشر ہوں لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (الکہف ع ۱۲)

کہہ میں صرف تمہاری طرح بشر ہوں لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اچھے عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے (۱۸-۱۱۰)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ۝ (حٰم السجدہ ع ۱)

کہہ میں صرف تمہاری طرح ایک انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سو اُسی کی طرف سیدھی راہ پر لگے رہو اور اس کی حفاظت مانگو اور مشرکوں کیلئے افسوس ہے (۴۱-۶)

آیات متعلقہ :- مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَ

النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ (آل عمران ع ۸) کسی بشر کے لیے (شایاں) نہیں کہ اللہ سے کتاب اور علم اور نبوت دے پھر وہ لوگوں کو کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ لیکن (وہ کہتا ہے) تم ربانی ہو جاؤ۔ اس لیے کہ تم کتاب سکھاتے تھے اور اس لیے کہ تم اسے پڑھتے تھے اور نہ یہ کہ وہ تم کو حکم دے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو خدا بنا لو کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا۔ اس کے بعد کہ تم مسلم ہو چکے ہو (۳-۷۸ و ۷۹)

اٹھائیسویں فصل: میرے رب مجھے علم میں بڑھا۔ علم کی کوئی حد نہیں

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ ع ۶)

سو اللہ کی بلند شان ہے جو سچا بادشاہ ہے اور تو قرآن لینے میں جلدی نہ کر قبل اس کے کہ اس کی وحی تیری طرف پوری کی جائے اور کہہ میرے رب مجھے علم میں بڑھا (۲۰-۱۱۴) علم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی

اس دعا سے یہ سکھلایا گیا ہے کہ جتنا ہو سکے انسان علم حاصل کرے کیونکہ علم ہی سے انسان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اس دعا کا سکھلایا جانا ہی

صاف ثابت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ کو ذاتی علم غیب نہ تھا بلکہ وہبی تھا۔

آیاتِ متعلقہ: وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ۵ (النساء ع ۱۷) اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی اور تجھے وہ سکھایا جو تو نہیں جانتا تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بڑا ہے (۴-۱۱۳)" انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (۹۶-۵)

اکتیسویں فصل :- میں تمہیں وحی کے ذریعے ڈرانے والا ہوں۔

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ زصلے وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ۵ (الانبیاء ع ۴)

کہہ میں تمہیں صرف وحی کے ساتھ ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے (۲۱-۴۵)

"وحی کے ساتھ ڈراتا ہوں" کا صاف مطلب یہ ہے کہ میں قیاس سے نہیں کہتا بلکہ اس خبر کا سرچشمہ یقینی ہے مگر افسوس بہرے لوگ آنحضرتؐ کی بات کو نہیں سنتے تھے اور نہ اُس کی طرف کوئی توجہ دیتے تھے اور نہ ہی اپنی عقل سے کوئی کام لیتے تھے۔ وہی مردے تھے کیونکہ وہ رسول اللہؐ کے ڈرانے کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

آیاتِ متعلقہ:- اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۵ (النمل ع ۶) ہاں تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ تو بہروں کو آواز سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے واپس ہو جائیں (۲۷-۸۰) وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰہَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝ (فاطر ع ۳) اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سُنا تا ہے اور تُو انہیں سُنانے والا نہیں جو قبروں میں ہیں۔ تو صرف ڈرانے والا ہے۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ (یٰسٓ ع ۱) تو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ سو اُسے مغفرت اور عزت والے رزق کی خوشخبری دے دے (۳۶ - ۱۱) لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (یٰسٓ ع ۵) تاکہ اُسے ڈرائے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت قائم ہو (۳۶ - ۷۰) صاف ظاہر ہے کہ جو شخص کچھ بھی عقل سے کام لیتا ہے۔ وہ تو قرآن حکیم کی نصیحت سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو کفر پر اڑے ہوں اُنہیں کوئی احساس نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دلائل سے کام نہیں لیتے

تیسویں فصل :۔ میرے رب اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ تو مجھے ظالم لوگوں میں نہ رکھیو۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المؤمنون ع ۶)

کہہ میرے رب اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے میرے رب تو مجھے ظالم لوگوں میں نہ رکھیو (۲۳ - ۹۳، ۹۴)

اس دُعا کا مطلب یہ ہے کہ نزول عذاب اس حالت میں نہ ہو کہ حضورؐ ظالم لوگوں کے اندر ہوں۔ چنانچہ ہجرت کرنے میں یہ بھی ایک حکمت تھی۔

آیاتِ متعلقہ :- وَاتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَاصَّۃً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال ع ۳) اور اس عظیم الشان فتنہ سے بچاؤ کر لو جو خاص کر ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جو تم میں سے ظالم ہیں اور جان لو کہ اللہ (بدی کی) سزا دینے میں سخت ہے (۸ - ۲۵) وَاِنَّا عَلٰٓی اَنْ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُھُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ (المؤمنون ع ۶) اور ہم اس پر کہ تجھے وہ دکھائیں جس کا انہیں وعدہ دیتے ہیں قادر ہیں (۲۳ - ۹۵)

اکتیسویں فصل :- میں شیطانوں کی عیب جوئی اور ہر قسم کے شر اور وسوسہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں (اس کے سوائے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ (المؤمنون ع ۶)

اور کہہ میرے رب میں شیطانوں کی عیب جوئی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئیں (۲۳ - ۹۷، ۹۸)

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا ۝ (الجن ع ۲)

کہہ مجھے اللہ کے مقابل پر کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ میں اسے چھوڑ کر کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں (۷۲ - ۲۲)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

کہہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور تاریک رات

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (الفلق ع ۱)

کی شر سے جب تاریکی چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرے۔ (۱۱۲-۱ تا ۵)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (الناس ع ۱)

کہہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی۔ پیچھے ہٹ جانے والے کے وسوسہ کی شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے (۱۱۴-۱ تا ۶)

آیاتِ متعلقہ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (الاعراف ع ۲۴) اور اگر شیطان کی فساد کی بات تجھے تکلیف دے تو اللہ کی پناہ پکڑ وہ سننے والا جاننے والا ہے (۷-۲۰۰) فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ (النحل ع ۱۳) سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ (۱۶-۹۸) وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (حٰم السجدہ ع ۵) اور اگر شیطان کی طرف سے تجھے بری بات پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ وہ سننے والا جاننے والا ہے (۴۱-۳۶)

تئیسویں فصل :- میں اپنے رب کی بخشش اور رحمت مانگتا ہوں۔

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ٥ (المؤمنون ع ٦)
اور کہہ میرے رب حفاظت فرما اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے (۲۳ – ۱۱۸)

آیات متعلقہ :- وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (محمد ع ۲)
اور اپنے قصور کے لئے حفاظت مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے (۴۷ – ۱۹) لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (الفتح ع ۱) تا کہ اللہ ان قصوروں سے تیری حفاظت کرے جو تیرے ذمے پہلے لگائے گئے اور جو پیچھے لگائے جائیں گے۔ اور اپنی نعمت کو تجھ پر تمام کرے اور تجھے سیدھے رستے پر چلائے (۴۸ – ۲)

چوبیسویں فصل :- غیب کی باتوں کا جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ٥ (السباء ع ٦)
کہہ میرا رب حق فرماتا ہے وہ غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے (۳۴ – ۴۸)

آیات متعلقہ :- قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ٥ (الانعام ع ۹) اس کا فرمانا حق ہے اور اسی کے لئے بادشاہت ہے جس دن بیں صور پھونکا جائے گا۔ وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے (۶ – ۷۴) ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ (التوبۃ ع ۲ الجمعۃ ع ۱)

پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے سو وہ تمہیں اس کی خبر دے گا جو تم کرتے تھے (۹-۹۴)۔ (۲۲-۸) عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ (الرعد ع ۲) وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا بہت بڑا بلند ہے (۱۳-۹) عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (المومنون ع ۵) غیب اور حاضر کا جاننے والا سو وہ اس سے بلند ہے جو وہ شریک بناتے ہیں (۲۳-۹۲) ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ (السجدہ ع ۱) وہ غیب اور موجود کا جاننے والا غالب رحم کرنے والا۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (الحشر ع ۳) وہی اللہ ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بے انتہا رحم والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے (۵۹-۲۲) عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (التغابن ع ۲) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے (۶۴-۱۸)

(۱) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بار بار یہی فرماتا ہے کہ غیب اور حاضر کا میں ہی جاننے والا ہوں صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے نہ تھے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی یہ صفات آپ کی طرف منسوب نہیں کیں۔

(۲) اور نہ ہی خود رسول اللہ صلعم نے کبھی یہ فرمایا کہ میں غیب اور حاضر کا جاننے والا ہوں بلکہ یہ اعلان فرمایا وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت بھلائی لے لیتا۔ اور مجھے کوئی

(۷-۱۸۸ .بڑا)

تکلیف نہ پہنچتی (۷۔ ۱۸۸) صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ کو ذاتی علم غیب نہ تھا۔

(۳) اور نہ ہی آپؐ کی ازواج مطہرات نے کبھی آپ کو عالم الغیب سمجھا یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (التحریم ع ۱) اور جب نبیؐ نے اپنی ایک بیوی سے بھید کی بات کہی۔ سو جب اُس نے وہ بات بتادی اور اللہ نے (نبیؐ کو) اس پر آگاہ کردیا تو اُس کا کچھ حصہ جتا دیا اور کچھ حصہ سے اعراض کیا پس جب اُس کو اس کی خبر دی تو اُس نے کہا آپ کو کس نے یہ بتایا کہا مجھے علم والے خبردار نے بتایا (۶۶۔ ۳)

اگر ازواج مطہرات رسول اللہؐ کو عالم الغیب سمجھتی ہوتیں تو پھر آنحضرتؐ سے یہ سوال "آپ کو کس نے یہ بتایا" کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح سے اگر رسول اللہؐ عالم الغیب ہوتے تو پھر جواب میں یہ کہنے "مجھے علم والے خبردار نے بتایا" کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بلکہ یہ فرمادیتے کہ کسی کو مجھے بتانے کی کیا ضرورت ہے میں تو خود عالم الغیب ہوں۔ خدا جانے جب ازواج مطہرات جو رسول اللہؐ کی شریک زندگی تھیں آنحضرتؐ کو تو عالم الغیب اور حاضر ناظر نہیں سمجھتی تھیں۔ تو پھر اُن کے بعد کے آنے والے مونیوں کو کیسے معلوم ہوگیا کہ رسول اللہؐ عالم الغیب تھے اب اکثر مسلمانوں کا حضورؐ کی طرف ان خدائی صفات کو منسوب کرنا نہ صرف مذکورہ بالا قرآنی آیات کو

جھٹلانا بلکہ اپنے آپ کو اس آیت وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا (النباء ع ۱) اور ہماری آیتوں کو جھوٹ قرار دیتے ہوئے جھٹلاتے تھے (۷۸ - ۲۸) کا مصداق بنانا ہے

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل تاریخی واقعات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نہ تو اپنی زندگی میں اور نہ ہی وفات پا جانے کے بعد عالم الغیب اور حاضر و ناظر تھے

(۱) اگر حضرت محمدؐ عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہوتے۔ تو پھر پانچ ہجری میں غزوہ مصطلق سے واپسی پر اسلامی لشکر کے کوچ کے وقت جب حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ گلے کا ہار ٹوٹ جانے کی وجہ سے لشکر سے الگ ہو کر پیچھے رہ گئی تھیں۔ اور آپ کے ہودہ بردار لشکر کے ساتھ خالی ہودہ لے جا رہے تھے۔ تو اس وقت فوراً آنحضرتؐ کو معلوم ہو جاتا کہ ہودہ بردار تو خالی ہودہ کو لے جا رہے ہیں اور زوجہ مطہرہ تو پیچھے رہ گئی ہیں۔ اس وقت، انہیں ایسے علم کا نہ ہونا صاف ثابت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نہ تو عالم الغیب تھے اور نہ ہی حاضر و ناظر۔ اگر وہ ایسا ہوتے تو پھر فوراً ہودہ برداروں کو یہ کہہ سکتے تھے کہ تم تو ہودہ خالی لے جا رہے ہو۔ زوجہ مطہرہ تو پیچھے رہ گئی ہیں۔ واپس جاؤ اور انہیں لے کر آؤ۔ جب اپنی موجودگی میں ہی اپنی بیوی کے متعلق انہیں کوئی علم نہ ہو سکا۔ تو پھر اور لوگوں کے متعلق کیا ہو سکتا ہے۔ جب وہ اُن کے سامنے موجود بھی نہ ہوں۔

(۲) علاوہ ازیں اسی واقعہ سے منافقوں کو حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے کا موقع بھی مل گیا۔ جس کے باعث آنحضرتؐ رنجیدہ خاطر ہو گئے۔ اور اپنی

زوجہ مطہرہ کو اُس کے والدین کے گھر جانے کی اجازت دے دی اور اُن کے متعلق تحقیقات کرنا شروع کر دی۔ احادیث اُس پر گواہ ہیں۔ اگر نبی کریمؐ عالم الغیب یا حاضر ناظر ہوتے۔ تو پھر ہرگز آزردہ خاطر نہ ہوتے اور نہ ہی اپنی زوجہ مطہرہ کے متعلق کوئی بدگمانی کرتے اور نہ ہی کسی قسم کی تحقیقات کراتے بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو بہتان سے پاک ٹھہراتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا اور پھر آپ کی تسلّی ہوتی۔

(۳) چھٹی ہجری میں صلح حدیبیہ سے پیشتر جب کفار مکّہ نے آنحضرتؐ کو حج کرنے سے روک دیا تھا اور حضرت عثمان رضؓ انہیں سمجھانے کے لئے گئے تھے تو انہوں نے اُن کو قید کر لیا تو لوگوں نے یہ مشہور کر دیا کہ حضرت عثمانؓ قتل کر دیئے گئے ہیں تو آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ ہم نہیں جائیں گے جب تک اُن سے بدلہ نہ لے لیں چنانچہ صحابہ کرامؓ سے لڑ کر مر جانے کی بیعت لے لی۔ اگر آنحضرتؐ کو علم غیب ہوتا یا وہ حاضر و ناظر ہوتے تو پھر ہرگز ایسا نہ کرتے اور نہ ہی ایسی بیعت لیتے بلکہ کھلے لفظوں میں یہ کہہ دیتے کہ حضرت عثمان رضؓ کے قتل کی افواہ بالکل جھوٹی ہے ۔

(۴) اگر حضرت محمدؐ عالم الغیب یا حاضر و ناظر ہوتے تو پھر ایک یہودی عورت کے ہاتھ سے زہر آلودہ بھنا ہوا گوشت ہرگز نہ کھاتے یہ حدیث اس پر گواہ ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ م بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا

انس رضؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت آنحضرت صلعم کے پاس ایک زہر آلود بکری (بطور تحفہ) لائی۔ آپ نے اُس میں سے کچھ کھایا (بخاری کتاب الہبہ)

(۵) اگر رسول اللہ عالم الغیب یا حاضر و ناظر تھے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس وقت جب قیامت کے دن آنحضرت اپنے بعض صحابہ کو دوزخ کی طرف لے جاتے ہوئے دیکھیں گے تو کہیں گے:" اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ ہیں"۔ کس واسطے رسول اللہ کو ان الفاظ" تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں نکالیں؟ میں مخاطب کرنا پڑے گا"۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

چونتیسویں فصل :- اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی اپنی جان پر ہے میں وحی پانے کی وجہ سے سیدھے رستے پر ہوں بغیر وحی کے سیدھا رستہ نہیں ملتا۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ج وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ط اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ (السباء ع ۶)

کہہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی اپنی ہی جان پر ہے اور اگر میں سیدھے راہ پر ہوں تو اس کی وجہ سے ہے جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے وہ سننے والا قریب ہے (۳۴-۵۰)

آیات متعلقہ :- یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۙ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ (یٰس ع ۱) اے انسان (کامل) حکمت والا قرآن گواہ ہے کہ تو پیغمبروں میں سے ہے سیدھے رستہ پر ہے (۳۶-۱تا۴) فَاسْتَمْسِکْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ ج اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (الزخرف ع ۴) سو اسے مضبوط پکڑے جو تیری طرف وحی کی گئی ہے بے شک تو سیدھے رستے پر ہے (۴۳-۴۳)

پینتیسویں فصل :- کیا تم نے غور کیا کہ وہ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوائے

پکارتے ہو۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں؟ یا اُس کے رحم کو روک سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ میرے لئے بس ہے۔ اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (الزمر ع ۴)

اور اگر تو اُن سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو کہیں گے اللہ نے۔ کہہ تو کیا تم نے غور کیا کہ وہ جنہیں تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اُس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر رحم کرنا چاہے تو کیا وہ اُس کے رحم کو روک سکتے ہیں کہہ اللہ میرے لئے بس ہے بھروسہ رکھنے والے اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں (۳۹-۳۸)

آیاتِ متعلقہ: وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الانعام ع ۲) اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو سوائے اُس کے کوئی اُس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تجھے بھلائی چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (۶-۱۶) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ (یونس ع ۱۱) اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کے سوا اُس کے دور کرنے والا کوئی

نہیں اور اگر وہ کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اُس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں (۱۱۱۱)

چھتیسویں فصل :- کیا اگر سفارشی نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ عقل، سفارش سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس کے اذن کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ؁ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؀ (الزمر ع ۵)	کیا انہوں نے اللہ کے سوائے سفارشی بنا رکھے ہیں کہہ کیا اگرچہ وہ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں کہہ سفارش سب اللہ کے اختیار میں ہے اسی کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۳۹-۴۳، ۴۴)

آیاتِ متعلقہ :- وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ؀ (مریم ع ۶) اور مجرموں کو ہم جہنم کی طرف (پیاسے جانوروں کی طرح) ہانک لے جائیں گے۔ وہ شفاعت کے مالک نہ ہوں گے۔ مگر جس نے رحمٰن سے عہد باندھا ہے (۱۹-۸۶، ۸۷) عہد باندھنے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی ذات (وصفات) میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور توحید کی شہادت دی۔ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؀ (الزخرف ع ۷) اور وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے جنہیں یہ اس کے سوائے پکارتے ہیں مگر وہ جس نے حق کی گواہی

دی اور وہ اُسے جانتے ہیں (۳۴-۸۶) یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۙ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ۝ (المدثر ع ۲)

مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لائی۔ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم بیہودہ باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بیہودہ باتیں بنایا کرتے تھے اور ہم جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ موت نے ہمیں آ لیا۔ سو انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش فائدہ نہ دے گی (۴۷ - ۴۱ تا ۴۸) شفاعت کی امید پر گناہ کرنا کوئی عقلمندی نہیں

ستائیسویں فصل: اے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اور غائب اور حاضر کے جاننے والے تو ہی لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ	کہہ دے اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے
وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ	والے غیب اور حاضر کے جاننے والے تو اپنے
اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا	بندوں میں ان باتوں کا فیصلہ کرے گا۔
کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (الزمر ع ۵)	جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں (۳۹-۴۶)

آیت متعلقہ: فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (البقرہ ع ۱۴) سو اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کرے گا۔

جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے (۲ - ۱۱۳) اختلافات کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

اکتیسویں فصل :- اے جاہلو! کیا تم مجھے کہتے ہو کہ اللہ کے غیر کی عبادت کروں؟ میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو میں مشرکوں میں سے نہیں

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ (الزمر ع ۷)

کہہ اے جاہلو! کیا تم مجھے کہتے ہو کہ میں اللہ کے غیر کی عبادت کروں (۳۹ - ۶۴)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ (الکافرون ع ۱)

کہہ اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرونگا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جسکی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں کبھی اسکی عبادت کرنیوالا ہوں جسکی تم عبادت کرتے تھے اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارا بدلہ ہے اور میرے لئے میرا بدلہ ہے (۱۰۹ - ۱ تا ۶) جیسے اعمال ویسی سزا

آیات متعلقہ :- وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الزمر ع ۷) اور تیری طرف وحی کی گئی ہے اور ان کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے۔ اگر تو شرک کرے تو تیرا عمل ضرور برباد ہو جائے گا اور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (۳۹ - ۶۴)

جب شرک کرنے سے رسولوں کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ تو پھر شرک کرنے سے

اُن کی اُمتوں کے اعمال کیوں کر بیکار نہ ہوں جب جرم مساوی ہے تو پھر سزا کس واسطے مساوی نہ ہو۔

اٹھالیسویں فصل: میں اس پر ایمان لایا جو اللہ تعالیٰ نے کتاب اُتاری ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے میں تمہارے درمیان انصاف کروں چنانچہ آپ نے کہا

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (الشوریٰ ع ۲)

سو تو اُسی کی طرف بلا اور سیدھی راہ پر چلتا رہ جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے اور اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور کہہ میں اُس پر ایمان لایا جو اللہ نے کتاب اُتاری ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہمارا رب اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہمیں جمع کریگا اور اُسی کی طرف انجام کار پھر کر جانا ہے (۴۲-۱۵)

بلاشبہ تمام مذاہب میں عدل کا ترازو قائم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ سب کا رب ہے ایک مسلمانوں کا ہی نہیں۔ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے جیسے اس کے اعمال ہوں گے ویسے ہی بدلہ پائے گا۔ جھگڑے کی بات کوئی نہیں۔

آیاتِ متعلقہ: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ وَ ھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ (آل عمران ع ۳)
کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ہے وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے پھر ایک گروہ اُن میں سے منہ موڑتا ہوا پھر جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سوائے گنتی کے دنوں کے ہمیں آگ نہیں چھوئے گی (۳ - ۲۲، ۲۳) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰہُ ؕ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا (النساء ع ۱۶) یقیناً ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہے تاکہ تُو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے علم دیا ہے اور دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ بننا (۴ - ۱۰۵) اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑ

افسوس! باوجود قرآن مجید پر ایمان رکھنے کے پھر بھی اہل اسلام اپنے اختلافات کا فیصلہ قرآن حکیم سے نہیں کرتے بلکہ فرقہ بندی اور دھڑا بازی سے کرتے ہیں۔ گویا کلام ربانی کو بالائے طاق رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو اس آیت وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۝ (فرقان ع ۳) اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑی ہوئی چیز کی طرح قرار دیا (۲۵ - ۳۰) کا مصداق بناتے ہیں۔ حالانکہ ایسا ایمان کبھی بھی فائدہ نہیں دیتا۔ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَہُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (المائدہ ع ۶)

اور اگر تو فیصلہ کرے تو اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (۵۔۴۲) وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ (المائدہ ع ۷) اور ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ اُتاری اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس سے پہلے کتابوں میں سے ہے اور اس پر نگہبان سو اُن کے درمیان اُس کے مُطابق فیصلہ کر جو اللہ نے اُتارا اور اس کو چھوڑ کر جو تیرے پاس حق آیا اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کر (۵۔۴۸)

چالیسویں فصل : میں کوئی نیا رسول نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا

قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (الاحقاف ع ۱)	کہہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا میں تو صرف اُسی پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے اور میں صرف کھول ڈرانے والا ہوں (۴۶۔۱)

مذکورہ بالا آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کو علم غیب نہیں تھا۔ چنانچہ آنحضرت خود بھی یہی قرآنی الفاظ "میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا"

اس حدیث "وَاللّٰہِ مَآ اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ" خدا کی قسم میں محمد اکا رسول ہوں مگر مجھے علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا (بخاری کتاب الجنائز) میں بھی دوہراتے ہیں۔ رسول اللہؐ تو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے علم غیب نہیں۔ کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ مگر اکثر مسلمان یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ تو عالم الغیب تھے گویا نہ صرف اللہ کی آیت بلکہ آپؐ کی قسم کو بھی جھٹلاتے ہیں۔ اور پھر مسلمانی کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں مدینہ میں رہ کر بھی آنحضرتؐ کو مدینہ اور اس کے ارد گرد کے منافقوں کا کوئی علم نہ ہو سکا یہ آیت اس پر شاہد ہے وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۖ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيْمٍ (التوبہ ع ۱۳) اور بعض تمہارے ارد گرد کے دیہاتیوں میں سے منافق ہیں اور بعض مدینہ کے رہنے والے بھی نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں تو اُن کو نہیں جانتا ہم اُنہیں جانتے ہیں ہم اُن کو دو بار عذاب دیں گے پھر وہ بھاری عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے (۹-۱۰۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کے علم میں فرق بتایا گیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہے اور آنحضرتؐ نہ تو عالم الغیب اور نہ ہی حاضر و ناظر تھے۔ جو اُن کو ایسا مانتا ہے۔ وہ بلاشبہ

قرآنی آیات کو جھٹلاتا ہے۔

آیاتِ متعلقہ:۔ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد ع ۱) اور جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس پر اپنے رب کی طرف سے نشان کیوں نہیں اتارا جاتا تو صرف ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے راہ دکھانے والا ہے (۱۳-۷) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝ (الحجر ع ۱) اور ہم تجھ سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیج چکے ہیں (۱۵-۱۰) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝ (فاطر ع ۳) ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم نہیں مگر اس میں ڈرانے والا گذر چکا (۳۵-۲۴)

اکتالیسویں فصل: میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ (الجن ع ۲)	کہہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (۷۲-۲۰)

آیاتِ متعلقہ:۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ۝ (یونس ع ۱۱) اور اللہ کے سوا اسے نہ پکار جو نہ تجھے نفع دیتا ہے اور نہ تجھے نقصان دیتا ہے اور اگر (ایسا)

کیا۔ تو تو بھی اُس وقت ظالموں میں سے ہوگا (۱۰ - ۱۰۶) وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (المؤمن ع ۶) اور جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو پکاریگا جس کی اُس کے پاس کوئی روشن دلیل نہیں۔ تو اُس کا حساب اُس کے رب کے ہاں ہے۔ کافر ہی کامیاب نہیں ہوں گے (۲۳ - ۱۱۷) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ (لقمان ع ۳) یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور کہ جس کو اس کے سوائے پکارتے ہیں وُہ باطل ہے اور کہ اللہ بہت بلند بہت بڑا ہے (۳۱ - ۳۰) وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الزمر ع ۷) اور تیری طرف وحی کی گئی ہے اور اُن کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے۔ اگر تو شرک کرے تو تیرا عمل ضرور برباد ہو جائے گا اور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (۳۹ - ۶۵) کیونکہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے

بیالیسویں فصل :- میں نہیں جانتا کہ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے قریب ہے یا دُور۔ کیونکہ غیب کا جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا — کہہ میں نہیں جانتا کہ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے قریب ہے یا میرا رب اس کی مدت لمبی کر دیگا غیب کا جاننے والا ہے

يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ	سو وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا ہاں
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ	جسے رسول بنانا پسند کرے سو وہ اُس کے آگے
فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	اور اُس کے پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے تاکہ (نبی)
وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ لِّيَعْلَمَ	علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رب کے
اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ	پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اُس کا احاطہ
رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ	کئے ہوئے ہے جو اُن کے پاس ہے اور ہر چیز
وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا (الجن ع ٢)	اُس نے گن کر محفوظ کر رکھی ہے (٢٦ سے ٢٨ تک)

مذکورہ بالا آیت میں آنحضرت صلعم سے یہ اعلان کرایا گیا کہ میں نہیں جانتا کہ کفار کی مغلوبیت کا وقت جلد آنے والا ہے یا کچھ وقت کے بعد اس کی وجہ یوں دی کہ غیب کا جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے غیب کا وہ کامل علم جو اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں دیتا اور اللہ کی تمام صفات کی یہی حالت ہے ۔ وہ قدرت کاملہ رکھتا ہے اور اپنی قدرت سے کچھ حصہ انسان کو عطا کرتا ہے ۔ قدرت کاملہ نہیں دیتا ۔ وہ علم تام رکھتا ہے اور اپنے علم سے تھوڑا سا انسان کو دیتا ہے سارا علم نہیں دیتا ۔ اسی طرح وہ علم غیب پر کامل طور پر حاوی ہے اور اس علم غیب میں سے کچھ حصہ انسان پر ظاہر کرتا ہے ۔ کامل طور پر اُسے غیب پر اطلاع نہیں دیتا ہے :۔

آیت متعلقہ :۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرہ ع ۳۴) وہ کون ہے جو اُس کے پاس سوائے اُس کی اجازت کے سفارش کرے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جو وہ چاہے۔ اُس کا علم آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ اور اُن دونوں کی حفاظت اس پر بوجھ نہیں اور وہ بہت بلند عظمت والا ہے (۲ - ۲۵۵)

دُوسرا باب پہلی فصل ۔ چاند کے متعلق

اے نبیؐ لوگوں کے سوال کے جواب میں کہہ دے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ (البقرہ ع ۲۴) تجھ سے ہلالوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ یہ لوگوں کے فائدے کے لئے اور حج کے لئے مقرر وقت ہیں (۲ - ۱۸۹)

آیت متعلقہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (یٰس ع ۳) اور چاند کے لئے ہم نے کئی منزلیں مقرر کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ پھر کھجور کی پرانی سوکھی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے (۳۶ - ۳۹)

حقیقۃً چاند کے بڑھنے اور گھٹنے سے لوگوں کو اُن کے عروج اور زوال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جیسے چاند گھٹنے کے بعد پھر آہستہ آہستہ بڑھ جاتا

ہے۔ اُسی طرح لوگ بھی اپنے زوال کے بعد پھر عروج حاصل کرنے کی کوشش کریں نہ کہ ہمت ہار کر بیٹھ جائیں۔ چنانچہ جرمنی اور جاپان اپنے زوال کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں پھر اُٹھ بیٹھتے ہیں۔ مگر اہلِ اسلام کو گرے ہوئے صدیاں ہو گئیں مگر یہ پھر کبھی نہ اُٹھ سکے۔ بقول حالیؔ ؎

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ اُبھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

اس کی وجہ یہ ہے کہ برادرانِ اسلام اپنی خرابیوں کی اصلاح نہیں کرتے افسوس! مسلمانوں نے اپنے قومی نشان "ہلال" سے بھی کوئی فائدہ نہ اُٹھایا۔ حالانکہ یہ کبھی بھی ایک حالت میں نہیں رہتا۔ اور عیسائی روزمرہ اپنی ذہنیت اور حالت کو بدلتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اُن کا قومی نشان "صلیب" ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔ بقول ڈاکٹر اقبالؔ ؎

ضمیر مغرب ہے تاجرانہ، ضمیر مشرق ہے راہبانہ
وہاں دگرگوں ہے لحظہ لحظہ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ

صاف ظاہر ہے کہ اہلِ یورپ محقق ہیں اور اہلِ اسلام مقلد۔

علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ مسلمانوں کا قومی نشان "ہلال" تو ہمیشہ بلندی پر رہتا ہے۔ جس میں یہ راز رکھا گیا تھا کہ اہلِ اسلام دُنیا بھر کی قوموں پر فائق ہو کر رہیں۔ اور عیسائیوں کا قومی نشان "صلیب" ہمیشہ زمین

پر رہتا ہے. جس میں یہ راز رکھا گیا کہ وہ پست ہو کر رہیں. اب دونوں قوموں کی حالت اُن کے قومی نشانوں کے برعکس کیوں ہو گئی ؟ اس کا باعث یہ ہے کہ برادرانِ اسلام نہ تو دینی، اور نہ دنیاوی معاملات میں عقل سے کام لیتے ہیں. مگر ان کے بالمقابل عیسائی کم از کم دنیوی معاملات میں تو عقل سے کام لیتے ہیں. اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ عیسائی تو اپنی عورتوں کو باہر کھلے چہرے جانے کی آزادی دے کر گرجوں میں عبادت کرنے سے منع نہیں کرتے. مگر اہلِ اسلام عام طور پر اپنی عورتوں کو باہر کھلے چہرے جانے کی آزادی نہیں دیتے. بلکہ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہیں. حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلعم نے منع نہیں کیا. ذیل کی آیت اور حدیث اس پر شاہد ہیں غور فرمائیے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (البقرہ ع ۱۴)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے. جو اللہ کی مسجدوں سے روکتا ہے کہ اُن میں اُس کے نام کا ذکر کیا جائے اور اُن کے ویران کرنے کی کوشش کرتا ہے اُن کو مناسب نہ تھا کہ اُن میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے. اُن کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے اور اُن کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے (۲ - ۱۱۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ

وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ رض يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا حضرت عمرؓ کی ایک بیوی تھیں۔ صبح اور عشاء کی نماز با جماعت مسجد میں شامل ہوتی تھی۔ تو کسی نے انہیں کہا کہ تم جانتی ہو کہ عمرؓ اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کرتے ہیں تو کیوں نکلتی ہو۔ کہا۔ انہیں مجھے منع کرنے سے کیا مانع ہے۔ کہا انہیں نبیؐ کا قول روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو (بخاری کتاب الجمعہ)

لطف کی بات تو یہ ہے کہ عیسائیوں نے تو گرجے کے گھنٹے کی آواز سے ہی یہ سمجھ لیا کہ جیسے خدا تعالیٰ مرد اور عورت کا یکساں خالق ہے۔ اسی طرح سے اس کا گھر یعنی عبادت خانہ بھی دونوں کے لئے مساوی ہے۔ مگر مسلمانوں کو اذان کے ان الفاظ "اُٹھو۔ طرف نماز کے آؤ طرف کامیابی کے" سے بھی آج تک اتنا علم نہ ہو سکا کہ مومن عورتوں کو بھی مساجد میں نماز کے لئے بلایا جاتا ہے۔ حالانکہ زمانہ نبویؐ میں مسلم خواتین بھی مساجد میں با جماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ ادراک اسلام اللہ اور رسولؐ کے ارشادات کے خلاف چلتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مذکورہ بالا آیت کے ان الفاظ "ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے" کا مستحق بنا رہے ہیں۔

دوسری فصل :- خرچ کرنے کے متعلق۔ اور اس کے حق دار

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ (البقرۃ ع ۲۶)	تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ جو کچھ بھی اچھے مال سے خرچ کرو وہ ماں باپ اور قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لئے ہے۔ اور جو کچھ بھی تم نیکی کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے (۲ - ۲۱۵)
وَیَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (البقرۃ ع ۲۷)	اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ جو کچھ (حاجت سے) بڑھ رہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے کھول کر باتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر کرو (۲ - ۲۱۹)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی قوم بغیر مالی اور جانی قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی ۔

آیت متعلقہ :- مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (البقرۃ ع ۳۶) اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال لیا اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانہ کی مثال ہے۔ جو

سات بالیں اُگائے، ہر ایک بال میں ایک سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے۔ کئی گنا کر کے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے (۲-۲۶۱)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرہ ع ۳۸) جو لوگ رات اور دن چھپ کر اور ظاہر اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں تو اُن کے لئے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کو کوئی ڈر نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۲-۲۷۴) هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ج وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (محمد ع ۴) دیکھو تم وہ لوگ ہو جو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ پس تم میں سے وہ ہے جو بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرتا ہے۔ تو وہ صرف اپنی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوائے کسی اور قوم کو بدل کر لے آئے گا پھر وہ تم جیسے (تنگدل) نہ ہوں گے (۴۷-۳۸)

تیسری فصل :- حرمت والے مہینہ میں لڑائی کرنے کے متعلق

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ	تجھ سے حرمت والے مہینہ کی نسبت پوچھتے ہیں
قِتَالٍ فِیْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ	(یعنی) اس میں لڑائی کی نسبت، کہدے اس

كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ ع ۲۷)

ہیں جنگ کرنی بہت بُری ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے لوگوں کا اُس سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بُرا ہے اور فتنہ قتل سے بڑھ کر بُرا ہے (۲ - ۲۱۷)

یہاں چار حرمت والے مہینوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان میں جنگ ممنوع ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ کافر جن کی طرف سے یہاں سوال ہوتا ہے۔ خود سب حرمت والی چیزوں کی بے حرمتی کر چکے ہیں۔ اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں

آیات متعلقہ :- اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (التوبۃ ع ۵) مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کے حکم میں بارہ مہینے ہے جس دن آسمان اور زمین پیدا کئے ان میں چار حرمت والے ہیں۔ یہ دین مضبوط ہے۔ سو اُن میں اپنے اوپر ظلم مت کرو (۹ - ۳۶) چونکہ اہل عرب ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم اور رجب کو ادب اور امن عام کے مہینے سمجھتے تھے۔ اس لئے ان میں جنگ کرنا جائز نہیں رکھا گیا۔

چوتھی فصل شراب اور جوئے کے متعلق ان میں بہت سی برائیاں ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط

تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں

قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرع ۲۷) کہ ان دونوں میں بڑی برائی ہے اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں اور انکی برائی ان کے فائدہ سے بڑھ کر ہے (۲-۲۱۹)

بلاشبہ شراب اور جوا موجودہ مہذب قوموں کی اور بالخصوص عیسائی اقوام کی دو خطرناک بیماریاں ہیں۔ جن کی بدولت وہ کئی قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہیں کیونکہ ان میں بہ نسبت فائدہ کے برائی بڑھ کر ہے۔ چنانچہ مقدس بائبل میں بھی ان کی برائیاں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) جب مے لال لال ہو۔ جب اس کا عکس جام پر پڑے اور جب وہ روانی کے ساتھ نیچے اترے تو اس پر نظر نہ کر کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی اور افعی کی طرح ڈس جاتی ہے (امثال ۲۳ - ۳۱ و ۳۲) (۲) شرابی خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے (اکرنتھیوں ۶ - ۱۰)

آیات متعلقہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساع ۷) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو (۴ - ۴۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ (المائدہ ع ۱۲) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ شراب اور جوا اور بت اور پاسے ناپاک کام صرف شیطان کے عمل سے ہیں سو اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو۔ شیطان صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے عداوت اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ سو کیا تم رک جاؤ گے (۵-۹۰، ۹۱)

حقیقتاً نہ صرف غیر مسلم بلکہ بعض مسلمان بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ شراب پینا پہلے جائز تھا جو قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ شراب پینے کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ البتہ زمانہ جاہلیت سے ہی اس کے پینے کا رواج تھا جس سے تدریجاً روکا گیا۔ آخر اس سے بچنے کا مذکورہ بالا حکم سورہ المائدہ میں نازل ہوا۔

پانچویں فصل :- یتیموں کی اصلاح اور اُن کے مال کی حفاظت کے متعلق

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ط وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(البقرہ ع ۲۷)

اور تجھ سے یتیموں کی نسبت پوچھتے ہیں۔ کہہ اُن کی اصلاح کرنا اچھا ہے اور اگر تم اُن سے میل جول کرو تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے کو اصلاح کرنے والے سے الگ پہچانتا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشکل میں ڈالتا اللہ غالب حکمت والا ہے (۲-۲۲۰)

بلاشبہ یتامیٰ بھی قوم کا جزو ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی خاطر خواہ اصلاح
کی جائے تو پھر وہ بھی بڑے ہو کر قوم کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ کی
مثال اِس پر گواہ ہے۔ اسی طرح اُن کے مال کی حفاظت کی سخت تاکید کی گئی
ہے تاکہ وہ ناتجربہ کاری، کم عقلی اور بدصحبتیوں کی وجہ سے اپنی جائیداد کو تباہ
نہ کرنے پائیں۔ چنانچہ غیر مسلم بھی یتیموں کی جائیداد کی حفاظت کرتے ہیں۔

آیاتِ متعلقہ:- وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا
اَنْ يَّكْبَرُوْا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا
فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۚ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ (النساء ع ۱) اور یتیموں کا امتحان لیتے رہو۔ یہاں تک
کہ جب وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں تب اگر تم اُن میں عقل کی پختگی پاؤ۔ تو
اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو۔ اور فضول خرچی سے اور جلدی کر کے اُن کو کھا نہ
جاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے۔ اور جو آسودہ ہے چاہیے کہ وہ بچا رہے۔ اور
جو حاجتمند ہے وہ مناسب طور پر لے لے۔ پھر جب تم اُن کے مال اُن کے حوالے
کرو تو اُن پر گواہ کر لو اور اللہ کافی حساب لینے والا ہے۔ (۴-۶) اِنَّ الَّذِيْنَ
يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۚ وَسَيَصْلَوْنَ
سَعِيْرًا ۝ (النساء ع ۱) جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں

آگ ہی کھاتے ہیں۔ اور وہ بھڑکائی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے (۴-۱۱۰)

چھٹی فصل۔ حیض کے متعلق۔ ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ۚ

(البقرہ ع ۲۸)

اور تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ یہ ضرر کی بات ہے پس حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے نزدیک نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں پھر جب غسل کر لیں تو اُن کے پاس جاؤ جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے اللہ (اپنی) طرف رجوع کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور وہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتی ہیں پس جیسے چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔ اور اپنے لئے کچھ آگے بھیجو (۲-۲۲۲، ۲۲۳)

بلا شبہ عورت کو یہاں حرث سے تشبیہ دی گئی ہے۔ گویا عورتوں کو مردوں کی کھیتی قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ کھیتی بغیر بیج کے نہیں ہوتی۔ لہٰذا مرد ہی عورتوں کو حمل کرتے ہیں۔ ذیل کی آیات اس پر گواہ ہیں۔

فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا (الاعراف ع ۲۴) پھر جب وہ اس پر

پڑ جاتا ہے۔ تو وہ ایک ہلکا سا بوجھ اٹھا لیتی ہے (۷ - ۱۸۹) اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی (الرعد ع ۲) اللہ جانتا ہے جو ہر ایک مادہ حمل میں لیتی ہے (۱۳ - ۸) وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ (فاطر ع ۲) اور کوئی عورت حمل میں نہیں لیتی اور نہ جنتی ہے مگر اسے علم ہوتا ہے (۳۵ - ۱۱) اسی طریقہ سے حضرت مریمؑ کو بھی حمل ہوا فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا (مریم ع ۲) پھر (مریم نے) اسے حمل میں لیا اور اس کے ساتھ الگ ہو کر دور جگہ چلی گئی (۱۹ - ۲۲) بلاشبہ دنیا بھر کی عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہی حمل ہوتا ہے مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوتے کہ ان کے خاوند نہیں ہوتے۔ چنانچہ حضرت مریمؑ کے خاوند کا نام یوسف تھا۔ "اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے" (متی ۱ - ۱۶) یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی سلسلہ ہجری میں عیسائیوں کے وفد نجران کو یہ کہہ کر "حضرت مریمؑ نے حضرت مسیحؑ کو اسی طرح حمل میں لیا جس طرح دوسری عورتیں حمل لیتی ہیں"۔ لاجواب کر دیا (تفسیر روح المعانی) رسالت ظاہر ہے کہ حضرت مریمؑ بھی کسی مرد کی بیوی تھیں۔ جسے اس وقت حضرت مریمؑ کو آسانی سے خاوند مل سکتا تھا۔ کیونکہ مردوں کی کچھ کمی نہ تھی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو بغیر مرد کے اپنی قدرت سے اُسے حمل کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ آج عیسائیوں اور مسلمانوں کی سمجھ میں ہرگز نہیں بیٹھتا۔ جو حضرت مریمؑ کے حمل کو بغیر مرد کے روح القدس یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی طرف منسوب

کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسی ہستیوں میں قوتِ رجولیت ہی نہیں ہوتی اور بغیر قوت رجولیت یعنی نطفہ کے عورت کو حمل ہو نہیں سکتا۔ یہی خدا کا قانون ہے جو کبھی ٹلا نہیں۔

ساتویں فصل

:- عورتوں اور یتیموں کے متعلق۔ اُن کے معاملے میں انصاف کرو۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ	اور تجھ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ	کہہ اللہ تم کو اُن کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے
وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ	اور جو تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے۔ ان عورتوں
فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ	کے یتیموں کے بارے میں ہے جن کو تم جو کچھ اُن کے
مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ	لئے اور اُن بچوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے نہیں
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ	دیتے ہو اور نہیں چاہتے ہو کہ اُن کے نکاح
مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا	کرو اور یہ کہ یتیموں کے معاملے میں انصاف پر
لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا	قائم رہو۔ اور جو کچھ بھلائی تم
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ	کرو۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جاننے
بِهٖ عَلِيْمًا ۝ (النسآء ۱۹)	والا ہے (۴ - ۱۲۷)

مَا كُتِبَ لَهُنَّ سے مہر مراد نہیں بلکہ میراث کا حصہ مراد ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی کمزور بچوں کا ہی ذکر ہے۔ عورتوں اور بچوں کو عرب لوگ میراث نہ دیتے تھے تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ کے دونوں معنیٰ ہو سکتے ہیں۔ کہ اُن کے نکاح میں رغبت کرتے ہو۔ اور یہ کہ اُن کے نکاح نہیں چاہتے۔ کثرت دوسرے معنیٰ کی طرف ہے۔ اور

سباق بھی یہی چاہتا ہے۔ اس لئے کہ مال کا ورثہ لینے کے لئے وہ نہ چاہتے تھے کہ ایسی عورتیں نکاح کریں ؛

آیت متعلقہ :۔ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ (النساء ۱) اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو (ایسی) عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں (۴-۳)

اس آیت سے عموماً مراد یہ لی گئی ہے کہ اگر یتیم لڑکیوں کو نکاح میں لا کر یہ خوف ہو کہ اُن کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں نکاح کرو۔ لیکن یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگر تم کو خوف ہو کہ یتیم بچوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایسی عورتوں سے جن کے وہ بچے ہیں نکاح کر لو۔ کیونکہ نکاح سے وہ بچے اولاد کی حیثیت حاصل کر لیں گے اور اُن کی ذمہ داری اُن کی والدہ کے شوہر پر ہو گی جو اُن کی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار ہو گا۔

آٹھویں فصل :۔ آسمان سے کتاب اتارنے کے متعلق

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ

اہل کتاب تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اُن پر آسمان سے ایک کتاب اتارے سو موسیٰ سے انہوں نے اس سے بھی بڑھ کر سوال کیا۔ اور کہا کہ اللہ کو ہمیں کھلا کھلا دکھا دے سو اُن کے ظلم کی وجہ سے اُن کو عذاب نے

بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (النساء ع ۲۲)

آ پکڑا پھر انہوں نے بچھڑا بنا لیا۔ بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی دلیلیں آچکی تھیں لیکن ہم نے یہ معاف کر دیا۔ اور موسیٰ کو کھلا غلبہ دیا (۱۵۳-۴)

آیات متعلقہ :- وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ہ (البقرہ ع ۶) اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تیری بات کبھی نہ مانیں گے جب تک کہ کھلا کھلا اللہ کو (نہ) دیکھ لیں (تو) تم کو ہولناک آواز نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے (۲-۵۵) آنحضرت ؐ فرشتے نہ تھے جو آسمان پر چڑھ جاتے اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ (بنی اسرائیل ع ۱۰) یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور ہم تیرے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ تو ہم پر کتاب نہ اتارے جسے ہم پڑھ لیں (۱۷-۹۳)

نویں فصل :- کلالہ کی وراثت کے متعلق جس کی اولاد نہ ہو

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا

تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں۔ کہہ اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لئے جو اس نے چھوڑا

تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوٓا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (النساء ع ۲۴)

اس کا نصف ہے اور اگر عورت کی کوئی اولاد نہ ہو تو وہ (بھائی) اس کا وارث ہوگا اور اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کیلئے جو اس نے چھوڑا اس کی دو تہائی ہے اور اگر بہت بہن بھائی مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کی مانند ہے اللہ تمہیں کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم غلطی میں نہ پڑو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (ع ۴ - ۱۷۷)

حقیقتاً اس آیت میں اس کلالہ کا ذکر ہے جس کے نہ اولاد ہو نہ والدین اس لیے بھائی بہنوں کو پورا وارث کیا ہے یا زیادہ حصہ دیا ہے اور مندرجہ ذیل متعلقہ آیت میں اس کلالہ کا ذکر ہے جس کی صرف اولاد نہ ہو۔

آیت متعلقہ :- وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ (النساء ع ۲) اور اگر کوئی مرد یا عورت جس کی میراث لی جاتی ہے کلالہ ہو اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر وہ اس سے زیادہ ہیں۔ تو تہائی میں شریک ہیں (ع ۴ - ۱۲)

دسویں فصل: حلال چیزوں اور شکاری جانوروں کے شکار کے متعلق

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (المائدہ ۵ ع ۱)

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے کہہ تمہارے لیے ستھری چیزیں حلال کی گئی ہیں اور وہ جو تم شکاری جانوروں کو شکار کی تعلیم دیتے ہوئے سکھاؤ تم اُن کو سکھاتے ہو اُس علم سے جو اللہ نے تمہیں سکھایا سو جس کو وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اُس سے کھالو اور اُس پر اللہ کا نام یاد کرو اور اللہ کا تقویٰ کرو اللہ جلد حساب لینے والا ہے (۵:۴)

اس آیت میں شکار کو جائز قرار دیا ہے۔ سدھائے ہوئے جانور کا مارا ہوا کھانا جائز ہے بشرطیکہ اُسے چھوڑتے وقت تکبیر پڑھی جائے اور یہی شرط کہ وہ اس سے نہ کھائے۔ بندوق یا تیر وغیرہ سے مارا ہوا جانور بشرطیکہ شکار کے طور پر ہو جائز ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ چلاتے وقت تکبیر کہی ہو۔

آیات متعلقہ:۔ اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (المائدہ ۵ ع ۱) آج تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال کی گئیں اور اُن لوگوں کا کھانا جن کو کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لئے حلال ہے (۵:۵)۔ اگر اہل کتاب

اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کریں تو اس کا کھانا مسلمانوں کے لئے جائز ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہ کریں تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک جائز ہے بعض کے نہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ (المائدہ ع ۱۲ پ ۷)

لوگو! جو ایمان لائے ہو ستھری چیزیں حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں رکھتا اور اس سے جو اللہ نے تم کو دیا ہے حلال اور ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ کرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ (۸۷-۵)

گیارھویں فصل: قیامت کے علم کے متعلق سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ

تجھ سے اس گھڑی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا واقع ہونا کب ہوگا کہہ اس کا علم میرے رب کو ہی ہے اس کو اس کے وقت پر کوئی ظاہر نہیں کرے گا مگر وہی۔ وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری بات ہے تم پر اچانک ہی آ جائے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا

يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ط	کہ تو اس کے متعلق کاوش کرنے والا
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ	ہے۔ کہہ اس کا علم صرف اللہ کو ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۷-۱۸۷)
وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ط	اور تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ
قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ط	ہے کہہ ہاں میرے رب کی قسم یہ یقیناً
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (یونس ع ۵)	حق ہے اور تم (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے (۱۰-۵۳)
يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ط	لوگ تجھ سے (موعود) گھڑی کے متعلق پوچھتے
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ط	ہیں کہہ دے اس کا علم صرف اللہ کو ہے اور
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ	تجھے کیا معلوم ہے۔ کہ شاید وہ گھڑی
تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ (الاحزاب ع ۸)	قریب ہی ہو (۳۳-۶۳)

بلاشبہ حضرت مسیح بھی جنہیں عیسائی اپنا خدا ٹھہراتے ہیں۔ قیامت کے دن کا کوئی علم نہیں رکھتے تھے۔ انجیل شریف کی یہ آیت " لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے۔ نہ بیٹا مگر باپ (مرقس ۱۳-۳۲) اس پر شاہد ہے۔

آیات متعلقہ:۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي

الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ (الروم ع ۲) اور جب وہ گھڑی آئے گی۔ اس دن الگ
الگ ہو جائیں گے۔ پس وہ جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ وہ سرسبز
جگہ میں خوش ہوں گے۔ اور وہ جو کافر ہیں اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی
ملاقات کو جھٹلاتے ہیں وہ عذاب میں پکڑے ہوں گے (۳۰-۱۴ تا ۱۶)
يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَ
جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا
لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ (القیمۃ ع ۱) پوچھتا ہے قیامت کا
دن کب ہے۔ سو جب نظر خیرہ ہو جائے گی اور چاند تاریک ہو جائے گا۔ اور
سورج اور چاند اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ اس دن انسان کہے گا کہاں بھاگ کر
جانا ہے۔ ہرگز نہیں کوئی جائے پناہ نہیں تیرے رب کی طرف اس دن ٹھکانا ہے
(۷۵-۶ تا ۱۲) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ
مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ۝
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۝ (النزعت ع ۲)
وہ تجھ سے اس گھڑی کے متعلق سوال کرتے ہیں کب اس کا قائم ہونا ہے اس
بارے میں کہ تو اس کا یاد دلانے والا ہے۔ تیرے رب کی طرف اس کا انجام ہے
تو صرف اسے ڈرانے والا ہے جو اس سے ڈرتا ہے۔ جس دن وہ اسے دیکھیں
گے گویا کہ صرف ایک شام یا صبح ہی ٹھہرے تھے (۷۹-۴۲ تا ۴۶)

بارھویں فصل :- مالِ غنیمت کے متعلق۔ اور اس کے لینے کے حق دار

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ (الانفال ع ۱)

تجھ سے مالِ غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ مالِ غنیمت اللہ اور رسول کا ہے (۸-۱)

حقیقۃً " لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ " سے مراد بیت المال ہے تاکہ مالِ غنیمت مسلمانوں کی عام اور مشترکہ ضروریات پر خرچ ہو۔

آیاتِ متعلقہ :- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (الانفال ع ۵) اور جان لو کہ جو کوئی چیز تم فتح پا کر حاصل کرو۔ تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے اور رسول کے لئے اور قریبیوں کے لئے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے) (۸-۴۱) وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحشر ع ۱) اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو مال غنیمت دلا دیا۔ تو تم نے اس پر گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط دے دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے مال غنیمت دلایا تو وہ اللہ کے لئے اور رسول کیلئے اور قریبیوں کیلئے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لئے ہے تاکہ تم میں سے دولتمندوں کے اندر نہ پھرتا رہے۔ اور جو تمہیں رسول دیتا ہے وہ لے لو اور جس سے وہ تمہیں روکتا ہے رک جاؤ۔ اور اللہ کا تقویٰ کرو۔ اللہ سزا دینے میں سخت ہے (وہ) مہاجر ناداروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے ہیں۔ اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی سچے ہیں (۵۹-۶ تا ۸)

تیسری فصل:۔ روح کے متعلق۔ روح حیوانی بھی ہے اور انسانی بھی

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۱۰)

اور تجھ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ اور تمہیں تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے (۱۷-۸۵)

آیات متعلقہ:۔ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ

مِنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ (السجدہ ع ۱) جس نے ہر چیز کو جو اُس نے پیدا کی اچھا بنایا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کی نسل ایک نچوڑ سے ٹھیرائی۔ جو کمزور پانی میں آ جاتا ہے، پھر اُسے ٹھیک بنایا اور اپنی روح اس میں پھونکی اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت ہی کم تم شکر کرتے ہو (۲۱-۷تا۹)

عیسائیوں کو فخر ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کو روح من اللہ کہا ہے۔ یہاں ہر انسان میں اللہ کی روح کے نفخ کا ذکر ہے۔ چونکہ حضرت مسیحؑ حضرت آدمؑ کی نسل سے تھے۔ لہٰذا وہ بھی نطفہ سے ہی پیدا ہوئے۔ چنانچہ وُہ خود کہتے ہیں۔ کہ میں ابن آدم ہوں۔ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (الشوریٰ ع ۲) آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے جوڑے پیدا کئے اور چارپایوں کے بھی جوڑے پیدا کئے، وہ اس طرح سے تمہیں اس میں پھیلاتا رہتا ہے۔ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ اور وُہ سننے والا دیکھنے والا ہے (۲۵-۱۱)

صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور حیوانوں کے جوڑے بنائے تاکہ ان میں توالد اور تناسل کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ حضرت مریمؑ کا بھی جوڑا

بنایا گیا تھا۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ۙ(النباء ۱) اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا (۸-۷۸) مگر اللہ تبارک و تعالیٰ کا کوئی جوڑا نہیں کیونکہ وہ تو الد اور تناسل کے سلسلے سے پاک اور بالاتر ہے۔ اور بغیر مرد کے عورتوں کو حمل کرنا اس کی شان کے شایاں نہیں کیونکہ جو ہستی حمل کر سکتی ہے۔ وہ صاحب اولاد بھی ہو سکتی ہے اور اس کی بیوی بھی۔

چودھویں فصل:۔ ذوالقرنین کے متعلق ہم نے اسے طاقت دی تھی

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًاؕ (الکھف ۱۱)

اور تجھ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ میں اس کا کچھ ذکر تم پر پڑھوں گا (۸۳-۱۸)

آیات متعلقہ:۔ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ‏حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا‏ ۚ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا‏ ۚ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ‏ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا‏ ۚ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ‏ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا‏ ۚ

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا (الکہف ع ۱۱) ہم نے اسے زمین میں طاقت دی تھی اور ہر قسم کا سامان اسے دیا تھا۔ سو وہ ایک راہ پر چلا۔ یہاں تک کہ جب وہ ادھر پہنچا جدھر سورج ڈوبتا تھا۔ اسے ایک سیاہ کیچڑ والے پانی میں غائب ہوتا ہوا پایا۔ اور اس کے پاس ایک قوم کو بھی پایا۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین چاہو تو سزا دو۔ اور چاہو تو ان سے بھلائی کا معاملہ کرو۔ اس نے کہا جو ظلم کرے۔ ہم اسے سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ تو وہ اسے بہت بڑا عذاب دے گا۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہے اور اچھے

عمل کرتا ہے۔ تو اُس کے لئے بہت اچھا بدلہ ہے۔ اور ہم اُسے اپنے معاملہ
میں سہل بات کہیں گے۔ پھر وہ ایک (اور) راہ پر چلا۔ یہاں تک کہ جب وُہ
(اُدھر) پہنچا جدھر سورج نکلتا تھا۔ تو اُسے ایک ایسی قوم پر نکلتے ہوئے پایا جن کے
لئے ہم نے اُس سے بچنے کے لئے کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی۔ ایسا ہی تھا اور جو اُس کے
پاس تھا ہمیں اُس کا پورا علم تھا۔ پھر ایک (اور) راہ پر چلا۔ یہاں تک کہ جب وُہ دو
پہاڑوں کے درمیان پہنچا۔ تو اُن سے ورے ایک قوم کو پایا جو قریب نہ تھا کہ بات
سمجھیں۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اِس ملک میں فساد
کرنے والے ہیں۔ تو کیا ہم تیرے لئے کچھ خرچ مہیا کر دیں۔ تاکہ تو ہمارے اور اُن کے
درمیان ایک روک بنا دے۔ اِس نے کہا جو میرے رب نے مجھے طاقت دی ہے
وہ بہتر ہے سو تم مجھے (اپنی) قوت سے مدد دو۔ میں تمہارے اور اُن کے درمیان
ایک دیوار بنا دوں گا۔ میرے پاس لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لے آؤ۔ پھر
جب اُس نے پہاڑ کی دونوں طرفوں کے درمیان (دیوار کو) برابر کر دیا۔ کہا دھونکو
یہاں تک کہ جب اُسے آگ (کی طرح) کر دیا۔ کہا مجھے پگھلا ہوا تانبہ لا دو تاکہ اُس کے
اوپر ڈالوں۔ سو نہ تو وہ اِس قابل تھے کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اس میں سوراخ کر سکتے
تھے۔ کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پس جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا،
تو اُسے ہموار (زمین) کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ اور ہم اُنہیں
اُس دن ایک دوسرے پر موجیں مارتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونکا جائے گا۔

پس ہم اُن کو اکٹھا کر دیں گے۔ اور اس دن ہم دوزخ کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے۔ وہ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے پردے میں تھیں۔ اور وہ سُن بھی نہ سکتے تھے (۱۸۔ ۹۹ تا ۱۰۱) گویا حق بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے

پندرھویں فصل :- پہاڑوں کے متعلق یہ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ — اور تجھ سے پہاڑوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو

فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ — کہہ دے میرا رب انہیں اُڑا کر بکھیر دیگا

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرَىٰ — پھر اُن کو صاف ہموار میدان کر چھوڑے گا نہ

فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ (طٰہٰ ع ۶) — تو اُنہیں ٹیڑھا پن دیکھے گا اور نہ اونچ نیچ (۲۰۔ ۱۰۵ تا ۱۰۷)

ان آیات میں ھا کی ضمیر جبال کی طرف ہی ہے۔ گویا پہاڑ جو روک کا کام دیتے ہیں۔ وہ نہ رہیں گے۔ اور وہی ہموار پست زمین بن جائیں گے۔ گویا ایک انقلاب عظیم کا آنا مراد ہے۔ جس سے اُن لوگوں کی تردید کی گئی ہے جو یہ کہتے تھے کہ پہاڑ موجود ہیں۔ تو پھر قیامت کیونکر آئے گی۔ یا یہ کہتے تھے کہ اتنے اتنے عظیم الشان انسان جو حق کی مخالفت کے در پے ہیں کہاں جائیں گے۔ اور اس کے جواب میں ایسا پیرایہ اختیار فرمایا کہ ان الفاظ میں قیامت کبریٰ اور قیامت وسطیٰ دونوں کا ذکر آ گیا کہ حق کی مخالفت کرنے والے بھی نیست و نابود ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے جو قیامت کا نشان ہے۔

آیاتِ متعلقہ :- وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ

الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط (الرعد ع ۴) اور اگر قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ دُور کر دیئے جائیں یا اِس سے زمین کاٹ دی جائے یا اِس کے ذریعہ سے مُردوں سے باتیں کی جائیں، بلکہ سب باتیں اللہ کے اختیار میں ہیں۔ (۱۳-۳) پہاڑوں کے دُور کر دینے یا اپنی جگہ سے ہٹا دینے سے مراد عظیم الشان آدمیوں کا دُور کر دینا یا لپیٹ کر دینا ہے۔ جو اُس کی راہ میں روک ہو رہے تھے۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ (الکہف ع ۶) اور جس دن ہم پہاڑوں کو دُور کر دیں گے اور تُو زمین کو کھلا میدان دیکھے گا اور ہم اُنہیں اکٹھا کریں گے۔ سو اُن میں سے کسی کو پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔ اور وہ تیرے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کئے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے پاس آ جاؤ گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا بلکہ تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے لئے وعدے کے پورا ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا اور کتاب رکھی جائے گی۔ تو تُو مجرموں کو اُس سے جو اس میں ہے ڈرتے ہوئے دیکھے گا۔ اور وہ کہیں گے۔ اے ہم پر افسوس! یہ کیسی کتاب ہے

کہ نہ چھوٹی بات کو پیچھے چھوڑتی ہے اور نہ بڑی کو۔ مگر اسے محفوظ کر لیا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا (۱۸-۷م ۴۹) وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا (الواقعہ ع ۱) اور پہاڑ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پس وہ اڑتا ہوا غبار ہو جائیں گے (۲۷-۵۶-۶) لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (الحشر ع ۳) اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے۔ تو تو اسے اللہ کے خوف سے گرا ہوا پھٹا ہوا دیکھتا (۵۹-۲۱) صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم نے ان لوگوں کو جو حق کی رکاوٹ ہیں پہاڑوں جیسے تھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا (المزمل ع ۱) جس دن زمین اور پہاڑ کانپ اٹھیں گے اور پہاڑ پراگندہ ریت کا تودہ ہو جائیں گے (۷۳-۱۴)

تیسرا باب

اے نبی ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کہہ دے۔

پہلی فصل۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے

قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کہہ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کہہ اللہ کا۔ اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے وہ تم کو ضرور قیامت کے دن کیلئے جمع کر دیگا۔

لَا رَیْبَ فِیْہِ ط اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ہ (الانعام ع ۲)	اس میں کوئی شک نہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا۔ وہ ایمان نہیں لاتے (۶-۱۲)

آیات متعلقہ :- اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط (البقرہ ع ۳۴) اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ ، خود قائم رکھنے والا ہے اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (۲ - ۲۵۵)

وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ط یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ہ (الانعام ع ۱) اور آسمانوں اور زمین میں وہی اللہ ہے۔ وہ تمہاری چھپی اور ظاہر باتیں) جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کماتے ہو (۶-۳)

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ج وَسَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ج وَسَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْھٰرَ ہ وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ج وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ہ وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ ط وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ط اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ہ (ابراھیم ع ۵) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اوپر سے پانی اتارا پھر اس کے ساتھ تمہارے لئے پھلوں سے رزق نکالا اور کشتیوں کو تمہارے کام میں لگایا تاکہ وہ

سمندر میں اُس کے حکم سے چلیں اور دریاؤں کو تمہارے کام میں لگایا اور سورج اور چاند کو جو ایک قانون پر چل رہے ہیں تمہارے کام میں لگایا اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام میں لگایا اور جو کچھ تم مانگو اس میں سے تمہیں دیتا ہے اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو اُنہیں گن نہ سکو گے یقیناً انسان بڑا ہی ظالم بڑا ناشکرگذار ہے (۱۴- ۳۲ تا ۳۴) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ (فاطر ع ۵) اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوتے ہے کہ وُہ اپنے رستہ سے ہٹ نہ جائیں۔ اور اگر وُہ ہٹ جائیں تو اُس کے بعد کوئی نہیں جو اُنہیں تھام سکے، وُہ بردبار بخشنے والا ہے (۳۵- ۴۱) اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ○ (نوح ع ۱) کیا تم نہیں دیکھتے کس طرح اللہ نے سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر پیدا کیا ہے اور چاند کو ان میں نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا (۷۱- ۱۵ و ۱۶) حقیقتہً ایسا خالق ہی قابل تعریف اور پرستش کے لائق ہے

دُوسری فصل :- کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے ؟ کس کے اختیار میں کان اور آنکھیں ہیں ؟ کون کاروبار عالم کی تدبیر کرتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ	کہہ کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یا کس کے اختیار میں

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ (یونس ع ۴)

کان اور آنکھیں ہیں اور کون زندہ مردے سے نکالتا ہے اور مردہ زندہ سے نکالتا ہے اور کون کاروبار (عالم) کی تدبیر کرتا ہے تو کہیں گے اللہ۔ پس کہہ پھر کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ تو یہی اللہ تمہارا سچا رب ہے اور حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی پھر تم کہاں سے پھرے جاتے ہو۔ اسی طرح تیرے رب کی بات ان پر صادق آئی جنہوں نے نافرمانی کی۔ کہ وہ ایمان نہیں لاتے (۱۰ - ۳۱ تا ۳۳)

بلاشبہ حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی رازق ہے۔ رزق دینا باطل معبودوں کے اختیار میں نہیں۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ (النحل ع ۱۰) اور اللہ کے سوائے اُن کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمانوں اور زمین سے رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی کچھ طاقت رکھتے ہیں (۱۶ - ۷۳) چنانچہ حضرت مسیح جن کو عیسائی اپنا خدا ٹھہراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہی رزق مانگتے تھے اور کھاتے پیتے تھے۔ قرآن مجید اور مقدس انجیل

دونوں اس پر متفق ہیں قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥ (المائدہ ع ۱۵) عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب ہم پر آسمان سے کھانا نازل کر وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے پہلوں کے لئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے) اور (تیری طرف سے نشان ہو اور ہم کو رزق دے اور تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے (۵-۱۱۴) (۲) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے" (متی ۶-۱۱) مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ط كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (المائدہ ع ۱۰) مسیح ابن مریم صرف رسول ہے۔ اس سے پہلے کئی رسول گذر چکے اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو کس طرح ہم اُن کے لئے باتیں بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو یہ کس طرح الٹے پھیرے جاتے ہیں (۵-۷۵) ابن آدم کھاتا پیتا آیا (متی ۱۱-۱۹) صاف ظاہر ہے کہ حضرت مریمؑ اور حضرت مسیحؑ اب دونوں ہی کھانا نہیں کھاتے کیونکہ وفات پا گئے۔ اور جو کھانے پینے کا محتاج ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ جو وفات پا جائے اُسے اپنا خدا بنانا اور اُسے اپنا حاجت روا سمجھنا اور مشکل کشا خیال کرنا سراسر شرک اور کفر ہے ؛

آیاتِ متعلقہ:- اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ
اِفْکًا اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَا
بْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (العنکبوت
ع ۲) اللہ کے سوائے تم صرف بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔ وہ جن کی تم
اللہ کے سوائے عبادت کرتے ہو۔ وہ تمہارے لئے رزق کا اختیار نہیں رکھتے
سو اللہ سے ہی رزق چاہو اور اس کی عبادت اور اس کا شکر کرو تم اسی کی طرف
لوٹائے جاؤ گے (۲۹-۱۷) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ٥ (فاطر ع ۱) اے لوگو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو
کیا اللہ کے سوائے کوئی اور پیدا کرنے والا تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا
ہے۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ سو تم کہاں سے الٹے پھر جاتے ہو (۳۵-۳)

صاف ظاہر ہے کہ حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کو کھانے کو دیتا ہے
مگر وہ خود کھانے پینے سے بالاتر ہے۔ کیونکہ خالق اور مخلوق میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔
اَمَّنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَہٗ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ
وَّ نُفُوْرٍ ٥ (الملک ع ۲) بھلا وہ کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر وہ اپنا رزق
روک دے بلکہ سرکشی اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں (۶۷-۲۱) بلاشبہ مشرک
اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ انہوں نے کھاتے پیتے موتتے مردہ لوگوں

سے ہی دعائیں مانگتی ہیں اور انہیں سے اپنی حاجتیں طلب کرتی ہیں۔ اور انہی کو اپنی مشکلات میں پکارتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ سے سرکشی اختیار کر کے توحید سے انحراف کرتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے مگر مردہ لوگوں سے مانگتے ہوئے شرم نہیں آتی +

تیسری فصل :- آسمانوں اور زمینوں کا رب کون ہے ؟ اللہ تعالیٰ۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ (الرعد ع ۲) کہہ کون آسمانوں اور زمین کا رب ہے کہہ دے اللہ (۱۳-۱۶)

آیاتِ متعلقہ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۝ (طٰہٰ ع ۲) کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی پیدائش عطا کی۔ پھر اسے (اپنے کمال کی) راہ دکھائی (۲۰-۵۰) اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (المؤمن ع ۷) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھیرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو ایک عمارت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو خوب ہی تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا یہ اللہ تمہارا رب ہے سو اللہ جہانوں کا رب بابرکت ہے۔ وہ زندہ ہے اس کے سوائے

کوئی معبود نہیں۔ سو خالص اُسی کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا رب ہے (۴۰ - ۶۴ و ۶۵) فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجاثیہ ع ۴) پس اللہ کے لئے ہی سب تعریف ہے (جو) آسمانوں کا رب اور زمین کا رب سب جہانوں کا رب (ہے) اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بڑائی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے (۴۵ - ۳۶/۳۷)

چوتھی فصل :- کون بادل سے پانی اتارتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے؟ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اُسی نے رات اور دن بنائے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ (العنکبوت ع ۶)

اور اگر تو اُن سے پوچھے کون بادل سے پانی اتارتا ہے پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے تو وہ کہیں گے اللہ۔ کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ بلکہ اُن میں سے بہت عقل سے کام نہیں لیتے (۲۹ - ۶۳)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

اور اگر تو اُن سے پوچھے کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ تو کہیں گے

اللّٰہُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ط بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (لقمٰن ع ۳)

اللہ نے۔ کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے (۲۱-۲۵)

تعریف اُس خدا کی جس نے سارا جہاں بنایا
کیسی زمین بنائی کیا آسماں بنایا۔

آیاتِ متعلقہ:۔ ۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ (الانعام ع ۱) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائے۔ پھر بھی جو کافر ہیں۔ اپنے رب کے ساتھ (دوسروں کو) برابر ٹھیراتے ہیں: (۶-۱) ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ط مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ط یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ (یونس ع ۱) وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو روشن بنایا۔ اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ حق کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے کھول کر باتیں بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں (۱۰-۵) وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ط فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ (العنکبوت ع ۶) اگر تو اُن سے پوچھے کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند

کو کام میں لگایا۔ تو کہیں گے اللہ نے۔ پھر کہاں سے اُلٹے پھرے جاتے ہیں (۲۹۔۶۱)

پانچویں فصل :- کیا جہانوں کے رب کا انکار کرتے ہو؟ جس نے زمین کو دو وقتوں میں پیدا کیا۔ اور اس میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ
بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ
وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا
رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ
فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا
فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً
لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰى
اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ
لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ
كَرْهًا ؕ قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝
فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ
يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ
اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

کہہ کیا تم اُس کا انکار کرتے ہو جس نے
زمین کو دو وقتوں میں پیدا کیا۔ اور اس کے
لئے ہمسر ٹھیراتے ہو۔ وہ جہانوں کا
رب ہے۔ اور اس میں اس کے اوپر
پہاڑ بنائے اور اس میں برکت دی اور
اُس کی خوراکوں کا اس میں اندازہ کیا (یہ)
چار دن میں (کیا) مانگنے والوں کے لئے
سب کچھ ٹھیک کر دیا گیا۔ پھر آسمان کی
طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا سو اسے
اور زمین کو کہا آ جاؤ خوشی سے یا ناخوشی
سے۔ انہوں نے کہا ہم دونوں خوشی سے حاضر
ہیں سو انہیں سات آسمان دو دن میں
بنایا اور ہر آسمان میں اس کا امر وحی کیا۔
اور ہم نے ورلے آسمان کو ستاروں سے زینت

بِمَصَابِیْحَ وَ حِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ (حٰمٓ السجدہ ع ۲) دی اور ہر طرح سے اُس کی حفاظت کی یہ غالب علم والے کا اندازہ ہے (الم - ۹تا۱۲)

آیاتِ متعلقہ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (البقرہ ع ۳) تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو اور تم مردہ تھے۔ پھر اُس نے تمہیں زندگی دی۔ پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کرے گا۔ پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۲ - ۲۸) قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى (ابراہیم ع ۲) اُن کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں بلاتا ہے تا کہ تمہارے قصور تمہیں بخش دے اور تمہیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے (۱۴ - ۱۰) وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (المؤمنون ع ۵) اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا اختلاف اُسی کے اختیار کا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے (۲۳ - ۸۰) ایسے خدا کا انکار کر دینا کوئی عقلمندی نہیں

چھٹی فصل :- خدا کی ہستی کا انکار کرنے پر میں تمہیں عاد اور ثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسے وہ تباہ ہوئے۔ ویسے تم بھی ہو گے۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ سو اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ دے میں تمہیں

صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۝ عاد اور ثمود کے عذاب جیسے عذاب

(حٰمٓ السجدۃ ع ۲) سے ڈراتا ہوں (۴۱-۱۳)

آیاتِ متعلقہ: اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۚ (حٰمٓ السجدۃ ع ۲)

جب رسول اُن کے پاس اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے سے آئے کہ سوائے اللہ کے (کسی کی) عبادت نہ کرو انہوں نے کہا اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا سو جو تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس سے انکاری ہیں سو عاد نے تو زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہنے لگے کہ کون طاقت میں ہم سے زیادہ مضبوط ہے کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا طاقت میں اُن سے زیادہ مضبوط ہو اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ سو ہم نے اُن پر منحوس دنوں میں

تُند ہوا چلائی، تاکہ اُنہیں دنیا کی زندگی میں رُسوائی کا عذاب چکھائیں۔ اور آخرت کا عذاب زیادہ رُسوا کرنے والا ہے اور اُنہیں مدد نہیں دی جائے گی۔ اور رہے ثمود تو ہم نے اُنہیں رستہ دکھایا۔ پر اُنہوں نے اندھا رہنے کو ہدایت پر ترجیح دی۔ سو ذلّت کے عذاب کی ہولناک آواز نے اُنہیں آ لیا۔ اس کی وجہ سے جو وہ کماتے تھے (الم۔ ۱۴ تا ۱۷)

ساتویں فصل:۔ کس نے اُنہیں پیدا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے۔ ایمان نہ لانے والے آخر جان لیں گے کہ تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ (الزخرف ع ۷) (۲۳ ۔ ۸۷ تا ۸۹)

اور اگر تو ان سے پوچھے کس نے انہیں پیدا کیا تو کہیں گے اللہ نے۔ پھر کس طرح الٹے پھرجاتے ہیں اور اس کی پکار کا علم بھی اللہ کو ہے) کہ اے میرے رب یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان نہیں لاتے سو ان سے درگذر کر اور کہہ دے سلام آخر جان لینگے (۸۹)

آیاتِ متعلقہ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضٰى أَجَلًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ۝ (الانعام ع ۱) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک میعاد ٹھیرا دی اور ایک (اور) میعاد اس کے ہاں معیّن ہے پھر بھی تم جھگڑتے ہو (۷ ۔ ۲) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (الزخرف ع ۱) اور اگر تو ان سے سوال کرے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ انہیں غالب علم والے نے پیدا کیا جس نے تمہارے لئے زمین کو جائے آرام بنایا اور تمہارے لئے اس میں رستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ (۲۳-۹ و ۱۰) هُوَالَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (التغابن ع ۱) وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا سو تم میں سے (کوئی) کافر ہے اور (کوئی) تم میں سے مومن ہے اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے (۶۴-۲) لوگوں کے اعمال کو اللہ ہی دیکھنے والا ہے۔

آٹھویں فصل :- وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کرو۔

قُلْ هُوَالَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (الملک ع ۲) کہہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، بہت ہی کم تم شکر کرتے ہو (۶۷-۲۳)

آیات متعلقہ :- وَهُوَالَّذِیْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (المومنون ع ۵) اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت ہی کم تم شکر کرتے ہو (۲۳-۷۸)

نویں فصل :- وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا۔ اُسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے ؛

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○	کہہ وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اُسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے (۲۹-۴-۲)
(الملک ع ۲)	

آیت متعلقہ :- وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ المؤمنون ع ۵ اور وہی ہے جو تمہیں زمین کے اندر وجود میں لاتا ہے اور اُسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے (۲۳-۷۹) وہی تمہارے اختلافات کا فیصلہ کرے گا ،

دسویں فصل :- غور کرو اگر پانی زمین کے اندر چلا جائے تو جاری پانی کون لائیگا

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ○ (الملک ع ۲)	کہہ دیکھو تو۔ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے۔ تو کون تمہارے پاس جاری پانی لائے گا؟ (۶۷-۳۰)

آیات متعلقہ :- وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ○ (الفرقان ع ۵) اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر بھیجتا ہے۔ اور ہم اوپر سے پاک کرنے والا پانی اتارتے ہیں تاکہ ہم اس کے ساتھ مردہ شہر کو زندہ کریں اور اُن میں سے

جو ہم نے پیدا کیے بہت سے چارپایوں اور لوگوں کو اسے پلائیں (۲۵-۴۸و۴۹)

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (الشوریٰ ع ۳) اور وہی ہے جو بارش اتارتا ہے اس کے بعد کہ وہ مایوس ہو گئے ہوں اور وہ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہ کارساز تعریف کیا گیا ہے (۴۲-۲۸) اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ (الواقعہ ع ۲) کیا تم نے وہ پانی دیکھا جو تم پیتے ہو کیا تم اسے بادل سے اتارتے ہو یا ہم اتارنے والے ہیں (۵۶-۶۸و۶۹)

اے نبی ؐ اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق کہہ دے

چوتھا باب

میں گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہیں۔

پہلی فصل :- اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود ہے میں اس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو شرک کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ (الانعام ع ۲)

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود ہیں، کہہ دے میں گواہی نہیں دیتا کہہ دے وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بیشک میں اس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو (۶-۱۹)

آیت متعلقہ: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ (آل عمران ع ۲) اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی انصاف پر قائم ہو کر اس کے سوا کوئی معبود نہیں غالب حکمت والا ہے (۳-۱۷) صرف ایک ماں کی گواہی پر باپ کو تو تسلیم کر لینا مگر اتنی معتبر گواہیوں کے ہوتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر دینا کوئی عقلمندی نہیں بلکہ سراسر جہالت ہے۔

دوسری فصل :- میں سمجھ بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ توحید ہی میرا راستہ ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ (یوسف ع ۱۲)

کہہ دے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں سمجھ بوجھ کر میں اور جو میری پیروی کرتے ہیں اور اللہ سب نقصوں سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں (۱۲-۱۰۸)

جب یہ ذکر کیا کہ اکثر لوگ توحید کے ساتھ شرک ملا رکھتے ہیں پھر اپنے رستہ کا بھی ذکر کیا کہ وہ خالص توحید ہے جو ہر قسم کے شرک سے پاک ہے چنانچہ آنحضرت اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خالص توحید کے ہی ماننے والے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ وحدانیت کے پھیلانے میں ہمیشہ سرگرم رہتے تھے اور توحید کی تبلیغ پر اپنا تن من دھن لگا دیتے تھے۔ بلاشبہ توحید کا پھیلانا مشرکوں کا کام نہیں عیسائیوں کی مثال

اس پر شاہد ہے جو ہمیشہ یہی تبلیغ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح خدا اور خدا کا بیٹا :

آیاتِ متعلقہ :- اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط (النحل ع ۱۶) اپنے رب کے رستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ سے بلا اور اُن کے ساتھ اِس طریق پر بحث کر جو نہایت عمدہ ہو (۱۴-۱۲۵) وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ ط اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ o (الحج ع ۹) اور تو اپنے رب کی طرف بلا یقیناً تو سیدھے رستہ پر ہے (۲۲-۶۷) وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o (القصص ع ۹) اور وہ تجھے اللہ کے حکموں سے نہ روک دیں اس کے بعد جو وہ تیری طرف اتارے گئے اور اپنے رب کی طرف بلا اور مشرکوں میں سے مت ہو (۲۸-۸۷)

تیسری فصل :- اگر بقول مشرکوں کے خدا کے ساتھ اور معبود ہوتے تو یہ ضرور عرش کے مالک کی طرف رستہ ڈھونڈ نکالتے ۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ۔

قُلْ لَّوْ کَانَ مَعَہٗٓ اٰلِھَۃٌ	کہہ اگر اس کے ساتھ اور معبود ہوتے
کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا	جیسا یہ کہتے ہیں تو یہ ضرور عرش کے مالک
اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا o سُبْحٰنَہٗ	کی طرف رستہ ڈھونڈ نکالتے ۔ وہ پاک ہے
وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا	اور جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے بہت
کَبِیْرًا o (بنی اسرائیل ع ۵)	ہی بلند بہتر ہے (۱۷-۴۲، ۴۳)

آیاتِ متعلقہ :- وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰھَیْنِ اثْنَیْنِ ج اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ

فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ٥ وَلَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ٥ (النحل ع ۷) اور اللہ نے کہا ہے کہ دو معبود مت بناؤ وہ صرف اکیلا ہی معبود ہے سو مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور فرمانبرداری اُسی کی لازم ہے۔ تو کیا اللہ کے سوائے کسی اور کا تقویٰ کروگے؟ (۱۶-۱۵، ۵۲) اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ ٥ لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ٥ (الانبیاء ع ۲) کیا اُنھوں نے زمین سے معبود بنا لئے ہیں جو پیدا کرتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں بگڑ جاتے۔ سو اللہ عرش کا رب اس سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں (۲۱-۲۱ و ۲۲) یہ توحید باری پر دلیل ہے کہ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو نظام عالم قائم نہ رہ سکتا کیونکہ ایک ایک طرح پر اسے چلاتا تو دوسرا اپنے منشا دوسری طرح پر چلاتا۔ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ (المؤمنون ع ۵) اللہ نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی (دوسرا) معبود ہے اس صورت میں ہر ایک معبود اسے لے جاتا جو اس نے پیدا کیا ہوتا اور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی حاصل کرنے میں لگا رہتا۔ اللہ اس سے

ہے جو وہ بیان کرتے ہیں (۲۳-۹۱) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔
جب دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں ہو سکتے۔ تو اتنی بڑی مخلوق کا انتظام کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اگر خدا کے ساتھ اس کا بیٹا یا کوئی اور بھی شریک ہو۔ کیسی سیدھی اور قطعی دلیل ہے۔ مگر افسوس مشرکوں کی سمجھ میں یہ بات ہرگز نہیں بیٹھتی اور بیٹھے بھی کیوں کر جب عقل سے کام لینا ہی نہ ٹھہرا۔

چھٹی فصل:- میں صرف ڈرانے والا ہوں سوائے اللہ تعالیٰ اکیلے فوقیت والے کے اور کوئی معبود نہیں۔ وہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ یہ ایک عظیم الشان خبر ہے تم اس سے منہ پھیر رہے ہو۔ اور خدا کا شریک ٹھہراتے ہو

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ (ص ع ۵)	کہہ میں صرف ڈرانے والا ہوں اور سوائے اللہ اکیلے فوقیت رکھنے والے کے کوئی معبود نہیں۔ آسمانوں اور زمینوں کا رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے غالب بخشنے والا۔ کہہ یہ ایک عظیم الشان خبر ہے تم اس سے منہ پھیر رہے ہو (۳۸-۶۵ تا ۶۸)

آیات متعلقہ: رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ (مریم ع ۴) آسمانوں اور زمین کا رب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سو اسی کی عبادت کر اور اسی کی

عبادت پر مضبوط رہ۔ کیا تو اِس جیسا کوئی اور جانتا ہے (۱۹-۶۵)

ایسے لاثانی زندہ خدا کو چھوڑ کر اُس کے مردہ بندوں سے اپنی حاجتیں طلب کرنا اور اُن سے دُعائیں مانگنی اور اُنہیں اپنی مشکلات میں پُکارنا سراسر شرک اور کُفر ہے۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد ع ۲) سو جان لے کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں (۴۷-۱۹) *

پانچویں فصل:- وہ خدا تعالیٰ ایک ہے۔ نہ تو اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ بے نیاز ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ کہہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص) اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں (۱۱۲-۱تا۴)

آیاتِ متعلقہ:- هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ابراهیم ع ۷) یہ لوگوں کو کھول کر پہنچا دینا ہے تا کہ وہ اس کے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور تا کہ وہ جان لیں کہ وہ صرف ایک ہی معبود ہے اور تا کہ خاص عقل والے نصیحت حاصل کریں (۱۴-۵۲)۔ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ (الحج ع ۵) پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ سو اُسی کے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی اختیار کرنے والوں کو خوشخبری دے (۲۲-۳۴) اِنَّ اِلٰهَكُمْ

* بقیہ مضمون صفحہ ۳۸۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تَوَاجُدُہٗ دَرَا لصّٰفّٰت ع ۱، تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے (۳۷-۴)

بلاشبہ توحید کا پھیلانا کوئی آسان کام نہیں کیونکہ اس کے پھیلانے میں ایک تو مشرکوں کے غلط عقائد کی تردید کرنی پڑتی ہے۔ دوسرے مشرکوں کا سخت مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تیسرے طرح طرح کی تکالیف اور دکھ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی زندگیاں اس پر گواہ ہیں چنانچہ حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ اور حضرت شعیبؑ نے قوم کی گالیاں سنیں، کور باطنوں کے مظالم سہے۔ سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے کالڈیا کے بت خانہ میں جس کی آواز بلند کی جس کی پاداش میں وہ نذرِ آتش کیے گئے۔ حضرت یعقوبؑ نے تادمِ مرگ جس پر قائم رہنے کی اپنی اولاد (بنی اسرائیل) کو وصیت کی۔ حضرت یوسفؑ نے جس کا درس مصر کے جیل خانہ میں دیا۔ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جس کا نعرہ بلند کیا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کی تمام قوم جس پر ایمان لانے کے جرم میں فرعون کے بے پناہ مظالم کی تختۂ مشق بنی۔ حضرت مسیحؑ نے جس کی تعلیم شام کے صحراؤں میں دی اور قسم قسم کی تکلیفیں اُٹھائیں۔ اسی طرح سے اصحاب کہف نے بھی توحید کی خاطر دکھ اُٹھائے۔ آہ! وہ پیاری توحید جس کی تبلیغ و اشاعت کے جرم میں سرورِ کائنات حضرت محمدؐ نے مشرکین عرب کے پتھر کھائے۔ جس کی وجہ سے آپ مع اپنے خاندان کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے۔ جس کے کارن قبائل عرب نے آپؐ کا اور آپؐ کے ساتھ

سارے بنی ہاشم کا بائیکاٹ کیا اور جس کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر اپنے اپنے عزیز و اقارب چھوڑے۔ گھر بار چھوڑا اور مکہ معظمہ جیسا عزیز اور پیارا وطن چھوڑا۔ جس کی حمایت میں محبوب خدا نے طائف کے اوباشوں کی جفائیں سہیں۔ آپ کے ہزاروں جاں نثاروں نے جس کی اشاعت کے لئے اپنے خون کی ندیاں بہائیں۔ اپنے نونہال بچوں کو یتیم اور نوجوان بیویوں کو بیوہ کیا۔ مگر افسوس اب مسلمان توحید کے پھیلانے سے منہ موڑتے ہیں۔ کیونکہ اس کی خاطر دکھ اٹھانا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ آج کل ان کے سامنے توحید کے پھیلانے کا بہت بڑا وسیع میدان ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ حقیقی عالم الغیب، حاضر و ناظر، زندہ اور ہمیشہ رہنے والے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس کے مردہ بندوں کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر سمجھ کر ان سے دعائیں مانگتے اور اپنی حاجتیں طلب کرتے اور انہیں اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں۔ یہی شرک ہے جو دنیا میں چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ عیسائی تو بڑی سرگرمی سے مردہ حضرت مسیحؑ کی خدائی کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں اور اہل اسلام زندہ خدا کی الوہیت کو پھیلانے سے غافل ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب سے اہل اسلام نے توحید کی تبلیغ و اشاعت سے منہ موڑا۔ اسی وقت سے ان کی حالت روبہ تنزل ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے دین کی کوئی تبلیغ نہیں کرتے تو پھر اس کی مدد کہاں آسکے

پانچواں باب

پہلی فصل

اے نبی لوگوں سے کہہ دے کہ مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سیدھے رستہ کی ہدایت کرتا ہے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ	بیوقوف لوگ بول اٹھیں گے کس چیز
مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي	نے اُن کو اُن کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر
كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ	وہ تھے کہہ مشرق اور مغرب اللہ کا ہی ہے
وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ	وہ جسے چاہتا ہے سیدھے رستہ کی طرف
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (البقرہ ع ۱۷)	ہدایت کرتا ہے (۲-۱۴۲)

ہجرت سے پہلے نبی کریمؐ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ماتحت قبلہ قرار دیا تھا۔ ہجرت کے سولہ یا سترہ ماہ بعد وحی الٰہی کے ماتحت خانہ کعبہ قبلہ قرار دیا گیا۔ اس تبدیلی پر جو اعتراض کئے گئے ہیں۔ اُن کا جواب یہاں دیا ہے

آیات متعلقہ:- وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (البقرہ ع ۱۴) اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے پس جدھر تم متوجہ ہوگے اُدھر ہی اللہ کی توجہ بھی ہوگی۔ اللہ فراخی والا جاننے والا ہے (۲-۱۱۵)

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۷) ہم یقیناً تیرے آسمان کی طرف توجہ کرنے کو دیکھتے ہیں۔ پس ضرور ہم تجھے اس قبلہ کا متولّی بنا دیں گے جسے تو پسند کرتا ہے سو تو اپنے منہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر دے اور جہاں کہیں تم ہو اپنے موہنوں کو اسی کی طرف پھیر دو۔ اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے یقیناً جانتے ہیں کہ یہ اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو وہ کرتے ہیں۔ اور اگر تو اُن لوگوں کے پاس جنہیں کتاب دی گئی ہے سب نشان بھی لے آئے وہ تیرے قبلہ کی تابعداری نہ کریں گے اور نہ تو اُن کے قبلہ کا تابع ہے اور نہ وہ ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع ہیں۔ اور اگر تو اُن کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کرے اس کے بعد جو تیرے پاس علم سے آچکا تو بے شک اس وقت تو ظالموں میں سے ہو گا (۲۔ ۱۴۴ تا ۱۴۵) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرہ ع ۲۲) بڑی نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے مونہوں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو لیکن بڑا نیک وہ ہے جو اللہ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اس کی محبت کے لیے قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں مال دے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اپنے اقرار کو پورا کرنے والے جب وہ اقرار کریں اور صبر کرنے والے تنگی اور تکلیف میں اور مقابلہ کے وقت یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اور یہی متقی ہیں (۲ - ۱۷۷)

دوسری فصل :- کیا میں تم کو تقویٰ کرنے والوں کے لئے دنیاوی سامان سے اچھی بات بتاؤں؟

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

کہہ کیا میں تم کو اس سے اچھی بات بتاؤں، ان لوگوں کیلئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں رہنے والے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۚ (آل عمران ع ۲)

ہیں۔ اور پاک ساتھی اور اللہ کی رضامندی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے (۳-۱۴)

آیاتِ متعلقہ:۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران ع ۲) لوگوں کو نفسانی خواہشوں کی محبت بھلی معلوم ہوتی ہے (جیسے) عورتیں اور بیٹے اور ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی اور پلے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی یہ اس ورلی زندگی کا سامان ہے اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے (۳-۱۳)

بلاشبہ مرغوبات دنیا کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین بنالینا اور آخرت کی زندگی کا کوئی فکر نہ رکھنا کوئی عقلمندی نہیں کیونکہ آخرت کی زندگی اس سے بہتر ہے۔ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ (الرعد ع ۳) اور لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں صرف عارضی سامان ہے (۱۳-۲۶) اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ (الکہف ع ۶) مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت

ہے اور باقی رہنے والے اچھے عمل تیرے رب کے نزدیک بدلے میں بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہت اچھے ہیں (۱۸ - ۴۶) وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا ﴿مریم ع ۵﴾ اور باقی رہنے والے اچھے عمل تیرے رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور انجام میں خوب تر ہیں (۱۹ - ۷۶)

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿العنکبوت ع ۷﴾ اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف بے حقیقت شغل اور کھیل ہے۔ اور آخرت کا گھر وہی یقیناً (اصل) زندگی ہے کاش وہ جانتے (۲۹ - ۶۴) مگر اسی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۖ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى ﴿الاعلیٰ ع ۱﴾ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ پہلے صحیفوں میں ہے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ (۸۷ - ۱۶ تا ۱۹)

تیسری فصل: ناپاک اور ستھرا برابر نہیں۔ اور نیکی کا معیار

قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿المائدہ ع ۱۳﴾

کہہ ناپاک اور ستھرا برابر نہیں گو تجھے ناپاک کی بہتات تعجب میں ڈالے۔ سو اے عقل والو اللہ کا تقویٰ کرو تاکہ تم کامیاب ہو (۵ - ۱۰۰)

بلاشبہ ناپاک کی کثرت اب بھی ایک عالم کو تعجب میں ڈالے ہوئے ہے۔ حالانکہ ناپاک اور طیب کبھی بھی برابر نہیں ہوتے۔ طیب آخر کار غالب آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ تقویٰ کرنے کا حکم دیا گیا۔

آیات متعلقہ:- لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ (آل عمران ع ۲۰) لیکن جنہوں نے اپنے رب کا تقویٰ کیا۔ ان کے لئے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ انہی میں رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے مہمانی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ راستبازوں کے لئے بہت اچھا ہے۔ (۳-۱۹۷) لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝ (الانفال ع ۷) تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کردے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھتا چلا جائے۔ پھر سب کو ایک ڈھیر بنادے پھر اس کو جہنم میں ڈال دے۔ وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (۸-۳۷)

چوتھی فصل:- اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ مردہ اور زندہ برابر نہیں۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ۚ کہہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں سو اَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ (الانعام ع ۶) کیا تم غور نہیں کرتے (۶-۵۰)

آیات متعلقہ:- اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا

يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام ع ۱۵) اور کیا وہ جو مردہ تھا، پھر ہم نے اُسے زندہ کر دیا اور اُسے روشنی دی جس کے ساتھ وُہ لوگوں میں چلے اُس شخص کی مانند ہے جس کی مثال یہ ہے کہ وُہ اندھیرے میں ہے اِس سے نکلتا نہیں۔ اسی طرح کافروں کو وُہ کام اچھے معلوم ہوتے ہیں جو وُہ کرتے ہیں۔ (۶-۱۲۳) وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۸) اور جو کوئی اِس دُنیا میں اندھا رہا تو وُہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور راہ سے بہت دُور پڑا ہوُا (۱۷-۷۲)

پانچویں فصل:- اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس دولت سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (یونس ع ۶)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے اور اس کے لئے شفا جو سینوں میں ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت۔ کہہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت پر۔ لہٰذا اسی پر چاہیے کہ خوش ہوں وہ اس (دولت) سے بہتر ہے جو وُہ جمع کرتے ہیں (۱۰-۵۷ و ۵۸)

آیاتِ متعلقہ:۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ (النسآء ع ۲۴) اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح کر دینے والا نور نازل کیا ہے۔ سو وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اُس کو مضبوط پکڑا تو وہ اُن کو اپنی طرف سے رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اُن کو وہ اپنی طرف سیدھی راہ پر چلائے گا (۴-۱۷۵،۱۷۶) وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (الزخرف ع ۳) اور تیرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں (۴۳-۳۲) بلاشبہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور رسول اللہ نبوی نور ہیں۔

چھٹی فصل:۔ تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا۔ جو ہدایت پاتا ہے وہ اپنے بھلے کے لئے۔ جو گمراہ رہتا ہے۔ گمراہی کا وبال اُسی پر رہتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ	کہہ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آ چکا۔ سو جو کوئی راہ پر چلتا ہے اپنے بھلے کی ہی راہ پر چلتا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے سو اُس کی گمراہی کا وبال اُسی پر ہے۔ اور میں تم

عَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (یونس ع ۱۱) پر مختار نہیں (۱۰-۱۰۸)

آیاتِ متعلقہ:- قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ ع ۳) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کرنے والی کتاب آچکی ہے اس کے ساتھ اللہ اس کو جو اس کی رضا کی پیروی کرتا ہے سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے اور اپنے حکم سے ان کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے اور ان کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے (۵ - ۱۵ و ۱۶) قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ (الانعام ع ۱۳) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آچکی ہیں۔ سو جو کوئی دیکھتا ہے۔ تو وہ اپنی جان (کی بھلائی) کے لئے ہے اور جو اندھا رہا تو اسی پر وبال ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں (۶-۱۰۵) اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (الزمر ع ۴) ہم نے تجھ پر لوگوں (کی بھلائی) کے لئے حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے۔ سو جو کوئی سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لئے ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اس کے گمراہ ہونے کا وبال اسی پر ہے۔ اور تو ان کا ذمہ دار نہیں (۳۹-۴۱)

ساتویں فصل :- اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ ماں باپ سے نیکی کرو۔ اگر تمہارے سامنے ایک یا دونوں ہی بوڑھے ہو جائیں۔ تو اُن کو اُف تک نہ کہہ اور نہ اُن کو ڈانٹ۔ دونوں سے ادب سے بات کر اُن کے حق میں رحم کی دعا مانگ۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○

(بنی اسرائیل ع ۳)

اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اُس کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ سے نیکی کرو اگر تیرے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی کو بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہہ اور نہ اُن کو ڈانٹ اور اُن دونوں سے ادب سے بات کر اور ان دونوں کے آگے رحم کے ساتھ عاجزی کا بازو جھکا اور کہہ اے میرے رب تو ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا (۱۷ - ۲۳ و ۲۴)

آیات متعلقہ :- وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فقف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ٥ (البقرہ ع ۱۰) اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ سوائے اللہ کے تم کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں (کے ساتھ) اور لوگوں کو اچھی بات کہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ پھر تم پھر گئے۔ مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ موڑنے والے ہو (۲ - ۸۳) جیسے اکثر یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے عہد کی خلاف ورزی کی۔ اسی طرح سے بہت سے مسلمان بھی خدا کے عہد سے منہ پھیرتے ہیں مثلاً نماز میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد باندھتے ہیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ ع ۱) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (۱ - ۴) مگر نماز کے بعد مُردوں سے مدد مانگتے ہیں اور یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کے نعرے لگاتے ہیں۔

آٹھویں فصل :- قریبیوں یتیموں اور مسکینوں سے نرمی کی بات کہو۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ	اور اگر تو اپنے رب کی رحمت کو
ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ	چاہتا ہوا جس کی تجھے امید ہے ان
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا	سے منہ پھیر لے۔ تو اُن سے نرمی کی بات
مَّيْسُوْرًا ٥ (بنی اسرائیل ع ۳)	کہہ دے (۱۷ - ۲۸)

آیاتِ متعلقہ :- وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ٥ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ

الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۳) اور قریبی کو اُس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو (بھی) اور بیجا خرچ کر کے (مال کو) نہ اڑا۔ مال اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گذار ہے (۱۷ - ۲۶ و ۲۷)

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الروم ع ۴) سو قریبی کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو (بھی) یہ اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں (۳۰ - ۳۸)

نویں فصل :- وہ بات کہیں جو بہت اچھی ہے تاکہ فساد نہ ہو۔

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (بنی اسرائیل ع ۶)

اور میرے بندوں کو کہہ دے وہ (بات) کہیں جو بہت اچھی ہے شیطان ان میں فساد ڈلواتا رہتا ہے شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے (۱۷ - ۵۳)

آیت متعلقہ :- قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤی اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (یوسف ع ۱)

اُس نے کہا اے میرے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔ ورنہ وہ تیرے لیے کوئی مخفی* تدبیر کریں گے۔ کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے (۱۲ - ۵) وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ

* اِقْتُلُوْا یُوْسُفَ یوسف کو مار ڈالو۔ (۱۲ - ۹)

الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ (یوسف ع ۱۱)
اور اُس نے مجھ پر احسان کیا۔ جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں بادیہ سے لے آیا۔ اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا تھا (۱۲ – ۱۰۰)

دسویں فصل :- میرا رب اصحاب کہف کی گنتی بہتر جانتا ہے۔

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۟ (الکہف ع ۳)

کہیں گے وہ تین ہیں۔ اُن کا چوتھا اُن کا کتا اور کہیں گے پانچ ہیں ان کا چھٹا ان کا کتا ہے اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں اور کہیں گے سات ہیں اور ان کا آٹھواں ان کا کتا ہے کہہ دے میرا رب ان کی گنتی بہتر جانتا ہے سوائے تھوڑوں کے انہیں کوئی نہیں جانتا سو اُن کے بارے میں جھگڑا نہ کر سوائے اس کے کہ ظاہر جھگڑا ہو اور اُن کے بارے میں ان میں سے کسی سے نہ پوچھ (۱۸ – ۲۲)

آیت متعلقہ :- اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ (الکہف ع ۱) جب ان نوجوانوں نے غار میں

پناہ لی تو کہا اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے بھلائی مہیا کردے۔ سو ہم نے اُن کے کانوں پر گنتی کے سال (پردہ) ڈال رکھا (۱۸-۱۰ تا ۱۱) یعنی وہ دنیا کے حالات سے بے خبر رہے۔

گیارھویں فصل:- اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ اصحاب کہف کتنا عرصہ غار میں رہے۔

وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ۝ (الکہف ع ۴)	اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور نو (اور) بڑھائے۔ کہہ اللہ خوب جانتا ہے جتنا رہے آسمانوں اور زمین کے بھید اُسی کو معلوم ہیں۔ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ اس کے سوائے کوئی اُن کا حمایتی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا (۱۸ - ۲۵ و ۲۶)

آیت متعلقہ:- وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ (الکہف ع ۳) اور اسی طرح ہم نے اُنہیں اُٹھا کھڑا کیا۔ تا ایک دوسرے سے سوال کریں ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم کتنی مدت ٹھیرے رہے (بعض نے کہا ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھیرے رہے (اوروں نے

کہا تمہارا رب خوب جانتا ہے تم کتنا ٹھہرے رہے (۱۸-۱۹)

بارھویں فصل: خسارہ میں رہنے والے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش صرف دنیا کی زندگی کے لئے برباد ہو گئی۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ (الکہف ع ۱۲)

کہہ کیا ہم تمہیں عملوں میں بہت بڑھ کر گھاٹے میں رہنے والوں کی خبر دیں وہ جن کی کوشش دُنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ صنعت کے بہت اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی باتوں اور اُس کی ملاقات کا انکار کیا سو ان کے عمل کام نہ آئے اس لئے ہم قیامت کے دن ان کے لئے وزن قائم نہیں کرینگے۔ یہ اُن کی سزا ہے۔ یعنی دوزخ۔ اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری باتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی بنایا (۱۸-۱۰۳ تا ۱۰۶)

حقیقۃً جس قدر یہ الفاظ آج نصاریٰ قوموں کی حالت پر صادق آتے ہیں۔ ایسا کسی قوم پر صادق نہیں آتے۔ یورپ اور امریکہ کی نصاریٰ اقوام دُنیا میں بکلی منہمک ہیں۔ شب و روز یہی فکر ہے کہ دُنیا میں کس طرح ترقی کریں۔ ال

وہ دولت کن کن ذرائع سے آسکتی ہے۔ صنع کے لفظ میں اُن کے ہاتھ کی کاریگری کے کاموں کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں یہ اقوام کل دنیا میں سبقت لے گئی ہیں۔ مگر دین کے معاملہ میں اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ حضرت مسیحؑ کھاتے، پیتے، ہگتے، موتتے فوت شدہ انسان کیونکر خدا ہو سکتے ہیں؟

آیاتِ متعلقہ :- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ (ھود ع ۲) یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں رکھا اور اُن سے گم ہوگیا جو وہ جھوٹ بناتے تھے[1] ضرور ہے کہ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہوں (۱۱- ۲۲،۲۱) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ (النمل ع ۱) یہی ہیں جن کے لئے بُرا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان اُٹھانے والے ہیں (۲۷- ۵)

تیرھویں فصل :- میرے رب کے کلمات بے شمار ہیں۔

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا	کہہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کیلئے
لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ	سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔
قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي	قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم
وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (الکہف ع ۱۲)	ہوں۔ گو ہم اسی جیسا (اور اس کی) مدد

[1] یعنی حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا ٹھہراتے تھے۔

کولائیں (۱۸-۱۰۹) اس آیت سے حضرت مسیحؑ کی اُلوہیت کی یہ کہہ کر تردید کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات لاانتہا ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق اُس کے کلمہ سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ اُس کا ارشاد ہے:-

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یٰسٓ ع ۵)

اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے صرف یہی ہوتا ہے کہ اسے کہتا ہے ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے (۳۶-۸۲) اور حضرت مسیحؑ کو جو کلمہ کہا ہے تو اس سے بھی اصل مراد یہی ہے کہ وہ اُس کی مخلوق ہے نہ خدا یا خالق۔ اور عیسائیوں نے چونکہ مسیحؑ کے کلمہ ہونے پر بڑی ٹھوکر کھائی ہے اور وہ کلمہ کو خدا کا مترادف ہی قرار دیتے ہیں" اور کلام خدا تھا" (یوحنا ۱-۱) تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ ساری مخلوق ہی اُس کے کلمے ہیں۔ ایک مسیح ہی کلمہ نہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق احاطہ شمار میں نہیں آسکتی۔

آیت متعلقہ:- وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (لقمان [illegible]) اور اگر جو درخت زمین میں ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی ہو۔ اُس کے بعد سات سمندر اور ہوں۔ تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے (۳۱-۲۷)

چودھویں فصل:- کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں؟

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پ الزمر ع ۱)

کیا وہ جو رات کے وقتوں میں سجدہ کر کے اور کھڑا ہو کر فرمانبرداری کرنے والا ہے آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (نافرمان کے برابر ہے) کہہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں؟ صرف خالص عقل والے نصیحت حاصل کرتے ہیں (۳۹-۹)

آیاتِ متعلقہ:- اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پ ۱۳ الرعد ع ۳) بھلا کیا وہ جو جانتا ہے کہ جو کچھ تیرے رب کی جانب سے تیری طرف اتارا گیا ہے سچ ہے اس جیسا ہے جو اندھا ہے؟ عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں (۱۳-۱۹) اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ (پ ۲۶ محمد ع ۲) تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل پر (قائم) ہے۔ اس کی طرح ہو سکتا ہے جسے اس کا برا عمل اچھا معلوم ہوتا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں (۴۷-۱۴)

پندرھویں فصل:- گھاٹے میں رہنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے

اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو گھاٹے میں رکھا یہی کھلا گھاٹا ہے

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ ط قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اَلَا ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (الزمر ع ۲)

تو تم اس کے سوائے جس کی چاہو عبادت کرو۔ کہہ گھاٹے میں رہنے والے وُہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو گھاٹے میں رکھا دیکھو یہی کھلا گھاٹا ہے: (۳۹ - ۱۵)

آیاتِ متعلقہ:- وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ o (الشورٰی ع ۵) اور جو ایمان لائے وُہ کہتے ہیں نقصان اُٹھانے والے وہی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں رکھا سنو! ظالم دائم رہنے والے عذاب میں رہیں گے (۴۲ - ۴۵) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ o (المنٰفقون ع ۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ تمہارے مال اور نہ ہی تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل کریں اور جو کوئی ایسا کرے تو وُہ نقصان اٹھانے والے ہیں (۶۳ - ۹)

چھٹا باب:- اے نبیؐ کافروں یعنی رسالت کے جھٹلانے والوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل:- تم جلد مغلوب کیے جاؤ گے۔ اور جہنم میں ڈالے جاؤ گے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (آل عمران ع ۲)

جنہوں نے انکار کیا ان سے کہہ دے کہ تم جلد مغلوب کیے جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور کیا ہی بُرا بچھونا ہے (۳-۱۱)

آیات متعلقہ:- سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ٥ (آل عمران ع ۱۶) ہم عنقریب اُن لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے جو کافر ہوئے اس لیے کہ اُنہوں نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا ہے جس کی اُس نے کوئی سند نہیں اُتاری اور اُن کا ٹھکانا آگ ہے۔ اور ظالموں کی کیا ہی بُری جگہ ہے (۳-۱۵۰) یہاں تک دوزخ بُری جگہ ہے

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰۗىِٕكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝ (الانفال ع ۲) جب

نیز اُس رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں سو جو ایمان لائے اُن کو ثابت قدم رکھو میں اُن کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈال دوں گا۔ سو گردنوں کے اوپر مارو اور اُن کے پوروں کو کاٹ ڈالو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ (بدی کی) سخت سزا دینے والا ہے۔ اس (عذاب) کا مزہ تو چکھ لو اور (جان لو) کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے (۸-۱۲تا۱۴)

دوسری فصل:۔ زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ کس ذلت اور رسوائی کی موت سے مرے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (الانعام ع ۲)

اور یقیناً تجھ سے پہلے رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی۔ سو جو لوگ اُن میں سے ہنسی کرتے تھے اُن کو اُسی نے آگھیرا جس کے ساتھ وہ ہنسی کرتے تھے۔ کہہ زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ (۶-۱۰و۱۱)

آیاتِ متعلقہ:۔ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ (آل عمران ع ۱۴) تم سے

پہلے واقعات گذر چکے ہیں۔ پس تم زمین میں پھرو۔ پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (۳-۱۳۶) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ (النحل ع ۵) اور یقیناً ہم نے ہر ایک قوم میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔ سو اُن میں سے کوئی ایسا تھا جسے اللہ نے ہدایت دی اور کوئی اُن میں ایسا تھا جس پر گمراہی ثابت ہوئی۔ سو زمین میں چلو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا (۱۶-۳۶) قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ (الزخرف ع ۲) (ڈرانے والے نے) کہا۔ کیا اگر میں تمہارے پاس اس سے زیادہ ہدایت والی بات لایا ہوں جس پر تم نے اپنے بزرگوں کو پایا۔ انہوں نے کہا۔ ہم اس کا جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ انکار کرنے والے ہیں۔ تو ہم نے اُنہیں سزا دی۔ سو دیکھ کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (۴۳-۲۴ و ۲۵)

تیسری فصل :- اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ نشان اُتارے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ اور کہتے ہیں اس پر کوئی بڑی نشانی اُس کے

مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الانعام ع۴)

رب کی طرف سے کیوں نہ اتاری گئی کہہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ نشان اتارے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (۶-۳۷)

آیات متعلقہ: وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ (المومن ع۹) اور وہ تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے۔ سو تم کن کن اللہ کے نشانوں کا انکار کروگے (۴۰-۸۱) وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (الذّٰریٰت ع۱) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لیے نشان ہیں اور تمہاری اپنی جانوں میں بھی تو کیا تم دیکھتے نہیں (۵۱-۲۰،۲۱)

چوتھی فصل: نشان صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، وہی اپنے نشان دکھائیگا۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الانعام ع۱۴)

اور وہ بڑے زور کی قسموں کے ساتھ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس نشان آئے تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے کہہ نشان صرف اللہ کے پاس ہیں) اور تمہیں کیا خبر ہے۔ کہ جب وہ نشان آئیں گے تو یہ ایمان نہیں لائیں گے (۶-۱۱۰)

وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

اور کہتے ہیں اس پر اپنے رب کی طرف سے

اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ط قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ ط وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۰ (العنکبوت ع ۵) نشان کیوں نہ اُتارے گئے کہہ نشان صرف اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں (۲۹ – ۵۰)

آیات متعلقہ :- ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۰ (یونس ع ۷) وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن روشنی دینے والا بنایا، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشان ہیں وہ سنتے ہیں۔ (۱۰ – ۶۷) اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْھِمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَرَحْمَۃً وَّ ذِکْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۰ (العنکبوت ع ۵) کیا اُن کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تیری طرف کتاب اُتاری ہے۔ جو اُن پر پڑھی جاتی ہے۔ یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں (۲۹ – ۵۱) وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ (حٰم السجدۃ ع ۵) اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو۔ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے اُنہیں پیدا کیا اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو (۴۱ – ۳۷)

پانچویں فصل :- تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کرتے جاؤ۔ ہم بھی عمل کرتے

ہیں - انتظار کرو - ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں - کہ کس پر عذاب آتا ہے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (الانعام ع ۱۶)

کہہ اے میری قوم تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کرتے جاؤ - میں بھی عمل کرنے والا ہوں پھر تم کو معلوم ہو ہی جائے گا - کہ کس کیلئے اس گھر کا بہتر انجام ہے - ہاں ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے (۶-۱۳۶)

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ (ھود ع ۱۰)

اور جو ایمان نہیں لاتے انہیں کہہ دے - اپنی جگہ کام کئے جاؤ - ہم بھی کام کرتے ہیں اور انتظار کرو - ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں (۱۱-۱۲۱)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (الزمر ع ۴)

کہہ اے میری قوم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو میں بھی عمل کرنے والا ہوں - سو تم جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کردے - اور اُس پر باقی رہنے والا عذاب نازل ہوگا (۳۹-۳۹)

آیاتِ متعلقہ :- اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (الانعام ع ۱۶) جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والا ہے اور تم اسے عاجز کرنے

والے نہیں (۶-۱۳۵) وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ (ھود ع ۸) اور اے میری قوم اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو۔ میں بھی عمل کرنے والا ہوں تم جان لوگے کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور کون جھوٹا ہے اور دیکھتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں (۱۱-۹۳) وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ (حٰم السجدہ ع ۱) اور کہتے ہیں ہمارے دل اس بات سے پردوں میں ہیں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے سو عمل کر ہم بھی عمل کرنے والے ہیں (۴۱-۵)

بلاشبہ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرام رض کی قوتِ عمل مخالفین کی قوتِ عمل سے بڑھ کر تھی۔ اور یہی ان کی کامیابی کا راز تھا۔ مگر افسوس آج کل کے مسلمانوں میں قوتِ عمل اتنی مفقود ہو چکی ہے کہ وہ تبلیغ کے نام سے ہی نا آشنا ہیں۔ نہ صرف جہاد سے منہ موڑتے ہیں بلکہ اسے حرام قرار دیتے ہیں۔

چھٹی فصل:۔ انتظار کرو۔ ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔ فیصلے کے دن کافروں کا ایمان نفع نہ دے گا۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ ۔ وہ کسی بات کا انتظار نہیں کرتے مگر یہ کہ ان

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ (الانعام ع ۲۰)

کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کے بعض نشان آئیں جس دن تیرے رب کے بعض نشان آئیں گے کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہیں دیگا۔ جو پہلے ایمان نہ لایا تھا۔ یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی۔ کہہ انتظار کرو۔ ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں (۶-۱۵۹)

علماء اسلام یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کا دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہے جس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب اُن کے ظہور پر ایمان فائدہ نہ دیگا تو پھر اُن کے دوبارہ بھیجنے کا کیا فائدہ؟ مگر یہ نکتہ مذہبی راہنماؤں کی سمجھ میں ہرگز نہیں بیٹھتا۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ (یونس ع ۱۰)

یہ تو صرف ایسے ہی دنوں کا انتظار کرتے ہیں جیسے اُن پر آئے جو اُن سے پہلے گذر چکے۔ کہہ انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (۱۰-۱۰۲)

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ (طٰہٰ ع ۸)

کہہ سب ہی انتظار کرتے ہیں۔ لہذا تم بھی انتظار کرو پھر تم جان لوگے۔ کہ کون سیدھے رستے پر چلنے والے ہیں اور کون ہدایت پاتے ہیں (۲۰-۱۳۵)

وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ (السجدہ ع ۳)

اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا۔ اگر تم سچے ہو کہہ فیصلے کے دن انہیں جو کافر ہیں ان کا ایمان نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ سو ان سے منہ پھیر لے اور انتظار کرو وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں (۳۲ - ۲۸ تا ۳۰)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ (الطور ع ۲)

بلکہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے ہم اس کے لئے زمانہ کی گردش کا انتظار کرتے ہیں کہہ انتظار کرو کہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (۵۲ - ۳۰ و ۳۱)

آیاتِ متعلقہ:- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (البقرہ ع ۲۵) وہ کسی بات کے منتظر نہیں مگر یہ کہ اللہ بادلوں کے سایوں میں اور فرشتے ان کے پاس آئیں اور معاملہ کا فیصلہ کر دیا جائے اور سب کام اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں (۲ - ۲۱۰) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (النحل ع ۴) وہ سوائے اس کے اور کچھ انتظار نہیں کرتے کہ اُن پر فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کا حکم آ جائے۔ اسی طرح انہوں نے کیا جو اِن سے پہلے تھے اور اللہ نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے تھے۔ سو جو وہ عمل کرتے تھے اُسی کی برائیاں اُن پر آئیں اور اُسی نے انہیں آ لیا جس پر وہ ہنسی کرتے تھے (۱۶ - ۳۳ و ۳۴)

ساتویں فصل :۔ اگر وہ رُک جائیں تو جو گذر چکا اُن کو معاف کر دیا جائے گا اور اگر وہی کام کریں گے تو پھر وہی سزا پائیں گے۔ خدا کا قانون اٹل ہے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (الانفال ع ۵)	اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا۔ کہہ دے اگر وہ رُک جائیں۔ تو جو گذر چکا اُن کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہی کام پھر کریں۔ تو پہلوں کا معاملہ گذر ہی چکا ہے (۸ - ۳۸)

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ سے مراد وہ طریق ہے۔ جو پہلے سرکش لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے برتا جس طرح اُن کو سرکشی کی سزا دی اُسی طرح نہیں بھی دے گا۔

آیات متعلقہ :۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الانفال ع ۵)

اور اُن کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ دین کے لئے دُکھ دینا نہ رہے اور دین سب کے سب اللہ کے لئے ہوں پھر اگر وہ رک جائیں۔ تو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور اگر پھر جائیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولی ہے۔ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے (۸۔ ۳۹ ؛ ۴۰) وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا (بنی اسرائیل ع ۱) اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے۔ ہم پھر وہی (سزا) دیں گے اور ہم نے دوزخ کو کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے (۱۷۔ ۸)

آٹھویں فصل: غیب صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ سو انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ عذاب آ ہی جائے گا

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ (یونس ع ۲)	اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے نشان کیوں نہ اتارا گیا۔ کہہ غیب صرف اللہ کے لئے ہے۔ سو انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (۱۰۔ ۲۰)

اس آیت میں اشارہ اسی نشانِ ہلاکت کی طرف ہے۔ اسی لئے جواب دیا گیا کہ وہ نشان تو آ کر رہے گا۔ میں بھی انتظار کرتا ہوں تم بھی کرو۔ ہاں میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سا دن اور کون سا وقت ہو گا۔ کیونکہ غیب کی ساری تفصیلات

کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ کو ذاتی علم غیب نہ تھا۔

آیات متعلقہ :- فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (الاعراف ع ۹) سو انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

(۷-۷۱) وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (هود ع ۱۰)

اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ کے لیے ہی ہے اور اسی کی طرف ہی سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ سو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر اور تیرا رب اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو (۱۱-۱۲۳)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہی اپنے بندوں کی حاجتوں کو سمجھتا ہے نہ کہ وفات یافتہ لوگ۔ کیونکہ وہ مرنے کے بعد بھی عالم الغیب اور حاضر و ناظر نہیں بن سکتے۔ کیونکہ وہ تو زندگی میں ہی ایسی صفات نہ رکھتے تھے

تویں فصل :- میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (یونس ع ۵)

اور اگر تجھے جھٹلائیں تو کہہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو

(۱۰-۴۱)

آیت متعلقہ :- وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○ (القصص ع ۶)

اور جب لغو بات سنتے ہیں اِس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں۔ تمہارے لئے سلامتی ہو ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے (۲۸-۵۵)

دسویں فصل :- اگر اُس کا عذاب رات یا دن کو تم پر آجائے تب کیا اُس پر ایمان لاؤ گے؟ عذاب کا آنا حق ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ	کہہ بتاؤ اگر اس کا عذاب رات یا دن
عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا	کو تم پر آجائے تو اس میں سے وہ کیا ہے
مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ	جس کے لئے مجرم جلدی کر رہے ہیں
الْمُجْرِمُوْنَ ۱۰ ثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ	(اور) کیا پھر جب وہ آہی جائے گا اُس
اٰمَنْتُمْ بِهٖ ءٰٓلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ	پر ایمان لاؤ گے۔ اب (ایمان لاتے ہو)
بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ ثُمَّ قِيْلَ	اور (پہلے) اس کے لئے جلدی مچاتے
لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ	تھے۔ پھر انہیں جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ کہا
الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا	جائیگا۔ دیرپا عذاب چکھو تمہیں بدلہ
كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ	نہیں دیا جاتا مگر وہی جو تم کماتے تھے
اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ	اور تجھ سے دریافت کرتے ہیں۔ کیا یہ

إِنَّهُ لَحَقٌّ ط وَمَا أَنتُمْ بِمُعْجِزِينَ ہ	سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم
(یونس ع ۵)	یہ یقیناً حق ہے۔ اور تم (اللہ کو)

عاجز نہیں کر سکتے (۱۰-۵۰ تا ۵۳)

آیات متعلقہ:۔ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ہ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ہ (الزمر ع ۳) انھوں نے جو ان سے پہلے تھے جھٹلایا۔ سو ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا جس کی انہیں کوئی خبر نہ تھی۔ سو اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب بڑا ہے کاش وہ جانتے (۳۹-۲۵ تا ۲۶)

گیارھویں فصل:۔ ایمان نہ لانے والوں کے لئے نشان کام نہیں دیتے۔

قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ	کہہ دیکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ	ہے اور نشان اور ڈرانے والے ان
وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا	لوگوں کے کچھ کام نہیں آتے جو ایمان
يُؤْمِنُونَ (یونس ع ۱۰)	نہیں لاتے (۱۰-۱۰۱)

آیت متعلقہ:۔ فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ (یونس ع ۱۰) یہ تو صرف ایسے ہی دنوں کا انتظار کرتے ہیں جیسے ان پر آئے جو ان سے پہلے گذر چکے (۱۰-۱۰۲) بلا شبہ جو لوگ دلائل سے

کام نہیں لیتے۔ وہ نشانوں سے کبھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ (الانبیاء ع ۳) اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔ اور وہ اس کے نشانوں سے منہ پھیرے ہیں (۲۱-۲۲) کیونکہ اُن پر غور نہیں کرتے

بارھویں فصل:۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑتا ہے۔ اُسے اپنی طرف رستہ دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ (الرعد ع ۴)

اور جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں۔ اس پر اس کے رب کی طرف سے نشان کیوں نہیں اُتارا جاتا۔ کہہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑتا ہے اور اسے اپنی طرف رستہ دکھاتا ہے۔ جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے (۱۳-۲۷)

آیات متعلقہ:۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (البقرہ ع ۳) اور جنہوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں۔ اللہ نے اس مثال سے کیا چاہا ہے۔ وہ بہتیروں کو اس سے گمراہ ٹھہراتا ہے اور بہتیروں کو اس سے ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ اس سے سوائے نافرمانوں کے کسی کو گمراہ

نہیں ٹھہراتا (۲-۲۶) وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ (الزمر ع ۲) اور وہ جو طاغوت کی عبادت سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں۔ ان کیلئے خوشخبری ہے سو میرے بندوں کو خوشخبری دے (۲۳-۱۷)

تیرھویں فصل میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے۔ اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝ (الرعد ع ۶)

اور کافر کہتے ہیں۔ تو بھیجا ہوا نہیں کہہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے۔ اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے (۱۳-۱۲)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا (بنی اسرائیل ع ۱۱)

کہہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں سے خبردار (اور انہیں) دیکھنے والا ہے (۱۷-۹۶)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ

کہہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کا انکار کرتے

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (العنکبوت ع ۶) یہی نقصان اٹھانیوالے ہیں (۲۹-۵۲)

آیاتِ متعلقہ ۱۔ وَ اَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (النساء ع ۱۱) اور ہم نے تجھے سب لوگوں (کی بھلائی) کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کافی گواہ ہے (۴-۷۹) هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ (الفتح ع ۴) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ گواہ بس ہے (۴۸-۲۸)

چودھویں فصل :- تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔ اس کی سزا مجرم قوم سے نہیں ٹلتی۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ (الانعام ع ۱۸)	پھر اگر وہ تجھے جھٹلائیں۔ تو کہہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔ اور اس کی سزا مجرم قوم سے ٹلتی نہیں ہے (۶-۱۴۸)

آیاتِ متعلقہ وَ كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَیْتُ لِلْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ (الحج ع ۶) اور موسیٰ (بھی) جھٹلایا گیا۔ سو میں نے کافروں کو مہلت دی۔ پھر انہیں پکڑا۔ پس میرا انکار (ان پر) کیسا تھا (۲۲-۴۴) وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى

اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ہ (فاطر ع ۱) اور اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں۔ تو تجھ سے پہلے رسول (بھی) جھٹلائے گئے اور اللّٰہ کی طرف ہی (سب) کام لوٹائے جاتے ہیں (۳۵-۴) ؛

پندرھویں فصل :- کیا میں تمہیں اس سے بدتر چیز کی خبر دوں وہ آگ ہے۔

قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (الحج ع ۹)

کہہ کیا میں تمہیں اس سے بدتر چیز کی خبر دوں (وہ) آگ (ہے) اللّٰہ نے اس کا وعدہ ان سے کیا ہے جو کافر ہیں اور برا ٹھکانا ہے (۲۲-۴۲)

آیت متعلقہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ط (الحج ع ۹) اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو تو ان کے چہروں میں جو کافر ہیں انکار دیکھے گا۔ قریب ہے کہ ان پر حملہ کریں۔ جو ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہیں (۲۲-۴۲)

سولھویں فصل :- کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشگی کا باغ۔

* وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ہ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط كَانَتْ

اور بہت سی ہلاکتوں کو پکارو۔ کہہ کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشگی کا باغ جس کا متقیوں کو وعدہ دیا جاتا ہے وہ ان کے لئے

* لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا

II آج ایک ہلاکت کو نہ پکارو -

لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝

(الفرقان ع ۲)

بدلہ اور آخری ٹھکانا ہو گا۔ اُن کے لئے جو چاہیں گے اُس میں ہو گا (اسی میں) رہیں گے۔ یہ تیرے رب کے ذمے مانگے جانے کے قابل وعدہ ہے (۲۵-۱۵ تا ۱۶)

آیاتِ متعلقہ: بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ (الفرقان ع ۲) بلکہ وُہ مقرر گھڑی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے اس شخص کے لئے جو مقرر گھڑی کو جھٹلاتا ہے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔ جب وُہ انہیں دور کے مکان سے دیکھے گی تو وہ اُس کے جوش و خروش کو سنیں گے اور جب وُہ اُس کی تنگ جگہ میں جکڑے ہوئے ڈالے جائیں گے۔ تو وہاں ہلاکت کو پکاریں گے (۲۵-۱۱ تا ۱۳) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت ع ۲) یقیناً یہ بڑی کامیابی ہے۔ ایسی ہی چیزوں کے لئے چاہیئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔ کیا یہ بہتر مہمانی ہے یا تھوہر کا درخت ہم نے اسے ظالموں کے لئے سزا بنایا ہے (۳۷-۶۰ تا ۶۳)

سترھویں فصل:- میرا نہ تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا (الفرقان ع ۲)

کہہ میرا رب تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اگر تمہاری دُعا نہ ہو سو تم نے جھٹلایا بس اس کی سزا تمہارے سے لازم حال ہو گی (۲۵-۷۷)

آیاتِ متعلقہ :- وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ (فاطر ع ۳) اور اگر تجھے جھٹلائیں۔ تو انہوں نے (اپنے رسولوں کو) بھی جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے۔ اُن کے رسول اُن کے پاس کھلی دلیلوں اور صحیفوں اور روشن کرنے والی کتاب کے ساتھ آئے تھے پھر میں نے انہیں پکڑا جنہوں نے کفر کیا۔ سو میری ناپسندیدگی کیسی تھی (۳۵-۲۵و۲۶)

اٹھارھویں فصل :- سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ وہ تمہیں اپنے نشان دکھائے گا۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ سَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (النمل ع ۷)

اور کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے وہ تمہیں اپنے نشان دکھائے گا پھر تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو (۲۷-۹۳)

آیاتِ متعلقہ :- وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ اَحْیَیْنٰھَا وَاَخْرَجْنَا مِنْھَا حَبًّا فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ وَجَعَلْنَا فِیْھَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ

أَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۙ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ
أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ (یٰسٓ ع ۲) اور ایک نشان اُن کے لیے مردہ زمین
ہے۔ ہم نے اُسے زندہ کیا۔ اور اس سے اناج نکالا۔ تو وہ اس سے کھاتے ہیں اور
ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ ہیں پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری
کئے تاکہ وہ اس کے پھل سے کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا تو کیا وہ
شکر نہیں کرتے (۳۶-۳۳ تا ۳۵) وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ
فَأَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ (الزخرف ع ۱) اور وہ جس نے
بادل سے پانی ایک اندازے سے اُتارا۔ پھر ہم اس کے ساتھ ایک مردہ شہر کو زندہ
کرتے ہیں۔ اسی طرح تم زندہ کرکے نکالے جاؤ گے (۴۳-۱۱) إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ
لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ (الجاثیہ ع ۱) یقیناً آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لیے
نشان ہیں اور تمہاری پیدائش میں اور اس میں جو وہ جانوروں سے پھیلاتا رہتا ہے
اُن لوگوں کے لیے نشان ہیں جو یقین رکھتے ہیں (۴۵-۳ و ۴)

اُنتیسویں فصل :- وہ گھڑی تم پر آکر رہے گی۔ تمہارے لیے ایک دن کی میعاد ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلٰى وَرَبِّي

اور کافر کہتے ہیں وہ گھڑی ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم

لَتَأْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (السباع ۱)

(جو) غیب کا جاننے والا ہے وہ تم پر آکر رہے گی۔ اس سے ایک ذرہ بھر بھی غائب نہیں ہو سکتا نہ آسمان میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹا اور نہ بڑا۔ مگر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں ہے (۳۴-۳)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ (السباع ۳)

اور کہتے ہیں یہ وعدہ (کب) پورا ہوگا۔ اگر تم سچے ہو۔ کہہ تمہارے لئے ایک دن کی میعاد ہے اس سے تم ایک گھڑی پیچھے نہیں رہ سکتے اور نہ بڑھ سکتے ہو (۳۴-۲۹ و ۳۰)

آیاتِ متعلقہ:- لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ (السباع ۱) "تاکہ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے ہرانے میں کوشش کرتے ہیں ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہے" (۳۴-۴ و ۵)

بیسویں فصل:- میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ غور کرو تمہارے ساتھی کو جنون نہیں۔ وہ تمہیں سخت عذاب سے ڈرانے والا ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دینے والا

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ (السبا ع ۶)

کہہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو کہ تمہارے ساتھی کو کچھ جنون نہیں۔ وہ صرف تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہے (۳۴ - ۴۶)

آیات متعلقہ:- اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۭ بَلْ جَاۗءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت ع ۲) یہ ایسے تھے کہ جب انہیں کہا جاتا کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اکڑتے تھے۔ اور کہتے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک مجنون شاعر کی خاطر چھوڑ دیں۔ بلکہ وہ حق لے کر آیا اور رسولوں کی تصدیق کی (۳۷ - ۳۵ تا ۳۶) فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ (الطور ع ۲) سو نصیحت کرتا رہ کہ تو اپنے رب کی نعمت سے کاہن نہیں اور نہ ہی دیوانہ ہے (۵۲ - ۲۹) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (القلم ع ۱) تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں (۶۸ - ۲) وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ (التکویر ع ۱) اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں (۸۱ - ۲۲)

اکیسویں فصل :- کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچا سکے گا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (الملک ع ۲) کہہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے ہلاک کر دے اور انہیں جو میرے ساتھ ہیں یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا (۶۷ - ۲۸)

آیت متعلقہ:۔ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ (الفتح ع ۲) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ تو ہم نے کافروں کے لئے بھڑکائی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (۴۸ - ۱۳)

ساتواں باب:۔ اے نبی قرآن مجید کے جھٹلانے والوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل:۔ میرا کام نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل دوں میں سوائے وحی کے اور کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا۔ میں تم میں اس سے پہلے ایک عمر رہا ہوں تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ اور جب ان پر ہماری کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں اس کے سوا کوئی اور قرآن لا یا اسے بدل دے۔ کہہ میرا کام نہیں کہ اپنی طرف سے اسے

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(یونس ع ۲)

اسے بدل دوں، میں تو کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اُس کے جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ اگر اللہ چاہتا تو میں اِسے تم پر نہ پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اُس کا علم دیتا۔ میں تو تم میں اس سے پہلے ایک عمر رہا ہوں۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے (۱۰- ۱۵ و ۱۶)

”تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے“ یہ مخالفین کی اس بات ”کوئی اور قرآن بنا لو یا اسے بدل دو“ کا جواب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جھوٹ بنانا میرا کام نہیں۔ میں نے تمہارے اندر چالیس سال کاٹے ہیں۔ کیا تم نے کبھی میری صداقت۔ دیانت اور امانت پر حرف رکھا؟

آیاتِ متعلقہ :- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ ہ

(۶ الانعام ع ۱۱) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے۔ یا کہے میری طرف وحی کی گئی اور اس کی طرف کچھ وحی نہیں کی گئی اور جو کہے میں اس کی مثل اُتار سکتا ہوں جو اللہ نے اُتارا۔ اور اگر تُو دیکھے جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں۔ اپنی جانوں کو نکالو۔ آج تم کو رسوائی کا عذاب اس کے بدلے میں دیا جائے گا جو تم اللہ پر ناحق کہتے تھے۔ اور تم اس کی باتوں سے تکبر کرتے تھے (۶-۹۴) فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ (یونس ع ۲) تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیات کو جھٹلایا۔ یقیناً مجرم کامیاب نہیں ہوتے (۱۰-۱۷)

دوسری فصل:- ایک سورۃ اس جیسی لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بلا سکو بلالو اگر تم سچے ہو۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ قُلْ	کیا کہتے ہیں کہ اسے از خود جھوٹ بنالیا
فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا	ہے۔ کہہ ایک سورۃ اس جیسی لے آؤ
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ	اور اللہ کے سوا جسے بلا سکو بلالو۔ اگر تم
اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (یونس ع ۴)	سچے ہو (۱۰-۳۸)

آیتِ متعلقہ:- وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا

فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي
وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ (البقرہ ع ۳) اور اگر
تمہیں اس میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو ایک سورت اس
جیسی لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر اپنے مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر
تم نے (ایسا) نہ کیا اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن
انسان اور پتھر ہیں۔ یہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے (۲-۲۳ و ۲۴) وَمَا
كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ
الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝
(یونس ع ۴) اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا اوروں کا افترا ہو، بلکہ یہ اس
کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے ہے اور کتاب کی تفصیل ہے جس میں کچھ شک
نہیں جہانوں کے رب کی طرف سے (۱۰-۳۷) بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا
بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ (یونس ع ۴) بلکہ اسے جھٹلاتے ہیں
جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے اور ابھی اس کی حقیقت ان تک نہیں آئی،
اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے تو دیکھ لو ظالموں کا انجام
کیسا ہوا۔ (۱۰-۳۹)

تیسری فصل :- اس جیسی دس سورتیں لے آؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوائے جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ	کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے جھوٹ بنایا
فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ	ہے؟ کہہ پھر اس جیسی دس سورتیں بنائی
مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	ہوئی لے آؤ۔ اور اللہ کے سوائے جسے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ	بلا سکتے ہو۔ بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔
صٰدِقِيْنَ ۝ (ھود ع ۲)	(۱۱ - ۱۳)

آیت متعلقہ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (ھود ع ۲) پھر اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں۔ تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے۔ اور کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو کیا تم فرماں بردار ہوتے ہو؟ (۱۱ - ۱۴)

چوتھی فصل :- اگر میں نے جھوٹ بنایا ہے تو میرا گناہ مجھ پر ہے میں اس سے بری ہوں جو تم گناہ کرتے ہو۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ	کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ بنایا ہے
اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ	کہہ اگر میں نے یہ جھوٹ بنایا ہے تو
وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝	میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں اس سے
(ھود ع ۳)	بری ہوں جو تم گناہ کرتے ہو (۱۱ - ۳۵)

آیت متعلقہ:- اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۔

(السجدہ ع ۱) کیا یہ کہتے ہیں اس نے خود اسے بنا لیا ہے بلکہ وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تو اُس قوم کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وُہ ہدایت پائیں (۳۲-۳)

پانچویں فصل:- روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اُتارا ہے تاکہ ایمانداروں کو مضبوط کرے۔ فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ (النحل ع ۱۴)

اور جب ہم ایک پیغام کی جگہ دوسرا پیغام بھیجتے ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو وُہ اُتارتا ہے کہتے ہیں تُو تو افترا کرنے والا ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے کہہ اسے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اُتارا ہے تاکہ انہیں مضبوط کرے۔ جو ایمان لائے۔ اور وُہ فرماں برداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے (۱۶-۱۰۱ و ۱۰۲)

علمائے اسلام نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ ہم ایک آیت قرآنی کو منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسری لاتے ہیں۔ جو قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ اس جگہ آیت قرآنی کے منسوخ ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔ حقیقتاً یہاں آیت کے بدلنے سے نئی رسالت یا نئے پیغام الہٰی کا آنا مراد ہے۔ چنانچہ کفار یہ اعتراض کرتے تھے کہ جب پہلے بھی رسول آئے تھے۔ تو پھر نئے رسول کی کیا ضرورت ہے۔ اور کیوں اس نے سابق شرائع کو منسوخ کیا۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ تو افترا کرنے والا ہے ورنہ ان کو کیا واسطہ تھا کہ آج کون سا حکم قرآنی منسوخ ہوا ہے۔ اور کون سا قائم ہے۔

آیاتِ متعلقہ:۔ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ (البقرہ ع ۱۲) اس (جبرائیل) نے تو اللہ کے حکم سے اس کو تیرے دل پر اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری رہے) (۲ – ۹۷) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (النحل ع ۱۲) اور ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے (جو) ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی اور فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری رہے (۱۶/۸۹)

چھٹی فصل:۔ انسان اور جن اکٹھے ہو کر اور ایک دوسرے کے مددگار بن کر کبھی اس قرآن کی مانند نہ لا سکیں گے چنانچہ آج تک نہیں لا سکے۔

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۱۰)

کہہ اگر انسان اور جن اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند بنا لائیں۔ تو اس کی مانند نہ لا سکیں گے اگرچہ وُہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں ۞ (۱۷-۸۸)

آیاتِ متعلقہ:- وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ۝ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝ (الشعراء ع ۱۱) اور یہ جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا ہُوا ہے۔ جبرئیل امین اسے لے کر اُترا ہے۔ تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو (۲۶-۱۹۲تا۱۹۵) تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ، (الواقعہ ع ۳) جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔ تو کیا تم اس کلام کو جھوٹا قرار دیتے ہو۔ (۵۶-۸۰،۸۱)

ساتویں فصل ۱-اسے مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب یہ اُن پر پڑھا جاتا ہے۔ تو وہ اس کی صداقت کو مان لیتے ہیں۔ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ

کہہ اسے مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے۔ جب یہ اُن پر پڑھا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے

يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۝ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا (بنی اسرائیل ع ۱۲)

بل سجدے کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے یقیناً ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں روتے ہیں۔ اور یہ اُنکی عاجزی بڑھاتا ہے (۱۷: ۱۰۷ تا ۱۰۹)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (الکہف ع ۴)

اور کہہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ سو جو کوئی چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کی ہے جس کی قناتیں اُن کو گھیر لیں گی اور اگر پانی مانگیں گے۔ تو اُنہیں تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا۔ جو اُن کے مونہوں کو جلا دے گا کیا ہی بُرا پانی ہوگا۔ اور جائے آرام بھی بُری ہوگی (۱۸: ۲۹)

آیاتِ متعلقہ: وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ

الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (المائدہ ع ۱۱)
اور جب اسے سنتے ہیں جو رسول کی طرف اُتارا گیا تو تُو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اُنہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں ہمارے رب ہم ایمان لائے سو تُو ہم کو گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے اور ہمارے پاس کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ پر اور اُس حق پر جو ہمارے پاس آیا ایمان نہ لائیں اور ہم آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے (۵-۸۳ و ۸۴) اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (الزمر ع ۴) ہم نے تجھ پر لوگوں (کی بھلائی) کے لئے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہے۔ سو جو کوئی سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ وہ اپنے (بھلے کے) لئے ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے۔ تو اُس کے گمراہ ہونے کا وبال اُسی پر ہے اور تُو اُن کا ذمہ وار نہیں (۳۹-۴۱) اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝ (الدھر ع ۱) ہم نے اُسے رستہ دکھا دیا ہے۔ چاہے وُہ شکر گذار رہے اور چاہے ناشکرا۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور جلتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (۷۶-۳ و ۴)

مذکورہ بالا آیات میں صاف بتا دیا کہ یہ وُہ حق ہے جو لوگوں کو پہنچ

کیا جاتا ہے۔ ایمان لانا یا انکار کرنا ہر شخص کا اپنا اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ ایمان پر مجبور کرتا ہے نہ انکار پر۔ پھر جیسے اُن کے اعمال ہیں ویسی سزا ہے۔

آٹھویں فصل :- قرآن مجید اُس نے اتارا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کے بھیدوں کو جانتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (الفرقان ع ۱)

اور جو کافر ہیں کہتے ہیں۔ یہ تو نرا جھوٹ ہے۔ جو اُس نے گھڑ لیا ہے اور اِس پر اُسے اور لوگوں نے مدد دی ہے۔ یہ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے اور کہتے ہیں پہلوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوائی ہیں۔ سو وہ اس پر صبح اور شام پڑھی جاتی ہیں۔ کہہ اُسے اُس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ ہاں وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۲۵۔ ۱۸ل۲)

آیات متعلقہ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ (طٰہٰ ع ۱) اُس کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا (۲۰۔ ۴) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ

قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ (السجدہ ع ۱)
کیا یہ کہتے ہیں اس نے خود اسے بنا لیا ہے۔ بلکہ وہ تیرے رب کی طرف سے حق
ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں
آیا تاکہ وہ ہدایت پائیں (۳۲ - ۳) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (الشوریٰ ع ۳) کیا کہتے ہیں
کہ اللہ پر جھوٹ بنا لیا ہے۔ سو اگر اللہ چاہتا تو تیرے دل پر مہر کر دیتا اور اللہ
جھوٹ کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے وہ سینوں کی باتوں
سے واقف ہے (۴۲ - ۴۲) تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الحاقۃ
ع ۲) جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے (۶۹ - ۴۳) وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِيْنَ (الحاقۃ ع ۲) اور اگر وہ ہم پر بعض باتیں افترا رکھ کے پر بنا لیتا
تو ہم ضرور اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے (۶۹ - ۴۴تا۴۶)

نویں فصل :- اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی کتاب لاؤ۔ جو ان دونوں سے
زیادہ ہدایت والی ہو۔ تاکہ میں اس کی پیروی کروں اگر تم سچے ہو۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ
سو جب ہماری طرف سے حق ان کے پاس آ گیا کہنے لگے اسے کیوں اس کی

مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ اَوَلَمْ یَکْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۗ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِکُلٍّ کٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ فَاْتُوْا بِکِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

(القصص ع ۵)

مثل نہیں دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا۔ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا۔ کہنے لگے (یہ) دو جادوگر ہیں۔ جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور کہنے لگے ہم سب کے منکر ہیں۔ کہہ تو اللہ کی طرف سے کوئی کتاب لاؤ۔ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو تا کہ میں اس کی پیروی کروں اگر تم سچے ہو (۲۸-۴۸ و ۴۹)

آیاتِ متعلقہ۔ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ ۝ (القصص ع ۵) پس اگر وہ تجھے جواب نہ دیں تو جان لو کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے۔ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا اور ہم اپنا کلام ایک دوسرے سے ملا ہوا انہیں پہنچاتے رہے

ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی۔ وہ اس
پر ایمان لاتے ہیں اور جب اُن پر (قرآن) پڑھا جاتا ہے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے
کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے۔ ہم اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے (۲۸-۵۰تا۵۳)

دسویں فصل:- قرآن مجید ایمانداروں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔
کافروں کے کانوں میں بوجھ اور اُن کے حق میں نابینائی ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۔

(حٰم السجدہ ۷ع ۵)

اور اگر ہم اسے عجمی قرآن بناتے تو کہتے اس کی آیتیں کھول کر کیوں نہ بیان کی گئیں کیا عجمی اور عربی برابر ہیں؟ کہہ دو وہ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور وہ اُن کے حق میں نابینائی ہے۔ وہ دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (۴۱-۴۴)

آیات متعلقہ:- قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۔ (الانعام ع ۱۳)
تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آ چکی ہیں۔ سو جو کوئی دیکھتا ہے۔ تو وہ اپنی جان (کی بھلائی) کے لئے ہے اور جو اندھا رہا۔ تو اسی پر

وبال ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں (۶ - ۱۰۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ؀ (بنی اسرائیل ع ۹) اور ہم قرآن سے وہ کچھ اتارتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کو یہ صرف نقصان ہی بڑھاتا ہے (۱۷ - ۸۲)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (حٰم السجدہ ع ۴) اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور ڈالو شاید تم غالب آ جاؤ (۴۱ - ۲۶)

گیارھویں فصل :- قرآن مجید کا انکار کرنے والے سے زیادہ گمراہ کون ہے؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ (حٰم السجدہ ع ۶)	کہہ کیا تم نے غور کیا۔ اگر (یہ) اللہ کی طرف سے ہو پھر تم اس کا انکار کرو اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو دور کی مخالفت میں ہے (۴۱ - ۵۲)

آیاتِ متفرقہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ؀ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ

بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (السبا ع ۴) اور کہتے ہیں ہم اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے ہے اور اگر تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ ایک دوسرے کی طرف بات لوٹائیں گے جو کمزور تھے وہ انہیں جو بڑے تھے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔ جو بڑے تھے وہ انہیں جو کمزور تھے کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا اس کے بعد کہ وہ تمہارے پاس آگئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور جو کمزور تھے وہ انہیں جو بڑے تھے کہیں گے بلکہ (یہ تمہاری) رات اور دن کی تدبیریں تھیں، جب تم ہمیں کہتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک ٹھیرائیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو ندامت کو چھپائیں گے اور جو کفر کرتے ہیں ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں۔ ان کو بدلہ نہیں ملے گا مگر اسی کا جو وہ کرتے تھے (۳۴-۳۱ تا ۳۳)

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ (حٰم السجدہ ع ۶) ہم انہیں اپنی نشانیاں اطراف میں اور ان کی اپنی جانوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کے لئے کھل جائے کہ وہ حق ہے کیا یہ کافی نہیں کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد حال ہے (۴۱-۵۳)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (الجاثیہ ع ۱) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں پس اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔ افسوس ہر جھوٹے گنہگار پر وہ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے (جو) اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر تکبر کرتا ہوا اڑ جاتا ہے گویا کہ انہیں سنا ہی نہیں سو اسے دردناک عذاب کی خبر دے (۵ لم ۔ ۶ تا ۸)

بارھویں فصل :- میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جو چیز تم خرچ کرو وہ اس کا بدلہ دیتا ہے۔ وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر (اس) کے آسودہ حال لوگوں نے کہا ہو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور کہتے ہیں ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ کہہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جس کے

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا
زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ
آمِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ
فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ
فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝ قُلْ
إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ
لَهُ ۚ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ
فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
(السباء ۴ ۵)

لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے لیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے۔ اور نہ تمہارے مال اور
نہ تمہاری اولاد وہ چیز ہے جو تم کو
تمہیں ہمارے قریب کرے، مگر جو ایمان
لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو ان کے
لئے ان کے عمل کا دوچند اجر ہے اور
وہ بلند مقامات میں امن میں ہوں گے
اور جو لوگ ہماری آیتوں کو ہرانے کی
کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں
حاضر کئے جائیں گے۔ کہو میرا رب اپنے
بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق
کی کشائش دیتا ہے اور جسے چاہتا
ہے اس کے لئے تنگ کرتا ہے
اور جو چیز تم خرچ کرو وہ اس کا بدلہ
دیتا ہے۔ اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے (۳۴ : ۳۶ تا ۳۹)

آیات متعلقہ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا
بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ (الرعد ع ۳)

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے اور لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں صرف عارضی سامان ہے (۱۳-۲۶) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (الشوریٰ ع ۳) اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کر دے۔ تو وہ زمین میں سرکش ہو جائیں۔ لیکن وہ اس اندازہ سے اتارتا ہے جو چاہتا ہے۔ ہاں وہ اپنے بندوں سے خبردار و دیکھنے والا ہے (۲۷-۴۲)

تیرہویں فصل :- اگر میں نے قرآن مجید جھوٹ بنا لیا ہے۔ تو تم میرے لئے اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ

اور جب ان پر ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں حق کے متعلق کہتے ہیں جب وہ ان کے پاس پہنچا یہ کھلا جادو ہے۔ بلکہ کہتے ہیں۔ اس نے جھوٹ بنا لیا ہے کہہ اگر میں نے جھوٹ بنا لیا ہے تو تم میرے لئے اللہ کے مقابل کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔ جن باتوں میں تم لگے رہتے ہو وہ ان کو

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الاحقاف ع ۱) خوب جانتا ہے۔ وہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ بس ہے اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۲۶ ل م ۔ ۸۹۶)

آیاتِ متعلقہ :۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ (الطور ع ۲) کیا کہتے ہیں یہ جھوٹ بنا لیا ہے۔ بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ تو اس جیسی کوئی بات لائیں اگر سچے ہیں۔ (۲۷ ۔ ۵۲ ۳۳) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ سكنہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (المطففین ع ۱) جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتا ہے پہلوں کی کہانیاں ہیں ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پہ ان کے عملوں کا زنگ بیٹھ گیا ہے (۳۰ ۔ ۸۳ ۱۳ ل م ۱)

چودھویں فصل :۔ قرآن مجید کا انکار کرنے والے تکبر کرتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ	کہ کیا تم دیکھتے ہو اگر یہ اللہ کی طرف سے
عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ	ہو اور تم اس کا انکار کرتے ہو اور بنی
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ	اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اپنے
اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ	مثل (کے آنے) کی گواہی دی تھی سو
اسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي	اس نے تو مانا اور تم تکبر کرتے ہو اللہ ظالم
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (الاحقاف ع ۱)	لوگوں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا (۲۶ ل م ۔ ۱۰)

آیاتِ متعلقہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ
الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (الاعراف ع ۵) یقیناً جو لوگ ہماری آیتوں کو
جھٹلاتے ہیں اور ان سے سرکشی اختیار کرتے ہیں اُن کے لئے آسمان کے دروازے
نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی
کے ناکے میں داخل نہ ہو اور اسی طرح ہم مجرموں کو سزا دیتے ہیں (۷-۴۰) وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ
يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى
اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاحقاف ع ۲) اور جو کافر ہیں وہ اُن کے
بارے میں جو مومن ہیں کہتے ہیں اگر یہ بہتر ہوتا تو وہ اس کی طرف ہم سے سبقت
نہ لے جاتے اور چونکہ وہ اس سے ہدایت یاب نہ ہوئے تو کہیں گے۔ یہ پرانا
جھوٹ ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب راہنما اور رحمت تھی، اور یہ کتاب
(اسے) سچ کر دکھانے والی ہے۔ عربی زبان میں تاکہ وہ انہیں ڈرائے جو ظالم
ہیں اور نیکی کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے (۴۶-۱۱ و ۱۲) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ (البلد ع ۱) اور جو
ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ بدنصیب ہیں۔ آگ میں ڈال کر ان پر دروازے
بند کر دیئے جائیں گے (۹۰-۱۹ و ۲۰)

آٹھواں باب:- اے نبیؐ آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی جھٹلانے والوں سے کہہ دے

پہلی فصل:- پتھر ہو جاؤ یا لوہا جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا وہی لوٹائے گا شاید نئی پیدائش کے لیے اٹھایا جانا قریب ہی ہو۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۵)

اور کہتے ہیں کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے۔ تو کیا نئی پیدائش کے لیے اٹھائے جائیں گے۔ کہہ پتھر ہو جاؤ یا لوہا، یا کوئی اور مخلوق جو تمہارے دلوں میں بڑی (سخت) معلوم ہوتی ہے پس کہیں گے ہمیں کون لوٹائے گا۔ کہہ جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ تب وہ تیرے سامنے اپنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے یہ کب ہوگا۔ کہہ شاید قریب ہی ہو۔ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تب تم اس کی حمد کرتے ہوئے فرمانبرداری کرو گے اور جان لو گے۔ کہ تم تھوڑا ہی رہے (۱۷- ۴۹ تا ۵۲)

بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونا مادہ پرستوں کے لئے ہمیشہ
ہی تعجب کا مقام رہا ہے۔ انکار کے رنگ میں کہتے ہیں کہ جب ہم مر جائیں گے
اور گوشت گل کر ہڈیاں رہ جائیں گی اور آخر وہ ہڈیاں بھی چورا چورا ہو جائیں گی تو
کیا پھر ہم از سر نو زندہ کئے جائیں گے اس کے جواب میں فرمایا مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ
وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (طٰہٰ ع ۳) (اسی زمین)
سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری
دفعہ نکالیں گے (۲۰ - ۵۵)

تفسیر: سب انسان زمین سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور زمین میں ہی لوٹ
کر جاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے اور دوسری مرتبہ زمین سے پیدا کیا جانا اس لحاظ
سے ہے کہ انسان کے وہ اعمال جن سے اس کی دوسری زندگی پیدا ہوتی ہے
اسی زمین پر ہوتے ہیں نہ اس سے باہر اور سچ تو یہ ہے کہ پہلی مرتبہ زمین
سے پیدا کیا جانا بھی کئی مراحل سے وقوع میں آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا (نوح ع ۱) اور اس نے تمہیں مختلف حالات میں
سے گزار کر پیدا کیا ہے (۷۱ - ۱۴) اور یہ نہیں ہوتا کہ مٹی کا بت بنا کر
کھڑا کر دیا جائے بلکہ اس مٹی سے نباتات اور غلے پیدا ہوتے ہیں۔ جنہیں
حیوانات کھاتے ہیں اور انسان بھی۔ پھر ان غذاؤں کا خلاصہ در خلاصہ وہ
چیز ہے جس سے ہر انسان کی پیدائش کی ابتدا ہوتی ہے۔ دوسری زندگی کی

کن مراحل سے گذر کر آئے گی اور کن طریقوں پر پا کیسی ہو گی۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کیونکہ یہ دوسرے عالم کے متعلق ہے۔

آیاتِ متعلقہ:۔ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۱۱)

یہ اُن کی سزا ہے اس لئے کہ وہ ہماری باتوں کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو نئی پیدائش میں اٹھائے جائیں گے۔ کیا وہ غور نہیں کرتے کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اس بات پر قادر ہے۔ کہ ان جیسے پیدا کرے اور اُس نے اُن کے لئے ایک میعاد ٹھیرائی ہے جس میں کوئی شک نہیں مگر ظالموں کو سوائے انکار کے کچھ منظور نہیں (۱۷۔ ۹۸ و ۹۹) يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ (الانبیاء ع ۷) جس دن ہم آسمان کو لپیٹ لیں گے جس طرح تحریروں کا طومار لپیٹ لیا جاتا ہے جس طرح ہم نے پہلی پیدائش شروع کی اسے پھر بنائیں گے۔ یہ ہم پر وعدہ ہے ضرور ہم (یہ) کرنے والے ہیں (۲۱۔ ۱۰۴) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

لِّنُبَیِّنَ لَکُمْ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُکُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّکُمْ وَ مِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَ مِنْکُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤی
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا ۰ (الحج ع ۱) اے لوگو!
اگر تمہیں جی اٹھنے میں شک ہے تو (غور کرو) کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر
نطفہ سے پھر لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو (کبھی) پورا بن جاتا ہے
اور (کبھی) ادھورا رہتا ہے تاکہ تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیں اور ہم جو چاہتے
ہیں رحموں میں ایک مقرر وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے
ہیں پھر تمہیں بڑھاتے ہیں تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کوئی ایسا ہے
جو وفات پا جاتا ہے اور کوئی تم میں سے وہ ہے جو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا
ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد اسے کچھ علم نہ رہے (۲۲ - ۵) اب یہ کہنا کہ
حضرت مسیحؑ کی پیدائش مذکورہ بالا مراحل میں سے نہیں گذری سراسر جہالت ہے
علاوہ ازیں علماء اسلام اس جگہ تو یتوفی کے معنے وفات پانے کے ہی کرتے ہیں۔
مگر حضرت عیسیٰؑ کے قول فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنے "جب تو نے مجھے وفات دی"
کی بجائے "جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا" کے کرتے ہیں یہ ان کا فہم قرآن
جس پر انہیں ناز ہے۔ وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۰ ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ
فِیْهَا وَ یُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا ۰ (نوح ع ۱) اور اللہ نے تمہیں زمین سے سبزہ کی طرح
پیدا کیا۔ پھر وہ تمہیں اس میں لوٹا دے گا اور تمہیں ایک (نئی) پیدائش میں نکال

کھڑا کرے گا (۷۱-۱۷ و ۱۸) اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ؕ اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ۙ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۙ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ؕ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰی ۔ (القیمة ع ۲) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ مہمل ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ منی کا ایک نطفہ نہ تھا جو ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک لوتھڑا تھا۔ سو اس سے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا تب اس سے دو زوج بنائے مرد اور عورت کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے (۷۵-۳۶ تا ۴۰) اب یہ کہنا کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش نطفہ سے نہیں ہوئی گویا اُن کے حق میں اس آیت کو جھٹلانا ہے اور عیسائیوں کو یہ کہنے کا موقع دینا ہے کہ وہ خدا تھا۔ اگر وہ انسان ہوتا تو پھر نطفہ سے ہی پیدا ہوتا بلاشبہ اُن کی پیدائش کو نطفہ سے مستثنٰے قرار دینا اور حضرت محمدؐ کی پیدائش کو نطفہ سے ماننا گویا حضرت مسیحؑ کو آنحضرتؐ پر فضیلت دینا ہے۔ آخر بلا باپ اور با باپ کے حمل سے پیدا شدہ دونوں رسولوں میں کوئی نمایاں فرق ہونا چاہیئے جس سے یہ تمیز ہو سکے کہ حضرت مسیحؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ جو اُن کے بشری صفات میں فرق بتا دے اُسے ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا ؎

دُوسری فصل :- تینوں ادوار جو اس میں ہیں وہ کس کے لئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ آسمانوں اور بڑے عرش کا رب کون ہے؟ اللہ تعالیٰ۔ تو کیا تم تقوٰی اختیار نہیں کرتے؟ کس کے ہاتھ میں ہر چیز کی

حکومت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے، پھر تمہیں کہاں سے دھوکا لگتا ہے۔

بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ۝

بلکہ اسی کی طرح کہتے ہیں جو پہلوں نے کہا۔ کہتے ہیں کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ ہمیں اور ہمارے باپ دادوں کو پہلے سے یہی وعدہ دیا جاتا رہا ہے یہ کچھ نہیں مگر پہلوں کی کہانیاں ہیں۔ کہو زمین اور جو اس میں ہیں وہ کس کے لئے ہیں اگر تم جانتے ہو کہیں گے اللہ کے لئے۔ کہو تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کہو ساتوں آسمانوں کا رب اور بڑے عرش کا رب کون ہے۔ کہیں گے اللہ کے لئے ہی ہے۔ کہو تو کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ کہو کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل پناہ نہیں دی جاتی اگر تم جانتے ہو کہیں گے اللہ کے لئے۔

بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ○ (المؤمنون ع ۵)

ہی ہے کہ پھر تمہیں کہاں سے دھوکا لگتا ہے بلکہ ہم اُن کے پاس حق لائے ہیں۔ اور وُہ یقیناً جھوٹے ہیں (۲۳ - ۸۱ تا ۹۰)

آیاتِ متعلقہ:- وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ (آل عمران ع ۱۱) اور اللہ کے لیے ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کی طرف ہی (سب) کام لوٹائے جاتے ہیں (۳ - ۱۰۸) تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ز وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ○ (الملک ع ۱) وہ (ذات) بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وُہ ہر چیز پر قادر ہے (۶۷ - ۱)

تیسری فصل ۱- زمین میں چلو پھرو دیکھو مجرموں کا انجام کیا ہوا۔ اٹھائے جانے کا وعدہ شاید قریب ہی ہو۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا ءَاِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا ھٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

اور وہ جو انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کیا جب ہم اور ہمارے باپ (دادا) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نکالے جائیں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ساتھ اور پہلے ہمارے باپ دادوں سے (بھی) کیا گیا۔ یہ صرف پہلوں کی کہانیاں ہیں کہہ زمین میں چلو پھرو پھر

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ (النمل ع ۶)

دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔ اور ان پر غم نہ کرو اور ان سے تنگی محسوس نہ کرو جو یہ مکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے۔ اگر تم سچے ہو تو کہو شاید اس کا کچھ حصہ تمہارے نزدیک آ گیا ہو جس کی تم جلدی چاہتے ہو۔

([illegible])

آیات متعلقہ: وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (الرعد ع ۱) ۱۳

اگر تو تعجب کرے تو ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم ایک نئی پیدائش میں آئیں گے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کا انکار کرتے ہیں اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں زنجیریں ہیں اور یہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (۱۳)

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ (المؤمنون ع ۳)

کیا وہ تمہیں ڈراتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم پھر نکالے جاؤ گے۔ بہت ہی دور [illegible]

بات ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ یہ کچھ نہیں مگر صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں۔ اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائینگے (۲۳-۳۵ تا ۳۷)

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ (النمل ع ۵) بلکہ آخرت کے بارے سے ان کا علم پیچھے رہ گیا۔ بلکہ وہ اس کے متعلق شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں (۲۷-۶۶)

چوتھی فصل :- زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کس طرح اس نے پہلی بار پیدا کیا؟ پھر وہی آخرت کا اٹھانا اٹھائے گا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (العنکبوت ع ۲)

کہہ زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کس طرح اس نے پہلی بار پیدا کیا پھر اللہ ہی آخرت کا اٹھانا اٹھائیگا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۲۹-۲۰)

آیات متعلقہ :- اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ (العنکبوت ع ۲) کیا وہ غور نہیں کرتے کس طرح اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اُسے دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ یہ اللہ پر آسان ہے (۲۹-۱۹) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (العنکبوت ع ۳) اور جو لوگ اللہ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں وہ میری رحمت سے مایوس

ہیں اور اُن کے لئے دردناک دکھ ہے (۲۹-۲۳) اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (الروم ع ۲) اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے دوبارہ پیدا کرتا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۲۰-۱۱)

پانچویں فصل: موت کا فرشتہ تمہاری روح قبض کرتا ہے، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاتے ہو۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۥ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

(السجدہ ع ۱)

اور کہتے ہیں کیا جب ہم زمین میں گم ہو جائیں گے کیا پھر ہم نئی پیدائش میں (زندہ) ہوں گے بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرنے والے ہیں، کہہ موت کا فرشتہ تمہاری روح قبض کرتا ہے، جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاتے ہو (۳۲-۱۰ و ۱۱)

آیتِ متعلقہ:- وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ (السجدہ ع ۲) اور اگر تو دیکھے جب مجرم اپنے رب کے سامنے اپنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سُن لیا۔ سو ہمیں واپس بھیج۔ ہم اچھے عمل کریں گے (اب) ہمیں یقین آ گیا (۳۲-۱۲)

چھٹی فصل ۱۔ وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی بار بنایا

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ۝ (یٰسٓ ع ۵)

کیا انسان غور نہیں کرتا۔ کہ ہم نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر وہ یکبو وہ کھلا جھگڑا کرنے والا ہے۔ اور ہمارے لیئے ایک نادر بات بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہتا ہے کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب وہ گل چکی ہوں گی۔ کہہ انہیں وہی زندہ کرے گا۔ جس نے انہیں پہلی بار بنایا اور وہ ہر پیدائش کو خوب جاننے والا ہے (۳۶ - ۷۷ تا ۷۹)

آیات متعلقہ:۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ (المومنون ع ۱)

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اُسے ایک مضبوط ٹھہرنے کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا اور لوتھڑے کو گوشت کا

لوتھڑا بنایا اور گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں بنائیں اور ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک اور پیدائش دے کر اٹھا کھڑا کیا پس اللہ بابرکت ہے (جو) سب بنانے والوں سے بہتر ہے پھر تم اس کے بعد یقیناً مرنے والے ہو پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے (۲۳-۱۲ تا ۱۶) اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۝ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (یٰس ع ۵) کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اس بات پر قادر نہیں کہ ان (انسانوں) کی مثل بنا سکے۔ ہاں۔ اور وہ بڑا پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔ اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے صرف یہی ہوتا ہے کہ اسے کہتا ہے ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔ سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۳۶-۸۱ تا ۸۳)

ساتویں فصل مرنے کے بعد تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم ضرور دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی کہہ ہاں اور تم ذلیل (بھی)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ (الصّٰفّٰت ع ۱)

ہو گے۔ وہ صرف ایک ہی للکار ہے سو وہ ناگہاں دیکھنے لگیں گے (۳۷-۱۷تا۱۹)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ (التغابن ع ۱)

جو کافر ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اُٹھائے نہیں جائیں گے کہہ ہاں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ پھر تمہیں ضرور اس کی خبر دی جائے گی جو تم نے عمل کئے اور یہ اللہ پر آسان ہے (۶۴-۷)

آیات متعلقہ:۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ (الروم ع ۳)

اور اس کے نشانوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک آواز دے کر پکارے گا۔ تو تم فوراً نکل پڑو گے (۳۰-۲۵)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۫ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ (یٰسٓ ع ۴) اور صور پھونکا جائے گا۔ پس وہ ناگہاں قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ کہیں گے ہم پر افسوس کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اٹھایا۔ یہ وہ ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور رسولوں نے

سچ کہا تھا وہ صرف ایک ہی آواز ہو گی۔ تو وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے (۳۶-۵۳ تا ۵۲) وَقَالُوا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ (الصّٰفّٰت ع ۱) اور کہیں گے ہم پر افسوس یہ جزا کا دن ہے یہ فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے (۳۷-۲۰ و ۲۱)

آٹھویں فصل :- اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے پھر وہی مارے گا پھر وہ تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (الجاثیہ ع ۳)

اور جب اُن پر ہماری کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو اُن کی دلیل اور کچھ نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ کہہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے۔ پھر وہی تمہیں مارے گا پھر وہ تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور جس وقت (نمبر ۵) گھڑی قائم ہو گی۔ اُس وقت (حق) کو باطل قرار دینے والے گھاٹے میں ہوں گے ؛ (۴۵-۲۵ تا ۲۷)

آیٰاتُنَا مِّنۡ تَلۡقِهِمۡ۔ وَقَالُوۡا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَ
مَا یُهۡلِکُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِکَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ۰

(الجاثیہ ع ۳) اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر ہماری دُنیا کی زندگی ہے۔ ہم مرتے
ہیں اور ہم جیتے ہیں اور سوائے زمانہ کے ہمیں کوئی ہلاک نہیں کرتا اور انہیں
اس کا کچھ علم نہیں۔ وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں (۴۵-۴ ۲) اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّ
اللّٰهَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَمۡ یَعۡیَ بِخَلۡقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی
اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلٰۤی اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۰ (الاحقاف ع ۴) کیا
انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے
پیدا کرنے سے تھکا نہیں وہ اِس پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ ہاں وُہ
ہر چیز پر قادر ہے ۔ (۴۶-۳۳ ۱)

اٹھارہویں فصل:۔ پہلے اور پچھلے ایک مقرر دن کے مقرر وقت پر اکٹھے کئے جائینگے۔

وَکَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ اَئِذَا مِتۡنَا	اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مرجائیں گے
وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا	اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا
لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ اَوَ اٰبَآؤُنَا	ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے
الۡاَوَّلُوۡنَ ۰ قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِیۡنَ	پہلے باپ دادا بھی۔ کہہ پہلے اور پچھلے
وَالۡاٰخِرِیۡنَ ۙ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰی	سب یقیناً ایک مقرر دن کے مقرر
مِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۰ ثُمَّ	وقت پر اکٹھے کئے جائیں گے۔ پھر

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ	تم اے گمراہو! جھٹلانے والو! ضرور
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ	تھوہر کے درخت سے کھاؤ گے۔ پھر
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ	اپنے پیٹوں کو اس سے بھرو گے۔ پھر
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ	اس کے اوپر ابلتا ہوا پانی پیو گے۔ پھر
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۗ هٰذَا	پیو گے جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں یہ روزِ جزا

نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۗ (الواقعہ ع ۲) کے دن ان کی مہمانی ہے (۵۶-۵۱ تا ۵۶)

آیات متعلقہ ۔ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۙ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الواقعہ ع ۲) ہم نے تم کو پیدا کیا پھر کیوں تم (دوسری پیدائش کو) سچ نہیں مانتے۔ تو کیا تم نے دیکھا جو تم نطفہ ڈالتے ہو۔ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے تمہارے درمیان موت مقرر کر دی ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں کہ تمہاری مثل بدل کر لائیں اور تمہیں اس صورت میں پیدا کریں جو تم نہیں جانتے اور تم پہلی پیدائش کو جانتے ہو تو پھر نصیحت کیوں نہیں پکڑتے (۵۶-۵۷ تا ۶۲)

دسویں فصل :- اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین میں پھیلایا۔ اسی کی طرف اکٹھے

کئے جاؤ گے۔ اس وعدے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ میں صرف کھلا ڈرانے والا ہوں۔

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ (الملک ع ۲)

کہہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اُسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو۔ کہہ علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور میں صرف کھلا ڈرانے والا ہوں ۔ (۶۷-۲۳ تا ۲۶)

آیاتِ متعلقہ :- وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ (آل عمران ع ۱۷) اور اگر تم مرجاؤ یا قتل کئے جاؤ۔ تو یقیناً اللہ کی طرف ہی اکٹھے کئے جاؤ گے (۳-۱۵۷) فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ۔ (الملک ع ۲) سو جب اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بُرے ہو جائیں گے اور کہا جائے گا۔ یہ وہی ہے جو تم مانگا کرتے تھے (۶۷-۲۷)

نواں باب :- اے نبیؐ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں ٹھہرانے والوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل :- اللہ تعالیٰ کی اولاد ٹھہرانے والوں کے پاس کوئی دلیل نہیں جو

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں کامیاب نہیں ہوتے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ (یونس ع ۷)

کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنایا۔ وہ اس سے پاک ہے وہ بے نیاز ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ کیا تم اللہ پر (جھوٹ) کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ کہہ وہ جو اللہ پر جھوٹ بناتے ہیں کامیاب نہیں ہوتے۔ دنیا کا سامان ہے۔ پھر ہماری طرف انہیں لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے (۱۰-۶۸ تا ۷۰)

بلاشبہ عیسائی تو حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا ٹھہرانے کی بنیاد اس جھوٹ پر رکھتے ہیں، کہ حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے روح القدس کی قدرت سے حمل ہوا۔ اور اہل اسلام حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا معجزہ قرار دینے کی بنیاد اس افترا پر رکھتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حمل ہوا جس سے عیسائیوں کے باطل اور منکرانہ عقیدے کی تائید[1] ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو

[1] بلاشبہ جو جھوٹوں کی تائید کرے وہ بھی جھوٹا۔

بغیر مرد کے حمل کرنے سے پاک ہے۔ جیسا کہ سبحٰنہٗ کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے
حقیقتاً عیسائیوں اور مسلمانوں کے پاس ایسے غیر معمولی حمل کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ
حضرت مسیحؑ میں حمل کرنے والے کے اوصاف ہی نہ تھے۔ جو عیسائی اور مسلمان یہ ثابت
کر دے کہ حضرت مسیحؑ میں روح القدس یا اللہ تعالیٰ کے اوصاف تھے۔ اُسے
ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اگر جواب نہ دے سکیں تو پھر سمجھ لیں کہ حضرت مریمؑ
کے حمل کے متعلق اُن کے ایسے عقیدے جھوٹ اور افترا پر مبنی ہیں۔ اور جھوٹے
کامیاب نہیں ہوتے بلکہ عذاب پاتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

آیات متعلقہ۔ وَّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ٭ مَا لَہُمۡ بِہٖ
مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ
اِلَّا کَذِبًا (الکہف ع ۱) اور انہیں ڈرائے جو کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا۔ انہیں
اس کے متعلق کچھ بھی علم نہیں اور نہ اُن کے بڑوں کو (تھا) بڑی بات ہے جو اُن
کے مونہوں سے نکلتی ہے وہ جھوٹ ہی کہتے ہیں (۱۸ - ۴ تا ۵) چونکہ عیسائی جھوٹ
بنا کر حضرت مریمؑ کے حمل کو روح القدس کی قدرت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور
حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ٹھہراتے ہیں۔ لہٰذا اس آیت میں اُنہیں جھوٹا قرار
دیا گیا۔ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ مِّنۡ اِفۡکِہِمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿ۙ﴾ وَلَدَ اللّٰہُ ۙ وَ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿﴾
(الصّٰفّٰت ع ۵) دیکھو وہ اپنی طرف سے جھوٹ (بنا کر) کہتے ہیں کہ اللہ نے جنا
ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں (۳۷ - ۱۵۱ و ۱۵۲) چونکہ مشرکین افترا کر کے عورتوں کے

حمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے تاکہ ایسے حمل سے پیدا شدہ لوگوں کو
اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ٹھہرانے میں آسانی ہو۔ عیسائیوں کی مثال ان پر گواہ ہے
لہٰذا اس آیت میں ایسا کہنے والوں کو کاذب ٹھہرایا گیا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَہٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ (العنکبوت ع ۷) اور اس سے
زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بنائے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس
آگیا ہو کیا کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (۲۹ — ۶۸) بلاشبہ جو لوگ
جھوٹ بنا کر حضرت مریمؑ کے حمل کو بغیر مرد کے روح القدس یا اللہ تعالیٰ کی قدرت
کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ کیونکہ حضرت مریمؑ کو اُن کے خاوند
یوسف (متی ۱ — ۱۹) نے حمل کیا۔ وہ اس کی بیوی تھی (متی ۱ — ۲۰) یہی وجہ ہے
کہ حضرت مریمؑ نے یوسف کو حضرت مسیحؑ کا باپ ٹھہرایا (لوقا ۲ — ۴۸) حقیقۃً
حضرت مسیحؑ میں نطفہ سے پیدا ہونے کے باعث انسانی صفات تھے۔ جو اس
سچی بات کو جھٹلاتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

چونکہ عیسائی حضرت مریمؑ کے حمل کو روح القدس کی قدرت کی طرف منسوب
کرکے حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا ٹھہراتے ہیں۔ جو سراسر اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ لہٰذا
اس عقیدہ پر بڑی سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ آیات اس پر شاہد ہیں۔
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا اِدًّا ۝ تَکَادُ

السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۗ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ (مریم ع ٦)

اور کہتے ہیں۔ رحمٰن نے بیٹا بنایا یقیناً تم ایک خطرناک بات کر گزرے۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں کہ وہ رحمٰن کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتے ہیں اور رحمٰن کو تو شایاں نہیں کہ وہ بیٹا بنائے آسمانوں اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ رحمٰن کے پاس غلام بن کر آئیں گی (۱۹ - ۸۸ تا ۹۳) ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اپنی قدرت سے حمل نہیں کیا۔ اگر ایسا کیا ہوتا تو پھر ناراضگی کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ مشہور مثال ہے۔ "خود کردہ را علاجے نیست"۔ باوجود ایسی ناراضگی کے پھر بھی عموماً اہل اسلام عیسائیوں کی طرح یہی مشرکانہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حمل ٹھہرا جو سراسر اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس سے اس کی نسبت یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ بھی صاحب اولاد ہے۔ جیسا کہ عام طور پر حمل کرنے والے کو صاحب اولاد سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کی زوجہ بھی ہے

دوسری فصل: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے بیٹا نہیں

بنایا اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے ۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اور کہہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ جس نے بیٹا نہیں بنایا اور نہ بادشاہی میں
شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ (بنی اسرائیل ع ۱۲) اُس کا کوئی شریک ہے (۱۷-۱۱۰)

آیت متعلقہ الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝ (الفرقان ع ۱) وہ وہی ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اس کے لئے ایک اندازہ ٹھیرایا (۲۵-۲) چونکہ بیٹا بھی حمل سے پیدا ہونے کی وجہ سے باپ کا شریک ہوتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی بھی تردید کردی۔ صاف ظاہر ہے کہ اُس نے کبھی بھی کسی عورت کو بغیر مرد کے اپنی قدرت سے حمل نہیں کیا لَمْ یَلِدْ (الاخلاص ع ۱) نہ اُس نے کسی کو جنا (۱۱۲-۳) کے الفاظ اس پر شاہد ہیں۔ جب بلاشبہ مرد ہی عورت کو حمل کرتا ہے جیسا کہ قانونِ الٰہی ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو اپنے مقرر کردہ قاعدے کے خلاف اپنی قدرت سے بغیر مرد کے حضرت مریمؑ کو حمل کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی؟ آخر اس کا کچھ تو جواب ہونا چاہیئے۔ کیا اُس وقت حضرت مریمؑ کو خاوند دستیاب نہیں ہو سکتا تھا؟

تیسری فصل :۔ اگر رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں پہلا عبادت کرنے والا ہوں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ (الزخرف ع ۷) کہہ اگر رحمٰن کا کوئی بیٹا ہو۔ تو میں پہلا عبادت کرنے والا ہوں (۳۲ م - ۸۱)

آیت متعلقہ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ (الزخرف ع ۷) آسمانوں اور زمین کا رب۔ رب عرش اس سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں (۳۲ م - ۸۲) چونکہ بیٹا حمل سے پیدا ہونے کی وجہ سے حمل کرنے والے کا ٹکڑا یعنی جزو ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے عیسائی حضرت مریمؑ کے حمل کو روح القدس کی قدرت کی ذات منسوب کر کے حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں یہ آیت اس پر شاہد ہے وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ (الزخرف ع ۱) اور وہ اس کے بندوں میں سے اس کی اولاد مقرر کرتے ہیں انسان کھلا ناشکر گذار ہے (۳۲ م - ۱۵)

حقیقتاً حضرت مسیحؑ میں انسانی صفات تھے کیونکہ وہ نطفہ سے ہی پیدا ہوئے تھے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا کا جز نہ تھے یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ نے زندگی بھر میں اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کی اور کبھی بھی حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ سمجھا بلکہ آپ نے عیسائیوں کو کھلے لفظوں میں یہ بتلا دیا کہ حضرت مریمؑ نے حضرت مسیحؑ کو اسی طرح حمل میں لیا جیسے دوسری عورتیں حمل لیتی ہیں (تفسیر روح المعانی۔ آل عمران) گویا عیسائیوں کے اس مشرکانہ

عقیدے کی کہ حضرت مریم کو بغیر مرد کے روح القدس کی قدرت سے حمل ہوا۔ تردید کردی۔ حضرت محمدؐ کا حضرت مسیحؑ کی عبادت نہ کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے۔ کہ وہ بغیر مرد کے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حمل سے پیدا نہیں ہوئے تھے چنانچہ وہ خود بھی اپنے آپ کو بار بار ابن آدم ہی کہہ کر پکارتے ہیں اناجیل اس پر شاہد ہیں۔

چوتھی فصل:۔ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص ۱) کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں (۱۱۲ - تا ۴)

صاف ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر نہیں تو وہ پھر حمل کیسے کرے اور بیٹا کیوں کر ہو یہ آیت اس پر شاہد ہے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (الانعام ع ۱۳) آسمانوں اور زمین کا عجیب پیدا کرنے والا اس کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے اور اس کی کوئی جورو نہیں۔ اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (۶ - ۱۰۲)

مذکورہ بالا آیت میں عیسائیوں کے عقیدہ کی تردید کر کے صاف بتلایا گیا کہ جب اللہ کی کوئی بیوی نہیں تو پھر حضرت مسیحؑ کیونکر اللہ کے بیٹے ہو سکتے ہیں؟

اللہ تو واحد ہے اور بیٹا بغیر جوڑے کے نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ جو قادر مطلق ہے اس کے ہاں بغیر بیوی کے بیٹا نہیں ہو سکتا تو پھر مریمؑ کے ہاں کیونکر بغیر خاوند کے بیٹا ہو سکتا ہے۔ کیا وہ خدا سے بڑھ کر تا در ہے؟ اگر حضرت مریمؑ بغیر جوڑے کے ہی بیٹا جن دے تو پھر اللہ تعالیٰ نے جو دلیل اپنے حق میں بیٹا نہ ہونے کی دی ہے وہ باطل ٹھہرتی ہے۔ بلاشبہ اللہ کی دلیل کو باطل کرنا کوئی عقلمندی نہیں اور حضرت مریمؑ کا جوڑا اقرار دینے میں ہمارا کچھ بگڑتا نہیں۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے وَخَلَقْنَا كُمْ أَزْوَاجًا (النباء ۱) ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا (۸ع۳)

اگر حضرت مریمؑ بغیر خاوند کے ہی بیٹا جن دے تو پھر وہ زبان حال سے یہ کہہ سکتی ہے کہ قادر مطلق خدا کے ہاں تو بیٹا بغیر جوڑے کے نہیں ہو سکتا۔ مگر میں جن سکتی ہوں۔ بھلا جو کام خدا کے لئے ناممکن ہو وہ حضرت مریمؑ کے لئے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے مگر افسوس یہ نکتہ مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں بیٹھتا کیونکہ وہ اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ خالق ہے اور حضرت مریمؑ مخلوق تھی تو پھر خالق مخلوق کو حمل کیوں کر دے وہ تو اس کی جنس سے نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس کا جوڑا ہے۔ اور نہ ہی حضرت مسیحؑ میں اللہ تعالیٰ کی صفات تھے۔ حالانکہ بیٹا ہمیشہ حمل کرنے والے کے اوصاف لے کر پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر کس وجہ پر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے بغیر مرد کے اپنی قدرت سے حمل کیا تھا۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حمل سے پیدا شدہ رسول حضرت مسیحؑ

اور انسانی حمل سے پیدا شدہ رسول حضرت محمدؐ کی صفات میں کوئی نمایاں فرق ہونا چاہیئے جس سے یہ تمیز ہو سکے کہ حقیقۃً حضرت مسیحؑ بغیر باپ کے خدائی حمل سے پیدا ہوئے تھے۔ کیونکہ درخت ہمیشہ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ جب حمل سے پیدا شدہ دونوں رسولوں میں بشری صفات مساوی تھے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کا بھی باپ نہ مانا جائے:

دسواں باب:- اے نبیؐ بت پرستوں، میت پرستوں اور مشرکوں[1] سے کہہ دے۔

پہلی فصل:- اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے تو پھر اللہ کے سوا کس کو پکارو گے؟

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ	کہہ، اگر اللہ کا عذاب تم پر آجائے یا (قیامت کی) گھڑی تم کو آلے کیا تم اللہ کے سوائے کسی اور کو پکارو گے اگر تم

۱؎ حقیقۃً شرک یا بت پرستی صرف یہی نہیں کہ پتھروں کو یا اور چیزوں کو یا بعض مردہ انسانوں کو خدا مانا جائے اور ان کی طرف بعض خدائی صفات منسوب کی جائیں بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ انسان اپنی حرص وہوا کے اتباع میں حق بات کی پرواہ نہ کرے کیونکہ جو شخص اپنی ناروا خواہشات کا غلام ہے وہ موحد نہیں یہ آیت اس پر شاہد ہے اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ہ (الفرقان ع ۴) کیا تو نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بناتا ہے تو کیا تو اس کا ذمہ دار ہو سکتا ہے (۲۵-۳-۴)

صٰدِقِیْنَ ۝ بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُوْنَ ۝ (الانعام ع ۴)

سچے ہو۔ بلکہ تم اُسی کو پکاروگے سو جس کے لیے تم پکاروگے۔ اگر چاہے تو اُسے دُور کردے گا اور تم انہیں بھول جاؤ گے جنہیں تم شریک ٹھیراتے ہو (۶ - ۴۰)

آیت متعلقہ: وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ فَلَمَّا نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا (بنی اسرائیل ع ۷) اور جب تمہیں دریا میں مصیبت پہنچتی ہے۔ تو وہ کھوئے جاتے ہیں جنہیں تم پکارتے ہو سوائے اُس کے پھر جب وہ تمہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ناشکر گذار ہے (۱۷ - ۶۷) صاف ظاہر ہے کہ انسان مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتا ہے اور باطل معبودوں کو جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے بھول جاتا ہے۔

دُوسری فصل: ۱۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں لے جائے اور تمہارے دلوں پر مُہر لگادے۔ تو اُس کے سوائے کون معبود ہے۔ جو تم کو یہ لادے؟

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَاَبْصَارَکُمْ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ اُنْظُرْ کَیْفَ

کہہ ۵ اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں لے جائے اور تمہارے دلوں پر مُہر لگادے اللہ کے سوائے کون معبود ہے۔ جو تم کو یہ لادے؟ دیکھو ہم کس طرح باتوں کو

۵ کیا تم نے غور کیا؟

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ (الانعام ع ۵)   بار بار بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ پھیر جاتے ہیں (۶ - ۴۷)

آیتِ متعلقہ: يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ڎ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرہ ع ۲) قریب ہے کہ بجلی اُن کی نظر کو اچک لے جائے جب کبھی وہ ان کو روشنی دیتی ہے اس میں چلنے لگتے ہیں۔ اور جب اُن پر اندھیرا کرتی ہے ٹھیر جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور اُن کی شنوائی اور اُن کی بینائی کو لے جاتا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۲ - ۲۰)

تیسری فصل:۔ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے۔ تو کیا ظالم لوگوں کے سوائے کوئی اور ہلاک کیا جائے گا؟

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (الانعام ع ۵)   کہہ: اگر اللہ کا عذاب تم پر اچانک یا کھلا کھلا آجائے تو کیا سوائے ظالم لوگوں کے کوئی (اور) ہلاک کیا جائے گا؟ (۶ - ۴۷)

آیاتِ متعلقہ:۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ (النساء ع ۷) اللہ نہیں بخشتا کہ اُس کے ساتھ شریک بنایا جائے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ

م کیا تم نے غور کیا؟

جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے وہ ایک بھاری گناہ افترا کرتا ہے (۴ : ۴۸) وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (یوسف ع ۱۲) اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے ۔ مگر وہ شرک بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب کی بھاری مصیبت آپڑے یا ناگہاں وہ گھڑی ان پر آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو (۱۲ - ۱۰۶ و ۱۰۷)

چوتھی فصل :۔ خشکی اور تری کی مشکلات سے کون نجات دیتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ ہی نجات دیتا ہے ۔

قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ (الانعام ع ۸)

کہہ کون تم کو خشکی اور تری کی مشکلات سے نجات دیتا ہے (جب) تم اس کو عاجزی سے اور چھپ کر پکارتے ہو۔ اگر وہ ہم کو اس سے نجات دے۔ تو ہم یقیناً شکر کرنے والوں میں سے ہوں گے کہہ دے اللہ تم کو ان سے اور ہر سختی سے نجات دیتا ہے پھر تم شرک کرتے ہو (۶ - ۶۳ و ۶۴)

آیاتِ متعلقہ :۔ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ

عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۷) تو کیا تم اس سے نڈر ہو کہ وہ تم کو خشکی کے قطعہ پر ہی نابود کر دے یا تم پر کنکر برسانے والی آندھی بھیج دے پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤ۔ یا تم اس سے نڈر ہو کہ ایک دفعہ پھر تم کو اسی (دریا) میں لے جائے پھر تم پر کشتی توڑنے والی ہوا چلا دے اور تم کو غرق کر دے۔ اس لئے کہ تم نے ناشکری کی۔ پھر تم اپنے لئے ہمارے خلاف اس کی پیروی کرنے والا نہ پاؤ (۱۷ - ۶۸ و ۶۹)

پانچویں فصل:۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے۔ خواہ اوپر سے خواہ نیچے سے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ (الانعام ع ۸)

کہہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں کئی فرقے بنا کر ملا دے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھا دے۔ دیکھ ہم کس طرح باتوں کو بار بار بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں (۶۵)

آیاتِ متعلقہ:۔ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَ هُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَ هُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۝ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النحل ع ۶) تو کیا وہ جو بُرائی کی تدبیریں کرتے ہیں اس بات سے نڈر ہوگئے ہیں کہ اللہ ان کو ملک میں ذلیل کردے یا ان پر ایسی طرف سے عذاب آجائے جس کا انہیں خیال بھی نہیں یا وہ انہیں ان کے آنے جانے میں پکڑ لے تو وہ اس کی گرفت سے نکل نہیں سکتے یا وہ انہیں ڈرا کر پکڑے سو تمہارا رب مہربان رحم کرنے والا ہے۔ (۱۶ – ۴۵ تا ۴۷)

چھٹی فصل: کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوائے اسے پکاریں جو ہمیں نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان؟ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی کامل ہدایت ہے۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا

کہہ کیا ہم اللہ کے سوائے اُسے پکاریں جو ہم کو نفع نہیں دیتا اور نہ ہی ہم کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور کیا ہم اپنی ایڑیوں پر لوٹائے جائیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں سیدھا رستہ دکھا دیا اُس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین کے اندر حیران بنا کر خواہشات کی پیروی میں لگا دیا۔ اُس کے ساتھی ہیں

لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانعام ع ۹) جو اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس آجا کہہ اللہ کی ہدایت وہی (کامل) ہدایت ہے اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے پروردگار کی فرمانبرداری کریں (۷ - ۷۱)

آیت متعلقہ :- یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَمَا لَا یَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝ یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ۝ (الحج ع ۲) اللہ کو چھوڑ کر اُسے پکارتا ہے جو نہ اُسے نقصان دے سکتا ہے اور نہ اُسے نفع پہنچا سکتا ہے۔ یہ پرلے درجے کی گمراہی ہے آئندہ پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے قریب تر ہے کیا ہی برا دوست اور کیا ہی برا رفیق ہے (۲۲ - ۱۲ و ۱۳)

ساتویں فصل :- کیا نر حرام کئے ہیں یا مادہ ؟

ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ آٰلذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ

آٹھ نر اور مادہ، دو بھیڑوں میں سے اور دو بکریوں میں سے کہہ کیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ جو دونوں مادہ کے رحموں میں ہے مجھے علم کے ساتھ خبر دو اگر تم سچے ہو اور اونٹوں میں سے دو اور گایوں میں سے دو۔ کہہ کیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں

آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (الانعام ع ۱۷)

مادہ یا وہ جو دونوں مادہ کے رحموں میں ہے، یا تم گواہ تھے، جب اللہ نے تم کو یہ حکم دیا۔ پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے، تا کہ بے علمی سے لوگوں کو گمراہ کرے۔ اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا (۶ ـ ۱۴۴ و ۱۴۵)

اللہ تعالیٰ نے نر کو حرام کیا ہے نہ مادہ کو اور نہ اُن کے بچوں کو۔ مشرک بعض وقت نر کو بتوں کو چڑھاوا قرار دے کر اُن سے کام لینا حرام سمجھتے تھے۔ بعض وقت مادہ کو بھی۔

آیاتِ متعلقہ:۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (الانعام ع ۱۶) اور کھیتی اور چار پایوں سے جو اُس نے پیدا کئے ہیں اللہ کے لئے حصہ ٹھیراتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کے لئے ہے۔ اُن کے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے سو جو اُن کے شریکوں کے لئے ہوتا ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا۔ اور جو اللہ کے لئے ہوتا ہے، وہ اُن کے

شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں (۶-۱۳۷) وَقَالُوْا هٰذِهٖ
اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ
حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ
سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ
خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ
شُرَكَآءُ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ (الانعام ع ۱۷) اور کہتے
ہیں یہ چارپائے اور کھیتی منع ہے اس کو کوئی نہیں کھا سکتا۔ مگر وہ جس کو ہم چاہیں
ان کے خیال میں اور چارپائے جن کی پیٹھوں (پر چڑھنے) کو حرام کر دیا گیا ہے اور
چارپائے جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔ اس پر افترا کرتے ہوئے وہ ان کو اس کا
بدلہ دے گا جو وہ افترا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں۔ جو کچھ ان چارپایوں کے پیٹوں
میں ہے۔ وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے
اور اگر وہ (بچہ) مرا ہوا ہو تو وہ سب اس میں شریک ہوتے ہیں۔ وہ ان کو ان
کے بیان کا بدلہ دے گا (وہ حکمت والا علم والا ہے (۶-۱۳۹-۱۴۰)

آٹھویں فصل میں وحی میں سوائے مردار، خون اور سؤر کے گوشت کے
اور کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ
مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ

کہہ میں اس میں جو میری طرف وحی کی گئی
ہے کسی چیز کو جو کوئی کھانے والا کھائے

اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّہٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (الانعام ع ۱۸)

حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ مردار ہو یا خون گرایا گیا یا سور کا گوشت کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں یا وہ نافرمانی ہو کہ اس پر سوائے اللہ کے دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔ پھر جو کوئی لاچار ہو جائے نہ خواہش کرنے والا نہ حد سے بڑھنے والا تو تیرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۶-۱۴۶)

آیت متعلق اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرہ ع ۲۱) اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جسے اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے پکارا جائے حرام کیا ہے۔ مگر جو شخص لاچار ہو جائے نہ خواہش کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۲-۱۷۳)

توضیح فیصل ۱- کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اس سے دلیل نکالو؟ تم صرف ظن کی پیروی کرتے ہو۔ اللہ کی دلیل فیصلہ کن ہے۔

سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ کَذٰلِکَ

جنہوں نے شرک کیا اب وہ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کوئی

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَأْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ج فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (الانعام ع ۱۸)

چیز حرام کرتے اسی طرح وہ لوگ جھٹلاتے رہے۔ جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہماری سزا کا مزہ چکھا۔ کہہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اس کو ہمارے لئے نکالو تم صرف ظن کی پیروی کرتے ہو اور تم نری اٹکلیں دوڑاتے ہو کہہ دے تو اللہ کی دلیل ہی فیصلہ کن ہے۔ سو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیتا (۸-۱۴۹ و ۱۵۰)

آیاتِ متعلقہ:- وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ (الانعام ع ۱۴) اور اگر تو اکثر ان لوگوں کی بات مانتا چلا جائے جو زمین میں ہیں تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں۔ وہ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں اور وہ محض اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں (۶-۱۱۶) وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ (یونس ع ۴) اور ان میں اکثر اٹکل پر ہی چلتے ہیں۔ حق کے مقابلے میں اٹکل کچھ کام نہیں دیتی۔ اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں (۱۰-۳۶) وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَىْءٍ نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ کَذٰلِکَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ (النحل ع ۵) اور جو شرک کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو ہم اُس کے سوائے کسی چیز کی عبادت نہ کرتے (نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم اس کے (حکم کے) سوائے کوئی چیز حرام ٹھیراتے۔ اسی طرح انہوں نے کیا جو اِن سے پہلے تھے۔ سو رسولوں پر سوائے کھول کر پہنچا دینے کے اور کوئی ذمہ داری نہیں (۱۴ - ۳۵) وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِکُوْنَ ۝ (الزخرف ع ۲) اور کہتے ہیں۔ کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم اُن کی عبادت نہ کرتے اُنہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ کیا ہم نے اُنہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جس سے وہ دلیل پکڑتے ہیں (۴۳ - ۲۰، ۲۱) اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ یُّؤْفَکُ عَنْهُ مَنْ اُفِکَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ (الذاریات ع ۱) تم صرف مختلف باتیں کہہ رہے ہو۔ اس سے وہی پھیرا جاتا ہے جو حق سے باطل کی طرف پھرتا ہے۔ اٹکلیں دوڑانے والے مارے گئے۔ جو جہالت میں بھولے ہوئے ہیں (۵۱ - ۸ تا ۱۰)

دسویں فصل ۱۰- اپنے وہ گواہ لاؤ۔ جو یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کیا ہے اپنی طرف سے جھوٹ بول کر گواہی نہ دو۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝

(الانعام ع ۱۸)

کہہ اپنے وہ گواہ لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ اللہ نے اس کو حرام کیا ہے پھر اگر یہ خود گواہی دیں تو تو ان کے ساتھ گواہی نہ دے اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کر جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان کی جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ دوسروں[1] کو اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں (۶ - ۱۵۱)

---

[1] جیسا کہ آج کل کے قبر پرست مسلمان اللہ تعالیٰ کی صفات "عالم الغیب اور حاضر وناظر" کو فوت شدہ نبیوں اور ولیوں کی طرف منسوب کرکے ان اوصاف میں خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے دعائیں مانگتے ہیں۔ اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں۔ پھر لطف کی بات تو یہ ہے کہ اسے شرک نہیں کہتے۔ گویا جھوٹ بول کر اپنے آپ کو ان آیات وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ (الانعام ع ۳) اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے تب ہم ان کو جنہوں نے شرک کیا (باقی صفحہ ۲۲۴ پر)

حقیقۃً اِن سے وہ گواہ طلب کیے گئے تھے۔ جو یہ گواہی دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے۔ یعنی کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح آیا ہو۔ جس نے یہ کہا ہو۔ چونکہ ایسا گواہ وہ کوئی پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے فرمایا کہ اگر بجائے دوسرا گواہ پیش کرنے کے یہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو تم اِن کے ساتھ گواہی نہ دو۔ یعنی اُن کی گواہی قابل قبول نہیں۔ کیونکہ یہ تکذیب کرنے والے ہیں ؛

آیت متعلقہ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الجاثیہ ع ۲) اور اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کر جو علم نہیں رکھتے (۴۵-۱۸)

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۲۳) کہیں گے وہ تمہارے شریک کہاں ہیں۔ جن کیلئے تم جھوٹے دعوے کرتے تھے۔ تب ان کا فتنہ نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ کہیں گے کہ اللہ ہمارے رب کی قسم ہم مشرک نہ تھے۔ دیکھ کس طرح اپنے اوپر جھوٹ بولتے ہیں اور جو وہ افترا کرتے تھے۔ اُن سے جاتا رہے گا (۶-۲۲ تا ۲۴) کا مصداق بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مشرک شرک کی تعریف کرنے سے ڈرتے ہیں تا کہ وہ اِن پر چسپاں ہونے کی وجہ سے مشرک کہلانے پائیں۔ صاف ظاہر ہے کہ شرک کرتے ہیں مگر مشرک کہلانے سے ڈرتے ہیں۔ پہلے مشرک تو مرنے کے بعد جھوٹ بولیں گے مگر آج کل کے مشرک مرنے سے پہلے ہی جھوٹ بولتے ہیں اور جو انہیں شرک کرنے سے منع کرے اُسے وہابی کہتے ہیں اور خود مشرک بنتے ہیں ؛

گیارھویں فصل:۔ آؤ میں بتاؤں جو تمہارے رب نے حرام کیا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا۔ (الانعام ع ۱۹) کہہ آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے حرام کیا ہے تم پر واجب ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو (۶-۱۵۲)

آیت متعلقہ:۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط (المائدہ ع ۱۰) بلاشبہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے (۵-۷۲)

بارھویں فصل:۔ اللہ تعالیٰ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ط قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ كَمَا

اور جب کوئی بیحیائی کا کام کرتے ہیں کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا کرتے پایا اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے کہہ اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے کہہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے آپ کو ہر سجدے کے وقت میں سیدھا رکھو اور فرمانبرداری

بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف ع ۳، کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو جس طرح تم کو پہلے بنایا تم لوٹ کر بھی آؤ گے (۷ - ۲۸ و ۲۹)

آیاتِ متعلقہ:- یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ ع ۲۱)

اے لوگو! اس سے جو زمین میں ہے. حلال اور پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو. وہ تمہارا کھلا دشمن ہے. وہ تمہیں صرف بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ پر وہ بات بناؤ جو تم نہیں جانتے (۲ - ۱۶۸ و ۱۶۹) اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ (البقرہ ع ۳۷) شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے (۲ - ۲۶۸)

تیرھویں فصل:- کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے حرام کیا ہے؟ وہ دنیا کی زندگی میں لوگوں کے لئے ہے.

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

کہہ کس نے اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے اور کھانے کی ستھری چیزوں کو حرام کیا ہے کہہ وہ دنیا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف ع ۴)

کی زندگی میں اُن لوگوں کے لئے ہیں، جو ایمان لائے قیامت کے دن خالص رہیں کے لئے اسی طرح ہم باتوں کو ان لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں (۷-۳۲)

زمانۂ جاہلیت میں عرب کے لوگ حج کے وقت یا دُعا کے وقت کپڑے اُتار دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی برہنہ ہو جایا کرتی تھیں اس خیال سے کہ جن کپڑوں میں گناہ کیا ہے، اُن کپڑوں میں عبادت نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح سے بعض کھانے کی ستھری چیزوں کو بھی حرام ٹھہرا لیتے تھے جس کی مذکورہ بالا آیات میں ممانعت کی گئی ہے۔

آیاتِ متعلقہ:۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الاعراف ع ۳) اے بنی آدم ہر سجدے کے وقت اپنی زینت کو لے لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور زیادتی نہ کرو۔ وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (۷-۳۱) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النحل ع ۱۵) اور اُسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کر دیتی ہیں نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ اللہ پر جھوٹ بناؤ۔ جو اللہ پر

جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ تھوڑا سامان ہے۔ اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے (۱۴ - ۱۱۶ تا ۱۱۷)

چودھویں فصل: - میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں گناہ، ناحق بغاوت اور شرک کو حرام کیا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف ع ۴)

کہہ میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے جو اُن میں سے ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق بغاوت کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ اُسے شریک کرو جس کے لیے اُس نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے (۷ - ۳۳)

آیاتِ متعلقہ: - وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (الانعام ع ۱۹) اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ہم تم کو رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ۔ جو اُن میں سے ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوئی ہوں اور اس جان کو جسے اللہ نے حرام ٹھیرایا ہے قتل

نہ کرو مگر حق پر اس کا تم کو حکم دیتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو (۶-۱۵۲) اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ (النحل ع ۱۳) اللہ تمہیں عدل اور احسان اور قریبیوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ (۱۶-۹۰)

پندرھویں فصل ۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتاتے ہو جو نہ آسمانوں میں اور زمین میں اس کے علم میں ہے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ ط قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ (یونس ع ۲)

اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچاتا ہے اور نہ انہیں نفع دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے حضور ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ کیا تم اللہ کو ایسی بات بتاتے ہو جو نہ آسمانوں میں اس کے علم میں ہے اور نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور اس سے بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں (۱۰-۱۸)

آیاتِ متعلقہ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً

وَّلَا نُشُوْرًا ○ (الفرقان ع ۱) اور (لوگوں نے) اس کے سوائے معبود بنا لئے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور ان کو اپنے برے بھلے کا بھی اختیار نہیں اور نہ موت، اور زندگی اور نہ مر کر جی اٹھنا ان کے اختیار میں ہے (۲۵-۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ (الروم ع ۲) اور ان کے شریکوں میں سے کوئی ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں کا انکار کرنے والے ہوں گے (۳۰-۱۲)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ط اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ (السجدہ ع ۱) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ وقتوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر غالب ہے۔ اس کے سوائے تمہارا کوئی کارساز نہیں اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہے تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے (۳۲-۴)

سولھویں فصل :- اللہ تعالیٰ جلد تدبیر کر سکتا ہے

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ط قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ط اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی ہے رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں کے حق میں تدبیریں کرنے لگتے ہیں کہہ اللہ سب سے جلد تدبیر

فَاۡمَكْرُوْنَ ۝ (یونس ع ۳) کر سکتا ہے ہمارے بھیجے ہوئے لکھتے
جاتے ہیں جو تم تدبیریں کرتے ہو (۱۰-۲۱)
آیات متعلقہ: وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا
اَوْ قَآىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ
كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس ع ۲) اور جب
انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے اپنی کروٹ پر یا بیٹھا یا کھڑا۔ پھر
جب ہم اس کا دکھ دور کر دیتے ہیں تو اس طرح گذر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی دکھ کے
لیے جو اسے پہنچا ہو پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح خطا کاروں کو بھلا معلوم ہوتا ہے جو
وہ کرتے ہیں (۱۰-۱۲) هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا
كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا
رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ
اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس ع ۳) وہی ہے
جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ
انہیں اچھی ہوا کی مدد سے لے کر چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں انہیں

تند ہوا آلیتی ہے اور ہر طرف سے اُن پر لہریں چڑھ آتی ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ ہلاکت میں گھر گئے۔ اللہ کو اُسی کی خالص فرمانبرداری کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ اگر تو ہمیں اس سے نجات بخشے تو یقیناً ہم شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔ پھر جب اُنہیں نجات دیتا ہے تو وہ زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہاری اپنی ہی جانوں پر ہے دنیا کی زندگی کا سامان لے لو۔ پھر تمہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں بتائیں گے۔ جو کچھ تم کرتے تھے (۱۰ - ۲۲ و ۲۳) وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب لوگوں کو دُکھ پہنچتا ہے اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پھر جب وہ اُنہیں اپنی طرف سے رحمت چکھاتا ہے تو اُن میں سے ایک فریق اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں تاکہ اُس کی ناشکری کریں جو ہم نے اُنہیں دیا ہے سو فائدہ اُٹھا لو پھر تم جلد جان لو گے (۳۰ - ۳۳ و ۳۴)

ستارھویں فصل:- کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے۔ جو پہلے پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوہراتا ہے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ

کہہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو پہلے پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوہراتا ہے کہہ

اللّٰہُ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ۝ (یونس ع ۴)

اللہ ہی پہلے پیدا کرتا ہے پھر اسے دوہراتا ہے پھر تم کہاں سے الٹے جاتے ہو (۱۰-۳۴)

آیت متعلقہ:- وَهُوَ الَّذِیۡ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ عَلَیۡهِ ؕ وَلَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ (الروم ع ۳) اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر اسے دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور اس کی شان آسمانوں اور زمین میں بہت بلند ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (۳۰-۲۷)

اٹھارھویں فصل:- کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے۔ جو صحیح راہ بتاتا ہے؟

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الۡحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ یَهۡدِیۡ لِلۡحَقِّ ؕ اَفَمَنۡ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الۡحَقِّ اَحَقُّ اَنۡ یُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا یَهِدِّیۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ یُّهۡدٰی ۚ فَمَا لَکُمۡ ۟ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ ۝ (یونس ع ۴)

کہہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو صحیح راہ بتاتا ہے کہہ اللہ ہی صحیح راہ بتاتا ہے تو کیا وہ جو صحیح راہ بتاتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا سوا اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے تو تمہیں کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو (۱۰-۳۵)

آیات متعلقہ:- یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَکُمۡ وَیَهۡدِیَکُمۡ سُنَنَ الَّذِیۡنَ

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (النسآء ع ۵)
اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے کھول کر بیان کردے اور تم کو اُن کی راہیں دکھلائے جو تم سے پہلے تھے اور تم پر توجہ فرمائے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (م-۲-۲)
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الانعام ع ۱۲) اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ اُن کے ذریعے سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پاؤ ہم نے باتیں اُن لوگوں کے لئے کھول کر بیان کردیں جو علم رکھتے ہیں (۷-۹۸) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا (بنی اسرائیل ع ۱)
یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے اور اُن مومنوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے (۱۷-۹)

اُنیسویں فصل:- کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق کے حرام اور حلال ٹھہرانے کا حکم دیا ہے؟ یا تم اس پر افترا کرتے ہو؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ

کہہ کیا تم دیکھتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اُتارا ہے پھر تم اس سے حرام اور حلال ٹھہراتے ہو کہہ کیا اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے؟ یا تم اللہ پر

تَفْتَرُوْنَ ۝ (یونس ع ۶) جھوٹ باندھتے ہو (۱۰-۹ ۵)

آیت متعلقہ ۱- وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ (الانعام ع ۱۷) اور جو اللہ نے اُن کو رزق دیا تھا۔ اس کو اللہ پر افترا کرکے حرام کردیا۔ بے شک وہ گمراہ ہوئے اور وہ ہدایت پانے والے نہیں (۶-۱۴۱)

بیسویں فصل ۱- کیا تم ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ جو اپنے لئے بھلے بُرے کے بھی مالک نہیں؟ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں؟ کیا باطل معبودوں نے کچھ پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۝ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (الرعد ع ۲)

کہہ تو کیا تم اس کے سوائے حمایتی بنالتے ہو۔ جو اپنے بھلے بُرے کے مالک نہیں۔ کہہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہیں، یا کیا انہوں نے اللہ کے کوئی ایسے شریک بنائے ہیں۔ جنہوں نے کچھ پیدا کیا ہو۔ جیسا اللہ پیدا کرتا ہے پھر پیدائش اُن کی نظروں میں رل مل گئی۔ کہہ دے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا

* قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ کہہ کون آسمانوں اور زمین کا رب ہے؟ کہہ دے اللہ!

کرنے والا ہے اور وہ اکیلا ہے سب پر غالب (١٣ – ١٦)

آیت متعلقہ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (الانعام ع ١٣) یہ اللہ تمہارا رب ہے۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا سو اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے (٦ – ١٠٣) ایسے حقیقی زندہ خالق معبود کو چھوڑ کر مردہ لوگوں سے دعائیں مانگنی اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرنی اور انہیں اپنی مشکلات میں پکارنا سراسر کفر و شرک ہے۔ کیونکہ نہ تو انہیں علم غیب ہے اور نہ وہ دعاؤں کو سنتے ہیں اور نہ انہیں کسی نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار ہے۔ کیا مشرک اچھا یا وہابی؟

اکیسویں فصل: اللہ تعالیٰ کے شریکوں کے نام تو لو، اگر تمہیں یاد ہوں

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوْهُمْ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ وَمَنْ

پھر کیا وہ جو ہر شخص پر اس کا کیا لیے کھڑا ہے (انہیں سزا نہ دے گا) اور انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں کہہ ان کے نام لو یا تم اللہ کو جتاتے ہو جو زمین میں ہے وہ نہیں جانتا یا سرسری بات کر دیتے ہو جس کی کوئی حقیقت نہیں، بلکہ جو کافر ہیں انہیں اپنی چال اچھی

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ (الرعد ع ۵) ؛ معلوم ہوتی ہے اور وہ رستے سے رک گئے اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اُسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں (۱۳-۳۳)

آیت متعلقہ :- لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (الرعد ع ۵) اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور کوئی انہیں اللہ کی سزا سے بچانے والا نہیں (۱۳-۳۴)

بائیسویں فصل :- دنیا میں فائدہ اٹھا لو۔ آخر کار تمہیں دوزخ کی طرف ہی جانا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝ (ابراہیم ع ۵)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدلا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں آتارا۔ یعنی دوزخ میں۔ اس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ اور اللہ کے شریک بناتے ہیں تاکہ اس کے رستے سے گمراہ کریں کہہ دو دنیا میں فائدہ اٹھا لو۔ آخر کار تمہیں دوزخ کی طرف ہی جانا ہے (۱۴-۲۸تا۳۰)

آیت متعلقہ :- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

تُجْرِمُوْنَ ۰ (المرسلت ع ۲) اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے افسوس ہے۔ کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اٹھا لو۔ کیونکہ تم مجرم ہو (۷۷ - ۴۵ و ۴۶)

تئیسویں فصل :- اُنہیں پُکارو جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوائے اپنا حاجت روا سمجھتے ہو۔ وہ تم سے تکلیف دُور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۰	کہہ انہیں پکارو جنہیں تم اس کے سوائے (حاجت روا) خیال کرتے ہو۔ تو وہ تم سے تکلیف دُور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں
(بنی اسرائیل ع ۶)	اور نہ بدل دینے کا (۱۷ - ۵۶)

آیت متعلقہ :- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۚ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۰ (بنی اسرائیل ع ۶) وہ جنہیں یہ پکارتے ہیں۔ ان میں سے وہ جو زیادہ قرب رکھتے ہیں۔ خود اپنے رب تک پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے (۱۷ - ۵۷)

چوبیسویں فصل :- حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ باطل بھاگنے والا ہی تھا۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ	اور کہہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ باطل
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل ع ۹)	بھاگنے والا ہی تھا (۱۷ - ۸۱)

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (السبا ع ۶) — کہہ حق آ گیا اور باطل نہ کسی امر کی ابتدا کر سکتا ہے اور نہ لوٹا سکتا ہے (۴۹-۳۴)

بخاری میں ہے کہ نبی کریمؐ جب فتح مکہ کے بعد مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت تھے۔ آنحضرتؐ ایک چھڑی سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی ایک ایک بُت کو مارتے اور مذکورہ بالا آیت پڑھتے جاتے تھے

آیت متعلقہ :- بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ (الانبیآء ع ۲) بلکہ ہم حق کو باطل پر ڈالتے ہیں۔ سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے پس ناگہاں وہ نابود ہو جاتا ہے اور تمہارے لئے اس کی وجہ سے افسوس ہے جو تم بیان کرتے ہو (۲۱-۱۸)

پچیسویں فصل :- ہر ایک اپنے طریق پر عمل کرتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ع ۹) — کہہ ہر ایک اپنے طریق پر عمل کرتا ہے سو تمہارا رب اُسے خوب جانتا ہے جو سب سے بڑھ کر سیدھی راہ پر ہے (۱۷-۸۴)

آیات متعلقہ :- وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ (النجم ع ۲)

اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں اور ظن حق کے مقابل کچھ کام نہیں دیتا۔ سو اس سے منہ پھیر لے جو ہمارے ذکر سے پھر جاتا ہے اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ ان کے علم کا منتہا یہی ہے۔ تیرا رب اسے خوب جانتا ہے۔ جو اس کے رستے سے گمراہ ہے۔ اور وہ اسے خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہے (۵۳-۲۸تا۳۰) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (القلم ع ۱) تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا ہے اور وہ سیدھے رستے پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے (۶۸-۷)

چھبیسویں فصل :- اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے۔ تو تم ان کے ختم ہو جانے کے ڈر سے روک رکھتے۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۱۱)

کہہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے۔ تو تب تم ان کے خرچ ہو جانے کے ڈر سے (انہیں) روک رکھتے۔ اور انسان تنگ دل ہے (۱۷-۱۰۰)

آیت متعلقہ :- اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ (العٰدیٰت ع ۱) یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا

ہے اور وہ یقیناً اس بات پر خود گواہ ہے اور وہ یقیناً مال کی محبت میں بڑا سخت ہے (۱۰۰ - ۶ تا ۸)

ستائیسویں فصل:- اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۖ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (بنی اسرائیل ع ۱۲)

کہہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں (۱۷-۱۱۰)

آیت متعلقہ:- وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآئِہٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (الاعراف ع ۲۲)

اور اللہ کے سب اچھے نام ہیں۔ سو اُن کے ساتھ اس کو پکارو اور اُن کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں ٹیڑھی راہ چلتے ہیں۔ انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے (۷-۱۸۰)

اٹھائیسویں فصل:- جو گمراہی میں رہتا ہے تو رحمٰن اس کے لئے مہلت بڑھاتا ہے۔

قُلْ مَنْ کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ فَلْیَمْدُدْ لَہُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۬ۚ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَۃَ ؕ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ ھُوَ

کہہ جو کوئی گمراہی میں رہتا ہے تو رحمٰن اس کے لئے مہلت بڑھاتا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ عذاب اور

شَرٌّ مَّكَانًا وَّ أَضْعَفُ جُنْدًا ۝ (مریم ع ۵)

وہ (موعود) گھڑی تو جان لیں گے کس کی حالت بُری ہے اور کس کا لشکر کمزور ہے (۱۹)

آیتِ متعلقہ : وَ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ أَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَّ رِءْيًا ۝ (مریم ع ۵)

اور جب ہماری کھلی کھلی آیات اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں۔ دونوں فریق میں سے کس کا مقام اچھا ہے اور کس کی مجلس زیادہ خوبصورت ہے اور کتنی نسلیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیں جو سامان اور حسن مناظر میں اُن سے اچھی تھیں (۱۹-۳ و ۷۴)

اعدائے حق کے اثاث اور حُسنِ منظر کا ذکر ہے۔ اثاث گھر کا سامان بھی ہو سکتا ہے اور مال بھی اور گھر کے سامان میں سب فرنیچر اور لباس آ جاتا ہے۔ جو لباس اور سامان بادشاہوں اور امراء کو میسر نہ آتے تھے وہ آج کل قوم نصاریٰ کے معمولی آدمیوں کے پاس موجود ہیں۔ حالانکہ وہ سراسر گمراہی میں ہیں۔ وَ يَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ (مریم ع ۵) اور اللہ انہیں ہدایت میں بڑھاتا ہے جو سیدھے رستہ پر چلتے ہیں۔ اور باقی رہنے والے اچھے عمل تیرے رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور انجام میں تو سب تر ہیں (۱۹-۷۶)

انتیسویں فصل:۔ دلیل لاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود ہیں اگر تم سچے ہو

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ	کیا اس کے سوائے اور معبود بنا لئے
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا	ہیں کہہ اپنی روشن دلیل لاؤ۔ یہ اس کا ذکر
ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ	ہے جو میرے ساتھ ہے اور اس کا ذکر
قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ	جو مجھ سے پہلے ہے۔ بلکہ ان میں سے
الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (الانبیاء ع ۲)	اکثر حق کو نہیں جانتے۔ اس لئے وہ

منہ پھیرے ہوئے ہیں (۲۱-۲۴)

آیات متعلقہ ۱۔ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (مریم ع ۲) اور اللہ میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ سو اس کی عبادت کرو یہ سیدھا رستہ ہے (۱۹-۳۶) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الانبیاء ع ۲) اور تجھ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اس کی طرف ہم یہی وحی کرتے تھے کہ میرے سوائے کوئی معبود نہیں۔ سو میری ہی عبادت کرو (۲۱-۲۵)

چنانچہ حضرت مسیح جنہیں عیسائیوں نے اپنا خدا بنا رکھا ہے۔ وہ بھی یہی کہتے تھے۔ قرآن کریم اور انجیل مقدس دونوں اس پر شاہد ہیں " اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر" (متی ۴-۱۰)

تیسویں فصل:۔ رحمن کی سزا سے کون تمہاری حفاظت کرتا ہے؟

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۚ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ (الانبیاء ۳) کہہ کون رات کو اور دن کو رحمٰن سے تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہیں (۱۷-۴۲)

آیاتِ متعلقہ :- اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ (الانبیاء ۴) کیا اُن کے معبود ہیں جو ہمارے مقابلے میں انہیں بچالیں گے۔ وہ اپنی آپ مدد کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہماری طرف سے اُن کی حفاظت ہو گی (۱۷-۴۳) وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ (مریم ع ۵) اور وہ اللہ کے سوائے اور معبود بناتے ہیں تاکہ ان کے لئے قوّت کا موجب ہوں۔ ایسا نہ ہوگا وہ اُن کی عبادت کا انکار کریں گے اور اُن کے مخالف ہوں گے (۱۹ - ۸۱ و ۸۲) وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ (یٰسٓ ع ۵) اور اللہ کے سوائے معبود بناتے ہیں تاکہ انہیں مدد ملے۔ وہ اُن کی مدد کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ اُن کے لئے ایک لشکر ہے حاضر کئے گئے (۳۶ - ۷۴ و ۷۵)

اکتیسویں فصل :- تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے فرمانبردار بن جاؤ

میں نے تمہیں انصاف کی بات کہہ کر خبردار کر دیا۔ میں نہیں جانتا جس کا تمہیں

وعدہ دیا جاتا ہے قریب ہے یا دور۔

قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـھُكُمْ	کہہ میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؀	تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو کیا تم
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ	(اللہ کے) فرمانبردار بنتے ہو۔ پھر اگر پھر جائیں
عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ	تو کہہ دے میں نے تمہیں انصاف کی بات
اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ؀ اِنَّهٗ	کہہ کر خبردار کیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ
يَعْلَمُ الْجَــهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ	قریب ہے یا دور ہے جس کا تمہیں وعدہ
مَا تَكْتُمُوْنَ ؀ وَاِنْ اَدْرِيْ	دیا جاتا ہے وہ پکار کر کہی ہوئی بات کو
لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى	جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے۔ جو تم
حِيْنٍ ؀ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ	چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید وہ
وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي	تمہارے لئے آزمائش ہے اور ایک وقت
مَا تَصِفُوْنَ ؀ (الانبیاء ۷)	تک فائدہ اٹھانا (رسول نے) کہا میرے

رب حق کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب رحمٰن ہے جس سے ان باتوں پر مدد مانگی جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو (۲۱ - ۱۰۸ تا ۱۱۲)

آیاتِ متعلقہ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (النحل ع ۳) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے (۱۶ - ۲۲) اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (طٰہٰ ع ۵) تمہارا معبود صرف اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں اس

کا علم ہر چیز پر پھیلا ہوا ہے (۲۰-۹۸) اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (۱-الصّٰفّٰت ع ۱)
یقیناً تمہارا معبود ایک ہے (۴-۳) بلاشبہ آنحضرت ﷺ کی وحی میں توحید
تو توحید بھری ہوئی ہے اور شرک کی خوب تردید کی گئی ہے۔ مگر افسوس اکثر
اہل اسلام بھی اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ کھلے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔
حالانکہ مشرکوں کے لئے افسوس کیا گیا ہے۔ یقیناً مشرک وہ لوگ ہیں جو خدائی
صفات نبیوں، رسولوں اور اولیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں اور انہیں اپنی مشکلات
میں پکارتے ہیں اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں
حالانکہ وہ بھی ان ہی جیسے کھاتے پیتے لوگ تھے۔ جو خدا تعالیٰ کو ہی پکارا کرتے
تھے۔ خدا جانے اب مانگنے والوں سے مانگنا کون سی عقلمندی ہے؟

تینتیسویں فصل:- اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۗ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ

ہر ایک قوم کے لئے ہم نے عبادت کا
طریق مقرر کیا جس پر چلیں پس تجھ سے
اس امر میں جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے رب
کی طرف بلا یقیناً تو سیدھے رستہ پر ہے
اور اگر تجھ سے جھگڑا کریں۔ تو کہہ دے
اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو اللہ
تمہارے درمیان قیامت کے دن ان

فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ (الحج ع ۹) باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے (۲۲ — ۶۹ تا ۶۹)

آیاتِ متعلقہ :- لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّ مِنْھَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ۔ (المائدہ ع ۷) ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور طریق مقرر کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن (وہ چاہتا ہے) کہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمہارے جوہر پرکھے سو نیکیوں کو آگے بڑھ کر لو۔ تم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ پس جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا (۵ — ۴۸) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۔ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَھُمْ بِہٖ عِلْمٌ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۔ (الحج ع ۹) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یہ (سب کچھ) کتاب میں ہے۔ یہ اللہ پر آسان ہے اور اللہ کے سوائے اس کی عبادت کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور جس کا انہیں کوئی علم نہیں اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (۲۲ — ۷۰، ۷۱) چنانچہ کسی نبی، ولی، پیر نے اپنی زندگی بھر میں یہ نہیں کہا اور نہ ہی

کسی کتاب میں لکھا کہ میرے مرنے کے بعد مجھ سے دعائیں مانگنا اور حاجتیں طلب کرنا اور مجھے اپنی مشکلات میں پکارنا کیونکہ وہ مرنے کے بعد عالم الغیب اور حاضر و ناظر نہیں بن جاتے بلاشبہ اللہ تعالےٰ کے مومن بندوں کا کام دنیا میں شرک پھیلانے کا نہیں بلکہ توحید پھیلانے کا ہوتا ہے۔

تینتیسویں فصل :- سب تعریف اللہ کے لئے ہے

کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ شریک بناتے ہیں :

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (النمل ع ۵)

کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اس کے بندوں پر سلامتی ہے جنہیں اس نے چنا۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ شریک بناتے ہیں (۲۷ - ۵۹)

آیاتِ متعلقہ :- اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (تو کیا جو پیدا کرتا ہے وہ اس کی طرح ہے جو پیدا نہیں کرتا۔ سو کیوں تم نصیحت حاصل نہیں کرتے (۱۶ - ۱۷) وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (القصص ع ۷)

اور وہ اللہ ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں۔ اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۲۸ - ۷۰)

چونتیسویں فصل :- کیا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ اپنی روشن

دلیل لاؤ۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ	بھلا کون مخلوق کو پہلے پیدا کرتا ہے پھر
وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ	اسے دوبارہ بناتا ہے اور کون تمہیں
وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ	آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے کیا
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ	اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ کہہ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (النمل ع ۵)	اپنی روشن دلیل لاؤ اگر سچے ہو (۲۰ - ۶۴)

آیاتِ متعلقہ: - اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ* لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (النمل ع ۵) بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے بادل سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ساتھ خوشنما باغ اُگائے تمہارے لئے ممکن نہ تھا کہ ان کے درختوں کو اُگاتے۔

* وَجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا

کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود بھی ہے بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو ایک طرف جھک گئے ہیں۔ بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے اندر دریا بنائے۔ اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان روک بنائی۔ کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود ہے۔ بلکہ ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔ بھلا کون بیقرار کی فریاد کو پہنچتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں حاکم بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود ہے تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ بھلا کون تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں رستہ دکھاتا ہے۔ اور کون اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود ہے۔ اللہ اس سے بلند ہے جو وہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں (۲۷ – ۶۰ تا ۶۳) یقیناً مشرک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہونے کی کبھی دلیل نہیں لا سکتے کیونکہ باطل معبودوں میں حقیقی معبود کے صفات نہیں ہوتے۔ جیسا بولا کے معبود حضرت مسیح کی مثال سے

پینتیسویں فصل: سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی غیب نہیں جانتا۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (النمل ع ۵)

کہہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے (۲۷ – ۶۵)

چونکہ مشرکین اللہ تعالیٰ کی صفت عالم الغیب کو مردہ لوگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں یہ کہہ کر تردید کی گئی ہے۔ وہ جانتے نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے؟ بلاشبہ انسان مرکر عالم الغیب نہیں بن جاتا۔

آیت متعلقہ :- وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (الانعام ع ۷)

اور اُس کے پاس غیب کے خزانے ہیں۔ سوائے اُس کے اُن کو کوئی نہیں جانتا ہے (۶-۵۹)

چھتیسویں فصل :- اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے رات ہی رکھے۔ تو اس کے سوائے کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لادے یا اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے دن رکھے تو اُس کے سوائے کون معبود ہے جو تمہیں رات لادے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ	کہہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک رات ہی رکھے۔ تو اللہ کے سوائے کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لادے تو کیا تم سنتے نہیں۔ کہہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک دن ہی رکھے تو اللہ کے سوائے کون معبود ہے جو تم پر رات لائے

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (القصص ع ۷) جس میں تم آرام کرتے ہو، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۲۸-۱۷۱ و ۷۲)

آیاتِ متعلقہ:- تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ (الفرقان ع ۶) (وہ ذات) بابرکت ہے جس نے آسمان میں ستارے بنائے اور اس میں سورج اور روشنی دینے والا چاند بنایا اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے بنایا اُس کے لئے جو چاہتا ہے کہ نصیحت حاصل کرے یا شکر گذاری کا ارادہ کرتا ہے (۲۵-۱۶۱ و ۶۲)

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ (القصص ع ۷) اور اپنی رحمت سے اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس میں آرام کرو اور تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم دعوے کرتے تھے اور ہم ہر ایک قوم سے ایک

گواہ نکال لائیں گے پس کہیں گے اپنی روشن دلیل لاؤ تب جان لیں گے کہ حق اللہ کے لئے ہی ہے اور اُن سے جاتا رہے گا جو وہ افترا کرتے تھے (۲۸ - ۷۴تا ۷۵) وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْہُ النَّھَارَ فَاِذَا ھُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ (یٰسٓ ع ۳) اور ایک نشان اُن کے لئے رات ہے۔ اس سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو ناگہاں وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں (۳۶ - ۳۷) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ یُکَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّھَارِ وَیُکَوِّرُ النَّھَارَ عَلَی الَّیْلِ (الزمر ع ۱) اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے (۳۹ - ۵)

سینتیسویں فصل:۔ میرا رب ہدایت لانے والے اور گمراہی میں رہنے والے کو خوب جانتا ہے۔

قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْھُدٰی وَمَنْ ھُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (القصص ع ۹) کہہ میرا رب اسے خوب جانتا ہے۔ جو ہدایت لاتا ہے اور (اسے بھی) جو کھلی گمراہی میں ہے (۲۸ - ۸۵)

آیت متعلقہ:۔ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ (القصص ع ۶) تو اُسے ہدایت نہیں دے سکتا جسے تو دوست رکھتا ہو۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے (۲۸ - ۵۶)

اٹھتیسویں فصل:- زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو مشرکوں کا انجام کیا ہوا۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا	کہہ زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ	کہ ان کا جو پہلے تھے انجام کیسا
قَبْلُ ۚ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝	ہوا۔ ان میں سے اکثر مشرک
(الروم ع ۵)	تھے (۳۰ - ۴۲)

آیات متعلقہ:- اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (المؤمن ع ۳) اور کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں پس دیکھتے ان کا انجام کیا ہوا جو اُن سے پہلے تھے وہ قوت میں اور زمین میں نشانات (بنانے) میں اُن سے بڑھ کر تھے۔ سو اللہ نے اُنہیں اُن کے گناہوں کی وجہ سے پکڑا اور کوئی اُنہیں اللہ (کی سزا) سے بچانے والا نہ تھا۔ یہ اس لئے ہوا کہ اُن کے رسول اُن کے پاس کھلے دلائل لے کر آتے تھے پر اُنہوں نے انکار کیا سو اللہ نے اُنہیں پکڑا۔ وہ طاقتور سزا دینے میں سخت ہے (۴۰ - ۲۱ - ۲۲)

اُنتالیسویں فصل:- تمہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوائے حاجت روا سمجھتے

ہو۔ وہ ایک ذرّہ کے برابر کبھی اختیار نہیں رکھتے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ (سباع ۳)	کہہ ان کو بلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوائے حاجت روا سمجھتے ہو۔ وہ ایک ذرّہ کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ اور نہ ان دونوں میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے اس کا کوئی مددگار ہے (۳۴ ۔ ۲۲)

آیت متعلقہ:۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (فاطر ع ۱) اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے تو اس کو بند کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ بند کردے تو اس کے بعد اسے کوئی کھولنے والا نہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (۳۵ ۔ ۲)

چالیسویں فصل:۔ کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى	کہہ کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ کہہ اللہ اور ہم یا تم سیدھے رستے پر ہیں۔ یا کھلی

اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ (السبا ع ۳) ... گمراہی میں ہیں (۳-۲۴)

آیت متعلقہ:- وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ (الانعام ع ۱۲) اور وہی ہے جس نے اوپر سے پانی اتارا۔ پھر اس کے ساتھ ہم ہر طرح کی روئیدگی نکالتے ہیں پھر اس سے ہم سبز (کونپلیں) نکالتے ہیں۔ اس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور سے اس کے گابھے میں سے جھکے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے۔ اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھل لائے اور اس کے پکنے کو دیکھو۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشان ہیں جو ایمان لاتے ہیں (۶-۱۰۰)

اکتالیسویں فصل

:- ہمارے کاموں کے متعلق تم سے باز پرس نہ ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کے متعلق ہم سے۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

کہہ تم سے اس کے متعلق باز پرس نہ ہوگی۔ جو ہم نے جرم کیا ہو اور ہم سے اس کے متعلق پرسش نہ ہوگی جو تم

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝ (السباع ۳) کرتے ہو۔ کہہ ہمارا رب ہمیں جمع کرے گا۔ پھر ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے (۳۴-۲۵ و ۲۶)

آیت متعلقہ:- تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۷) یہ ایک جماعت ہے جو گذر چکی اُن کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماتے ہو اور اُس کے متعلق تم سے باز پرس نہ کی جائے گی جو وہ کرتے تھے (۲-۱۴۱)

بیالیسویں فصل :- مجھے دلائل سے دکھاؤ جنہیں تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے۔

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (السباع ۳) کہہ مجھے وہ دکھاؤ جنہیں تم نے شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز نہیں مگر وہی اللہ غالب حکمت والا ہے (۳۴-۲۷)

آیات متعلقہ:- قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (الانبیاء ع ۵) کہا تو کیا اللہ کو چھوڑ کر تم اُس کی عبادت کرتے ہو جو تمہیں کچھ نفع نہیں دیتا اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے تف ہے تم پر اور اُس پر جس کی تم اللہ کے سوائے عبادت کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

(۲۱-۶۶ و ۶۷)

تینتالیسویں فصل : جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوائے پکارتے ہو مجھے دکھاؤ اُنہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (فاطر ع ۵)

کہہ کیا تم اپنے شریکوں کو دیکھتے ہو جنہیں تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا اُن کے لئے آسمانوں میں شرکت ہے یا ہم نے اُنہیں کتاب دی ہے تو وہ اُس کی کھلی دلیل پر قائم ہیں بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدہ دیتے ہیں صرف دھوکا ہے (۳۵-۴۰)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (الاحقاف ع ۱)

کہہ کیا تم نے دیکھا وہ جنہیں تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو۔ مجھے بتاؤ کون سی چیز انہوں نے زمین سے پیدا کی ہے یا اُن کی آسمانوں میں شراکت ہے میرے پاس اِس سے پہلے کی کوئی کتاب لے آؤ یا علم کا کوئی نشان اگر تم سچے ہو (۴۶-۴)

آیات متعلقہ :- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ

رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (لقمان ع ۱) اس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے پیدا کیا۔ جنہیں تم دیکھ سکو اور زمین میں پہاڑ قائم کئے تاکہ وہ تمہیں لے کر کانپے نہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم بادل سے پانی اتارتے ہیں۔ پھر اس میں ہر قسم کی اعلیٰ درجہ کی چیزیں اگاتے ہیں۔ یہ اللہ کی پیدائش ہے۔ تو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے جو اس کے سوائے ہیں۔ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں (۳۱-۱۰ و ۱۱) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍؕ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (فاطر ع ۲) اور وہ جنہیں تم اس کے سوائے پکارتے ہو۔ وہ ایک ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر سنیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور (خدا کے) باخبر کی طرح کوئی تجھے خبر نہ دے گا (۳۵-۱۳ و ۱۴)

حقیقتہً وہ مسلمان جو یہ کہتے ہیں کہ مردے ہماری دعاؤں کو سنتے ہیں۔ اور وہ نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ مذکورہ بالا آیات کو جھٹلاتے ہیں اور

اپنے آپ کو اس آیت وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ (النمل ع ۷) اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گروہ اُن میں سے اکٹھا کریں گے۔ جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ پھر وہ روکے جائیں گے (۲۷ - ۸۳) کا مصداق بناتے ہیں۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ (الاحقاف ع ۱) اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے۔ جو اللہ کے سوائے اُسے پکارتا ہے۔ جو قیامت کے دن تک اُسے جواب نہیں دے سکتا اور وہ اُن کے پکارنے سے بے خبر ہیں اور جب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہوں گے اور اُن کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے (۴۶ - ۵ و ۶) مُردوں کو پکارنے والے اس آیت سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کرتے کیونکہ گمراہی میں رہتے ہیں اور شرک سے باز نہیں آتے۔ کیونکہ

چھبیسویں فصل اپنی ناشکری سے فائدہ اٹھانے تو آگ والوں میں سے ہے

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ	اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے وہ
دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ	اپنے رب کو اُس کی طرف رجوع کرتا
اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ	ہوا پکارتا ہے پھر جب وہ اُسے اپنی
مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ	طرف سے نعمت عطا کرتا ہے اُسے

وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۔ (الزمر ع ۱)

بھول جاتا ہے۔ جس کے لئے (اُسے) پہلے پکارتا تھا۔ اور اللہ کے لئے ہمسر بناتا ہے تاکہ اُس کے رستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے کہہ اپنی ناشکری سے تھوڑا فائدہ اٹھا لے تو آگ والوں میں سے ہے (۳۹ - ۸)

آیت متعلقہ:- وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ (الروم ع ۴)

اور جب لوگوں کو دُکھ پہنچتا ہے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اُس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پھر جب وُہ اُنہیں اپنی طرف سے رحمت چکھاتا ہے تو اُن میں سے ایک فریق اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں تاکہ اُس کی ناشکری کریں جو ہم نے اُنہیں دیا ہے سو فائدہ اٹھا لو پھر تم جلد جان لو گے (۳۰-۳۳ و ۳۴)

گیارھواں باب:- اے نبی یہودیوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل:- کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد لیا ہے۔ کہ تمہیں چند روزہ عذاب ہوگا؟

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ

اور کہتے ہیں کہ سوائے گنتی کے دِنوں کے ہمیں آگ نہیں چھوئے گی۔ کہہ

عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ	کیا تم نے اللہ سے کوئی اقرار لیا ہے تو
اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى	اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرتا
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٭ بَلٰى مَنْ	بلکہ اللہ پر وہ بات بناتے ہو۔ جو تم نہیں
كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ	جانتے۔ ہاں جو بدی کماتا ہے اور اس
خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ	کی برائیاں اسے گھیر لیتی ہیں وہی آگ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٭	والے ہیں۔ وہ اسی میں رہیں گے۔ اور
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرتے
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ	ہیں۔ وہی جنت والے ہیں۔ وہ اسی میں
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٭ (البقرہ ع ۹)	رہیں گے (۲ - ۸۰ تا ۸۲)

آیات متعلقہ:۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ٭ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٭ (آل عمران ع ۳) یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ سوائے گنتی کے دنوں کے ہمیں آگ نہیں چھوئے گی۔ اور اس بات نے اُن کو اُن کے دین میں دھوکہ دیا ہے جو افترا کرتے تھے۔ پھر کیا حال ہوگا جب ہم اُن کو اس دن اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور ہر ایک جان کو پورا دیا جائے گا۔ جو اُس نے کمایا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا (۳ - ۲۳ و ۲۴)

دوسری فصل:۔ تو پہلے تم اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے تھے؟ اگر تم مؤمن تھے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (البقرۃ ع ۱۱)

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اُتارا ہے۔ کہتے ہیں ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو ہم پر اُتارا گیا اور اس کا انکار کرتے ہیں جو اس کے سوا ہے۔ حالانکہ وہ حق ہے۔ اُس کی تصدیق کرنے والا جو اُن کے پاس ہے۔ کہہ تو پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے تھے۔ اگر تم مؤمن تھے (۲-۹۱)

آیاتِ متعلقہ:۔ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝ (البقرۃ ۲ ع ۵) اور اُس پر ایمان لاؤ جو میں نے اُتارا اُسے سچا ٹھیراتا ہُوا جو تمہارے پاس ہے اور تم اس کے پہلے منکر نہ ہو اور میری باتوں کے بدلے تھوڑا مول نہ لو اور میرا ہی تقویٰ اختیار کرو (۲-۴۱) وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا

يَعْتَدُوْنَ ٥ (البقرہ ع ۷) اور اُن پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وُہ اللہ کے غضب میں آ گئے یہ اس لئے (ہُوا) کہ وُہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس لئے (ہُوا) کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھ جاتے تھے (۲-۶۱)

تیسری فصل :- وہ بُرا ہے جس کے لئے تمہارا ایمان تمہیں حکم دیتا ہے اگر تم ایمان والے ہو :

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ٥ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (البقرۃ ع ۱۱)

اور بے شک موسیٰ تمہارے پاس کھلی دلیلیں لایا۔ پھر اُس کے پیچھے تم نے بچھڑا (معبود) بنا لیا اور تم ظالم تھے اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا۔ اور تمہارے اوپر پہاڑ بلند کیا جو ہم نے تم کو دیا ہے اُسے زور سے پکڑ لو اور سُن لو اُنہوں نے کہا ہم نے سُن لیا اور نہیں مانتے اور اُن کے کفر کی وجہ سے اُن کے دلوں میں بچھڑا رچ گیا کہہ وہ بُرا ہے جس کے لئے تمہارا ایمان تمہیں حکم دیتا ہے اگر تم ایمان والے ہو (۲-۹۲، ۹۳)

آیات متعلقہ

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ (البقرہ ع ۶)

اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس سے جہاں چاہو بافراغت کھاؤ اور دروازے میں فرمانبردار بن کر داخل ہو اور کہو ہماری خطائیں معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں نہیں معاف کردیں گے اور احسان کرنے والوں کو اور زیادہ بھی دیں گے۔ پھر اُن لوگوں نے جو ظالم تھے بات کو بدل کر اس کے خلاف بنا دیا جو انہیں کہا گیا تھا پس ہم نے اُن پر جو ظالم تھے اُوپر سے ایک عذاب اُتارا اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ (۲: ۵۸-۵۹)

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هٰذَا إِلٰهُكُمْ وَإِلٰهُ مُوسٰى ۝ فَنَسِيَ ۝ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا ۝ وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسٰى ۝ (طٰہٰ ع ۴)

پس اُن کے لیے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا (محض) ایک جسم جس سے بچھڑے کی آواز نکلتی تھی۔ تو انہوں نے کہا یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا، مگر (موسیٰ) بھول گیا

کیا وہ غور نہ کرتے تھے کہ وہ اُن کی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ اُن کے لئے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا۔ اور ہارون نے اُن سے پہلے ہی کہہ دیا تھا اے میری قوم تم اس سے صرف آزمائش میں ڈالے گئے ہو اور تمہارا رب بہت رحم کرنے والا ہے سو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی فرمانبرداری کرو۔ انہوں نے کہا ہم اُس کی عبادت میں لگے رہیں گے۔ جب تک کہ موسیٰؑ ہماری طرف لوٹ کر آئے (۲۰ - ۸۸ تا ۹۱)

چوتھی فصل :۔ اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے لئے یا اور لوگوں کے سوا تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی آرزو کرو۔ موت جس سے تم بھاگتے ہو تمہیں مل کر رہے گی۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۱)

کہہ اگر آخرت کا گھر اللہ کے ہاں اور لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے لئے ہے۔ تو موت کی آرزو کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور کبھی اِس کی آرزو نہ کریں گے بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھ پہلے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے (۲- ۹۴ و ۹۵)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ

کہہ اے لوگو جو یہودی ہو۔ اگر تم

زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ (الجمعۃ ۱)

سمجھتے ہو کہ اور لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ اور کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے اس کی وجہ سے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے (۶۲ - ۶،۷)

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ (الجمعۃ ۱)

کہہ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ تمہیں مل کر رہے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے سو وہ تمہیں اُس کی خبر دے گا جو تم کرتے تھے (۶۲-۸)

موت کی آرزو کرنے سے مراد جھوٹے کی موت کی دُعا کرنا ہے جیسا کہ سورہ آل عمران میں عیسائیوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا یہاں یہودیوں کو ایک قسم کے مباہلہ کے لئے بلایا جیسا کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے ادعوا بالموت علی ای الفریقین اکذب۔ دعا کرو کہ جو فریق جھوٹا ہے اُس کی موت آجائے اگر تم مقبولانِ بارگاہِ الٰہی ہو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ مگر وہ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ایسی دُعا کی کبھی جرأت نہ کریں گے

کیونکہ وہ لمبی عمر پانے کے حریص ہیں۔

آیتِ متعلقہ:- وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (البقرہ ع ۱۱) اور یقیناً تو ان کو سب لوگوں سے بڑھ کر لمبی زندگی پر حریص پائے گا اور اُن سے بھی جنہوں نے شرک کیا۔ اُن میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار برس کی عمر دی جائے اور یہ بات اُسے عذاب سے دُور رکھنے والی نہیں کہ اُسے لمبی عمر دی جائے اور اللہ دیکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں (۲-۹۶)

پانچویں فصل:- جو جبرائیل کا دشمن ہو۔ تو اللہ تعالےٰ ان کافروں کا دشمن ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ (البقرہ ع ۱۲)

کہہ جو کوئی جبریلؑ کا دشمن ہو (اُس نے تو) اللہ کے حکم سے اِس کو تیرے دل پر اُتارا اُس کی تصدیق کرتا ہوا جو اِس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری رہے) جو کوئی اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے۔ تو اللہ ان؛

کافروں کا دشمن ہے (۲-۹۷ و ۹۸)

آنحضرتؐ کے وقت میں یہودی جبرائیل کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ وہ سختی اور عذاب کا فرشتہ ہے۔ حالانکہ وہ ہدایت اور بشارت لانے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عداوت سے پاک ہے۔ اس لفظ کا استعمال محض اُن کی عداوت کی سزا کے اظہار کے لئے ہے۔ فرشتوں سے دشمنی رکھنا کوئی عقلمندی نہیں کیونکہ وہ وہی کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے:۔

آیات متعلقہ:۔ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ (النحل ع ۶) وہ اپنے رب سے جو اُن پر غالب ہے ڈرتے ہیں اور جو کچھ حکم دیا جاتا ہے کرتے ہیں (۱۶ - ۵۰) لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ (التحریم ع ۱) اللہ جو حکم انہیں دے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ حکم ملتا ہے وہی کرتے ہیں (۶۶-۶)

چھٹی فصل:۔ توراۃ لاؤ پھر اُسے پڑھو اگر تم سچے ہو:۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ	کھانے کی سب چیزیں بنی اسرائیل کے لئے
اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ	حلال تھیں قبل اس کے کہ توراۃ اتاری جائے
عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ	سوائے اس کے جو اسرائیل نے اپنی جان
التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ	پر حرام کر لیا۔ کہہ تو توراۃ لاؤ پھر اُسے
فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَمَنِ	پڑھو اگر تم سچے ہو۔ پھر جو کوئی اس کے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (آل عمران ع ۱۰) بعد اللہ پر جھوٹ بنائے ۔ تو وہی ظالم ہیں (۳ - ۹۳ و ۹۴)

روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہم دین ابراہیمؑ پر ہیں۔ تو یہودیوں نے کہا کہ آپ اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں اور اونٹ کا گوشت حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ پر بھی حرام تھا تو یہ آیت ان کی تکذیب کے لئے اتری۔

آیات متعلقہ:- وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ (الانعام ع ۸) اور ان پر جو یہودی ہیں ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کئے تھے اور گایوں اور بھیڑ بکری سے ہم نے ان پر ان کی چربی حرام کی تھی۔ سوائے اس کے جو ان کی پیٹھ پر یا انتڑیوں پر لگی ہو یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ یہ ہم نے ان کو ان کی بغاوت کی وجہ سے سزا دی تھی اور یقیناً ہم سچے ہیں (۶ - ۱۴۷)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔ (النحل ع ۱۵) ان پر جو یہودی ہیں ہم نے وہی حرام کیا تھا جو تجھ پر پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے تھے (۱۶ - ۱۱۸)

ساتویں فصل :- اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ پر یہ چیزیں......

حرام نہ ہوئی تھیں۔ پس راست رَو ہو کر ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ٥ (آل عمران ع ۱۰)

کہہ اللہ نے سچ فرمایا ہے پس راست رَو ہو کر ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا (۳-۹۴)

آیت متعلقہ :- وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَ ھُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ٥ (النساء ع ۸) اور دین میں اس سے اچھا کون ہے جس نے (اپنی) ساری توجہ کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگا دیا اور وہ احسان کرنے والا ہے۔ اور راست رَو ہو کر ابراہیمؑ کے مذہب کی پیروی کرتا ہے اور اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا پیارا بنایا (۴-۱۲۵)

آٹھویں فصل :- اپنے غصّے میں مر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سینوں کو باتوں کو جاننے والا ہے۔

ھٰاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّہٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ

سنو! تم وہ ہو جو اُن سے محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں کرتے۔ حالانکہ تم ساری کی ساری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے

مِّنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (آل عمران ع ۱۲) ملتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو سخت غضب کے مارے تم پر انگلیاں کاٹتے ہیں۔ کہہ اپنے غصے میں مر جاؤ۔ اللہ سینوں کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے (۳-۱۱۸)

حقیقۃً یہودی مسلمانوں سے بہت سخت دشمنی رکھتے تھے۔ اور منافقانہ روش پر رہتے تھے۔

آیات متعلقہ:- اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ (آل عمران ع ۱۲) اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچے اُن کو بُرا لگتا ہے۔ اور اگر تم کو کوئی بُرائی پہنچے۔ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ کرو تو اُن کی تدبیر تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے گی۔ اللہ اس کا جو وہ کرتے ہیں احاطہ کئے ہوئے ہیں (۳-۱۱) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (المائدہ ع ۱۱) ٭ جو ایمان لائے دشمنی میں سب لوگوں سے زیادہ سخت یہودیوں کو پائے گا اور اُن کو جو مشرک ہیں۔ اور اُن کے لئے جو ایمان لائے دوستی میں سب سے قریب تو اُن لوگوں کو پائے گا جو کہتے ہیں ٭ یقیناً اُن کے لئے

کہ ہم عیسائی ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں سے عالم اور راہب ہیں اور اس لیے کہ وہ تکبر نہیں کرتے (۵-۸۲) یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ (المائدہ ع ۱۴) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی جانوں کی فکر کرو جو گمراہ ہوا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تم ہدایت پر ہو۔ تم سب نے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ سو وہ تم کو اس کی خبر دے گا جو تم کرتے تھے (۵-۱۰۵)

نویں فصل :- تم نے مجھ سے پہلے رسولوں کو جو کھلی دلائل کے ساتھ آئے کیوں قتل کیا ؟

اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ (آل عمران ع ۱۹)

جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہماری طرف تاکید کی حکم بھیجا تھا کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس وہ قربانی نہ لائے جسے آگ کھاتی ہو۔ کہہ مجھ سے پہلے رسول تمہارے پاس کھلی دلائل کے ساتھ اور اس کے ساتھ جو تم کہتے ہو آئے۔ تو ان کو تم نے کیوں قتل کیا اگر تم سچے ہو (۳-۱۸۲)

آیت متعلقہ۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ

(آل عمران ع ۱۲) اُن پر ذلت کی مار ہے جہاں کہیں وہ پائے جائیں۔ سوائے (اس کے کہ) اللہ کے عہد اور لوگوں کے عہد کے ذریعہ سے پناہ لیں) اور وہ اللہ کا غضب کما لائے اور اُن پر مسکینی کی مار ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جاتے تھے (۳۰ - ۱۱۱)

دسویں فصل۔ کس نے وہ کتاب اتاری جو حضرت موسیٰ لائے۔ کہہ دے اللہ تعالیٰ نے۔ پھر اُن کو چھوڑ دے اپنی بیہودہ گوئی میں کھیلتے رہیں۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ	اور انہوں نے اللہ کو نہیں پہچانا جس
إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللّٰهُ عَلٰى	طرح اس کے پہچاننے کا حق (تھا)
بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ	جب یہ کہا کہ اللہ نے انسان پر کچھ
الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهٖ مُوسٰى	نہیں اتارا۔ کہہ کس نے وہ کتاب
نُورًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهٗ	اتاری جو موسیٰ لایا لوگوں کے لئے
قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ	نور و ہدایت تھی تم اس کو ورق ورق

كُتِبْتُوْا وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ (الانعام ع ۱۱)

کرتے ہو۔ اس کے ایک حصہ کو ظاہر کرتے ہو اور بہت سا چھپاتے ہو اور تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا

کہ اللہ نے پھر ان کو چھوڑ دے اپنی بیہودہ گوئی میں کھیلتے رہیں (۲-۲۰۶)

آیات متعلقہ :- نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ (آل عمران ع ۱) اس نے تجھ پر حق کے ساتھ کتاب اُتاری اس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس سے پہلے ہے اور توریت اور انجیل کو لوگوں کو راہ دکھانے کے لئے پہلے سے نازل کیا اور حق و باطل میں فیصلہ اُتارا وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب سزا دینے والا ہے (۳-۳) وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ

(المائدہ ع ۷) اور ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ اُتاری اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس سے پہلے کتابیں سے ہے اور اُس پر نگہبان۔ سو اُن کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کر جو اللہ نے اُتارا اور اس کو چھوڑ کر جو تیرے پاس حق آیا اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کر۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک طریق مقرر کیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ تم کو دیا ہے۔ اُس میں تمہارے جوہر پرکھے۔ سو نیکیوں کو آگے بڑھ کر لو۔ تم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ پس جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا (۵ – ۴۸) وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (الانعام ع ۱۱) اور یہ کتاب جسے ہم نے اُتارا برکت دی گئی ہے۔ اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس کے پہلے ہے تاکہ تو (اہل) مکہ کو ڈرائے اور اُن کو جو اس کے گرد ہیں۔ (۶ – ۹۳)

بارھواں باب:- اے نبی یہودیوں اور عیسائیوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل :- جنت میں جانے کی سند لاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ

اور کہتے ہیں کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا سوائے اُن کے جو یہودی ہیں یا

اَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ بَلٰى ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ (البقرہ ع ۱۳)

عیسائی یہ اُن کی آرزوئیں ہیں۔ کہہ اپنی سند لاؤ اگر تم سچے ہو۔ ہاں جس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرمانبردار بنایا اور وہ احسان کرنے والا ہے۔ تو اس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ اور اُن کو کوئی خوف نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۲- ۱۱۱ و ۱۱۲)

حضیقہ خواہشات اور آرزوؤں پر اجر نہیں ملتے خواہ مسلمان ہوں خواہ یہود اور نصاریٰ۔ تاوقتیکہ کلامِ الٰہی کو اپنا دستور العمل نہ بنائیں اور بدیوں سے نہ بچیں۔ آیات متعلقہ۔ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ط مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ٥ (النسآء ع ۱۸) نہ تمہاری خواہشوں پر ہے اور نہ اہلِ کتاب کی خواہشوں پر جو کوئی بدی کرے گا۔ اس کا بدلہ اُسے دیا جائے گا اور اللہ کو چھوڑ کر وہ نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار پائے گا۔ اور جو نیک کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہی جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ذرہ بھر ظلم نہ کیا جائے گا (۴- ۱۲۳، ۱۲۴)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل ع ۱۳)

جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے ہم یقیناً اسے ایک پاک زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ہم انہیں بہترین اعمال کا جو وہ کرتے تھے اجر دیں گے (۱۶-۹۷) وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الزمر ع ۴) اور وہ جو سچائی کو لایا اور اس کی تصدیق کرتا ہے یہی متقی ہیں۔ ان کے لئے اپنے رب کے پاس ہے جو کچھ وہ چاہیں۔ یہ نیکی کرنے والوں کا بدلہ ہے تاکہ اللہ ان سے وہ بہت برے عمل دور کر دے جو انہوں نے کئے اور ان کو ان کے بہترین اعمال کا جو وہ کرتے تھے بدلہ دے (۳۹- ۳۳ تا ۳۵)

دوسری فصل :- اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی کامل ہدایت ہے۔ فضل تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ	اور یہودی تجھ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے
لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ	اور نہ ہی عیسائی یہاں تک کہ تو ان کے
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ	مذہب کی پیروی کرے۔ کہہ اللہ کی

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ؁ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؁ (البقرۃ ع ۱۴)

ہدایت (وہی (کامل) ہدایت ہے اور اگر تو اُن کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کرے۔ اس کے بعد جو تیرے پاس علم آیا تو تیرے لئے اللہ (کی سزا) سے بچانے والا نہ کوئی دوست اور نہ مددگار ہوگا۔ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی پیروی کرتے ہیں جیسا اس کی پیروی کرنے کا حق ہے وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس کا انکار کرتا ہے سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (۲ - ۱۲۰، ۱۲۱)

وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ؀ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى ھُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ دن کی ابتدا میں اس پر ایمان لے آؤ جو ان لوگوں پر اتارا گیا ہے جو ایمان لائے ہیں اور اس کے آخر میں انکار کر دو تا کہ وہ لوٹ آئیں۔ اور نہ اپنے دین کے کسی پر ایمان نہ لاؤ جو تمہارے دین پر چلے۔ کہہ (کامل) ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے کہ کسی شخص کو اس کی مثل دیا جائے

أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ ۚ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ (آل عمران ع ۸)

جو تمہیں دیا گیا یا وہ تمہارے رب کے نزدیک تمہارے ساتھ جھگڑا کریں گے کہہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اُسے دیتا ہے۔ اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے (۳-۷۱ تا ۷۴)

بلاشبہ کسی کتاب کے کامل ہدایت نامہ ہونے سے اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب اُس پر عمل کیا جائے۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔ خواہ اس پر ایمان رکھنے والے ہی کیوں نہ ہوں۔ صاف ظاہر ہے جو اس نسخہ کی دوا پیئے گا وہی شفا پائے گا۔ اور جو اس کی تعلیم پہ عمل نہیں کرے گا وہی نقصان اٹھائے گا۔

آیاتِ متعلقہ :- شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ (البقرہ ع ۲۳)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُتارا گیا۔ لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی اور حق اور باطل کو الگ کر دینے کی کھلی دلیلیں ہیں (۲-۱۸۵) إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ

اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۱) یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے اور اُن مومنوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کے لئے بڑا اجر ہے (۱۷ - ۹) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۹) اور ہم قرآن سے وہ کچھ اُتارتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ اور ظالموں کو یہ صرف نقصان ہی بڑھاتا ہے (۱۷ - ۸۲)

تیسری فصل :- ہم حضرت ابراہیمؑ کے مذہب پر ہیں جو راست رو تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا ہم اللہ پر ایمان لائے اور سب نبیوں اور کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۶)

اور کہتے ہیں یہودی ہو جاؤ یا عیسائی تم ہدایت پا لوگے۔ کہہ بلکہ (ہم) ابراہیمؑ کے مذہب پر ہیں جو راست رو تھا اور وہ شرک کرنے والوں میں نہیں تھا (۲ - ۱۳۵)

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى

(مومنو) تم کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا۔ اور اُس پر جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُس کی اولاد کی طرف اُتارا

وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۶)

گیا اور اس پر جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا اور اس پر جو نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے دیا گیا ہم ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں (۲ - ۱۳۶)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (آل عمران ع ۳)

کہہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا۔ اور اس پر جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہتا ہے تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (۳ - ۸۴، ۸۵)

آیات متعلقہ: وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَوَصّٰی بِهَآ

اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭيٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۶) اور کون ابراہیم کے مذہب سے منہ موڑتا ہے سوائے اس کے جس نے اپنے آپ کو احمق بنایا اور یقیناً ہم نے اُسے دنیا میں برگزیدہ کیا اور آخرت میں اچھے لوگوں میں سے ہے جب اس کے رب نے اسے کہا فرماں بردار رہ کہا میں جہانوں کے رب کا فرمانبردار ہوں اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو یہی وصیت کی اور یعقوب نے (بھی) اے میرے بیٹو! اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے پس نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم فرماں بردار ہو (۲۔۱۳۰ تا ۱۳۲) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭكُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣلَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ ع ۴۰) رسول اس پر ایمان لایا جو اُس کے رب کی طرف سے اس کی طرف اُتارا گیا اور مومن (بھی) سب اللہ پر اور اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے (۲۔۲۸۵)

چوتھی فصل ۱۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں ہم اُس کے فرمانبردار ہیں تم بھی اُس کی فرمانبرداری کرو۔

قُلْ اَتُحَاۗجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَھُوَ — کہہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۔ (البقرہ ع ۱۶)

جھگڑتے ہو اور وہ ہمارا رب اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں۔ اور ہم اسی کے لئے اخلاص رکھنے والے ہیں (۲-۱۳۹)

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۔ (آل عمران ع ۲)

پھر اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے کہ میں نے اپنی توجہ کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگا دیا ہے اور انہوں نے بھی جو میرے پیچھے چلتے ہیں اور ان لوگوں کو جنہیں کتاب دی گئی اور اُمیوں کو کہہ دے کہ کیا تم فرمانبردار ہو۔ پھر اگر وہ فرمانبردار ہو جائیں تو یقیناً انہوں نے راہ پالی۔ اور اگر پھر جائیں تو تجھ پر پہنچانا ہی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے (۳-۱۹)

آیت متعلقہ:- اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۔ وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (الشوریٰ ع ۲)

اللہ ہمارا رب اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہمیں جمع کرے گا اور اُسی کی طرف انجام کار پھر کر آنا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اس کے بعد کہ اس کی بات مان لی گئی اُن کا جھگڑا اُن کے رب کے نزدیک باطل ہے اور اُن پر ناراضگی ہے اور اُن کے لئے سخت عذاب ہے (۴۲-۱۵، ۱۶)

پانچویں فصل:- کیا حضرت ابراہیمؑ کو زیادہ جاننے والے تم ہو یا اللہ تعالیٰ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اُس گواہی کو چھپائے۔ جو اللہ کی طرف سے اُس کے پاس ہو۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ	اسحٰق اور یعقوب اور اُس کی اولاد
كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۚ قُلْ ءَاَنْتُمْ	یہودی یا عیسائی تھے۔ کہ تم زیادہ
اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۚ وَمَنْ اَظْلَمُ	جاننے والے ہو یا اللہ؟ اور اُس سے
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ	بڑا ظالم کون ہے۔ جو اس گواہی کو چھپائے
مِنَ اللّٰهِ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا	جو اللہ کی طرف سے اس کے پاس ہے

تَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۶) اور اللہ اُس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو (۲-۱۴۰)

آیات متعلقہ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ہ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ہ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ

(آل عمران ع ۷) اے اہل کتاب تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ توریت اور انجیل اس کے بعد ہی اُتاری گئیں پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ سنو تم وہ ہو جو اُس میں جھگڑ چکے ہو جس کا تم کو علم تھا پھر اُس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تم کو علم نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی۔ لیکن وہ راست رو فرمانبردار تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا یقیناً ابراہیم سے بہت نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُس کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ جو ایمان لائے اور اللہ مومنوں کا ولی ہے (۲-لم ۶ تا ۶۷) إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

(الانعام ع ۹) (حضرت ابراہیمؑ نے کہا) "میں نے یک سُو ہو کر اپنا منہ اُس کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۶-۸۰)

چھٹی فصل :- اگر تم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہو تو پھر تمہارے گناہوں کی وجہ سے تمہیں کیوں عذاب دیتا ہے؟

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى نَحْنُ — اور یہودی اور عیسائی کہتے ہیں۔ ہم اللہ

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ط قُلْ	کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں
فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ط بَلْ	کہہ پھر تمہارے گناہوں کی وجہ سے
اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ط يَغْفِرُ	تمہیں کیوں عذاب دیتا ہے۔ بلکہ تم
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط	انہیں میں سے بشر ہو جنہیں اُس نے
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	پیدا کیا۔ وہ جسے چاہتا عذاب دے
وَمَا بَيْنَهُمَا ز وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ہ	اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

بخش دے اور جسے چاہے

(المائدہ ع ۸) اور وہ جو ان دونوں کے درمیان ہے اللہ کے لئے ہی ہے اور اُسی کی طرف پھر کر جانا ہے (۵ - ۱۸)

یہودی اور عیسائی نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ حضرت عزیرؑ اور حضرت مسیحؑ کو بھی خدا کے بیٹے کہتے تھے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ط قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ط اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ہ (التوبہ ع ۵) اور یہودی کہتے ہیں۔ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ اُن کی بات کی نقل کرتے ہیں جو پہلے کافر ہوئے۔ اللہ اُن کو ہلاک کرے کہاں سے اُلٹے پھرے جاتے ہیں (۹ - ۳۰) بلاشبہ ان الفاظ " یہ اُن کی منہ کی باتیں ہیں" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خفیۃً حضرت عزیرؑ اور

حضرت مسیحؑ خدا کے بیٹے نہ تھے۔ بلکہ پہلے کا فردل کی نقل کرکے انہیں ایسا کہا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عزیرؑ کے باپ کا نام سرایاہ تھا (عزرا ۷-۱) اور حضرت مسیح کے باپ کا نام یوسف تھا جو حضرت مریمؑ کا شوہر تھا (متی ۱-۱۶) اور وہ اس کی بیوی تھی (متی ۱-۲۰) حضرت مریمؑ خود حضرت مسیح کا باپ یوسف کو ٹھہراتی ہیں (لوقا ۲-۴۸) اور حضرت مسیح کا حواری بھی یہی کہتا ہے۔ فلپس نے نتن ایل سے مل کر اس سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے (یوحنا ۱-۴۵)

تیرھواں باب ۱- اے نبیؐ عیسائیوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل ۱- آؤ مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت کی دعا کریں۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ	پھر اگر کوئی اس کے بعد جو تیرے پاس
مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا	علم آچکا۔ اس کے بارے میں تجھ سے
نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَ	جھگڑا کرے۔ تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹوں
نِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا	اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں اور
وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ	تمہاری عورتوں کو اور اپنے لوگوں اور
لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (آل عمران ع۶)	تمہارے لوگوں کو بلائیں پھر گڑگڑا کر

دعائیں کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں (۳-۶۰)

مذکورہ بالا آیت کے تحت عیسائیوں کا وفد نجران ۹ھ میں آنحضرتؐ

کی خدمت میں آیا۔ یہ حدیث اس پر شاہد ہے۔ ابن جریر نے ربیع سے ایک روایت بیان کی ہے۔ کہ نصاریٰ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عیسیٰ بن مریمؑ کے متعلق بحث کی۔ اور کہا۔ اگر وہ خدا کا بیٹا نہیں۔ تو اس کا باپ کون ہے۔ تو اس وقت حضورؐ نے مندرجہ ذیل جوابات دیئے:۔

(پہلا جواب) قال الستم تعلمون انہ لا یکون ولد الا وھو یشبہ اباہ قالوا بلیٰ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ کوئی بیٹا نہیں مگر وہ اپنے باپ سے مشابہ ہوتا ہے انہوں نے کہا ہاں (دوسرا جواب) قال الستم تعلمون ان اللہ حی لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء قالوا بلیٰ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور عیسیٰ پر فنا آئی انہوں نے کہا ہاں (تیسرا جواب) قال الستم تعلمون ان ربنا قیم علی کل شیء یحفظہ ویرزقہ قالوا بلیٰ فھل یملک عیسیٰ شیئاً من ذلک قالوا لا۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے اس کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کو رزق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ ان میں سے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں*

(چوتھا جواب) الستم ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء قالوا بلیٰ فھل یعلم عیسیٰ شیئاً من ذلک الا ما علم قالوا لا آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان اور زمین کی کوئی

* اسی طرح سے دوسرے معبود بھی کوئی اختیار نہیں رکھتے۔

چیز مخفی نہیں۔ اُنہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا۔ عیسیٰؑ کوئی بات جانتا ہے سوائے اس کے جس کا اُسے علم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیںؑ (پانچواں جواب) قال فان ربنا صور عیسیٰ فی الرحم کیف یشاء فہل تعلمون ذلک قالوا بلیٰ۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے رب نے عیسیٰؑ کی صورت جس طرح چاہا رحم میں بنائی کیا تم اسے نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا ہاں (چھٹا جواب) قال الستم تعلمون ان ربنا لا یاکل الطعام ولا یشرب الشراب ولا یحدث الحدث قالوا بلیٰ۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب کھانا نہیں کھاتا اور نہ پانی پیتا ہے اور نہ قضائے حاجت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں (ساتواں جواب) قال الستم تعلمون ان عیسیٰ حملتہ امرأۃ کما تحمل المرأۃ ووضعتہ کما تضع المرأۃ ولدھا وغذی کما یغذی الصبی ثم کان یطعم الطعام ویشرب الشراب ویحدث الحدث قالوا بلیٰ آپؐ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ عیسیٰؑ کو ایک عورت نے حمل میں لیا۔ جس طرح عورت حمل میں لیا کرتی ہے۔ پھر اس کو جنا جس طرح عورت اپنا بچہ جنا کرتی ہے پھر اس کو غذا دی گئی جس طرح بچوں کو غذا دی جاتی ہے۔ پھر وہ کھانا کھاتا

لہ مگر جب اُن مسلمانوں کو جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ عالم الغیب تھے انہی الفاظ میں جواب دیا جاتا ہے تو پھر یہ مانتے نہیں حالانکہ عیسائیوں نے تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت مسیح عالم الغیب نہ تھے۔

اور پانی پیتا تھا اور پاخانہ کرتا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں (آٹھواں جواب) فقال فکیف یکون کمازعمتم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر جو تم دعوےٰ کرتے ہو۔ کہ عیسیٰؑ خدا اور خدا کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے (تفسیر آل عمران طبقات ابن سعد، تفسیر کبیر رازی، تفسیر ابن جریر، تفسیر روح المعانی) اب رسول اللہؐ کے مندرجہ بالا جوابات پر غور کیجئے۔ کہ کس حکمت اور فلسفہ سے عیسائیوں کے باطل عقائد کی تردید کی گئی ہے۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت آدمؑ کی طرح بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے یا حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے خدا کی قدرت سے حمل ہوا تھا یا ابن مریم کے یہ معنی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کا باپ نہ تھا۔ کیونکہ ایسے دلائل سے عیسائیوں کے غلط عقائد پر کوئی زد نہیں پڑ سکتی۔ در اصل عیسائیت کی بنیاد اس جھوٹ پر ہے کہ حضرت مریم کنواری کو بغیر مرد کے چھونے کے روح القدس کی قدرت سے حمل ہوا یہی وجہ ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے عیسائیوں کو ایسا قاطع اور مدلل جواب دیا جس سے اُن کے مذہب کی بنیاد ہی گرا دی۔ کہ حضرت مریمؑ نے اُسی طریقہ سے حمل لیا جس طرح اور عورتیں لیتی ہیں۔ گویا حضرت مریمؑ کنواری نہ رہیں۔ بلکہ شادی ہوئی اور اپنے خاوند سے ہی حمل لیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیحؑ میں انسانی صفات تھے۔ اگر ان کو خدا کی قدرت سے بغیر نطفہ کے ہی یا کسی اور غیر معمولی طریقے سے حمل ہوتا۔ تو پھر آنحضرتؐ اُن کے حمل کے متعلق دوسری عورتوں کے حمل کی مثال ہرگز نہ دیتے۔ اب رسول اللہؐ کے ایسے دلائل کو جھٹلانا لینے کا

ایک بوگس ایمان کا نشان ہے۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ کا حمل سے پیدا ہونا صاف ثابت کرتا ہے کہ اُن کا بھی باپ تھا جیسے حضرت محمدؐ کا تھا۔ ○

آیاتِ متعلقہ ا۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○ (آل عمران ع ۶) بے شک عیسٰی کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی مانند ہے اسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اسے کہا ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تو جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ ہو (۳۔ ۵۸ و ۵۹)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ (آل عمران ع ۶) یقیناً یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور یقیناً اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے (۳۔ ۶۱ و ۶۲)

مذکورہ بالا آیات میں حضرت عیسٰیؑ کو حضرت آدمؑ کی مثال قرار دیا گیا ہے کہ جیسے حضرت آدمؑ مٹی سے پیدا کئے گئے۔ اسی طرح حضرت عیسٰیؑ بھی۔ نہ صرف یہی بلکہ تمام انسان مٹی سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○ (الروم ع ۱) اور اس کے نشانوں میں سے ہے کہ تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر دیکھو تم

انسان بن کر پھیل جاتے ہو (۳۰-۲۰)

بلاشبہ نشان یہی ہے کہ کس طرح مٹی کے اجزا کا خلاصہ در خلاصہ نکل کر ایک انسان بن جاتا ہے۔ چونکہ عیسائی نہ صرف حضرت عیسیٰؑ کو بلکہ حضرت آدمؑ کو بھی خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ "وہ انوش کا بیٹا تھا۔ اور وہ شیث کا بیٹا تھا۔ اور وہ آدم کا بیٹا تھا۔ اور وہ خدا کا بیٹا تھا" (لوقا ۳-۳۸) مگر دونوں میں یہ فرق کرتے ہیں۔ کہ حضرت آدمؑ تو مٹی سے اور حضرت عیسیٰؑ روح سے پیدا ہوئے تھے۔ لہذا حضرت آدمؑ کی مثال دے کر حضرت عیسیٰؑ کے ابن اللہ ہونے کی تردید کی گئی۔ اور یہ بتلایا گیا کہ دونوں ہی مٹی سے پیدا ہوئے اور دونوں ہی انسان تھے۔ کیونکہ مٹی سے تو انسان پیدا ہوتا نہ کہ خدا کا بیٹا۔ اب اس مثال سے یہ فلسفہ بیان کرنا کہ جیسے حضرت آدمؑ کا باپ نہ تھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا باپ نہ تھا۔ قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ اول تو حضرت آدم کی ماں ہی نہ تھی۔ تو باپ کہاں سے ہوتا۔ دوم انہیں کسی عورت نے حمل میں نہیں لیا اور نہ وہ ماں کے پیٹ میں رہے۔ سوم اور نہ ان کو کسی عورت نے جنا گویا وہ تولد نہیں ہوئے لہذا ان کا باپ نہ تھا۔ مگر اس کے بالمقابل حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو حمل

سلہ صاف ظاہر ہے کہ جس کی ماں نہیں ہوتی۔ اس کا باپ بھی نہیں ہوتا مگر جس شخص کی ماں ہوتی ہے اس کا باپ وہی ہوتا ہے جس سے اس کی ماں کو حمل ہوا۔

میں لیا اور وہ ماں کے پیٹ میں رہے اور جنے گئے یعنی تولد ہوئے۔ لہذا اُن کا باپ تھا۔ جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ہ پھر مریم نے اُسے حمل میں لیا اور اس کے ساتھ الگ ہو کر دُور چلی گئی فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ہ پھر دردِ زہ اُسے کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگی اے کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہوتی (۱۹-۲۲، ۲۳) يَوۡمَ وُلِدۡتُّ جس دن میں پیدا ہوا" (۱۹-۳۳ مریم ع ۲) وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (البلد ع ۱) اور باپ کی اور جو اس سے پیدا ہوا (۹۰-۳)

صاف ظاہر ہے کہ جو بچہ حمل کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا باپ ہوتا ہے۔ کیونکہ آدم کی اولاد کا سلسلہ نطفہ سے رکھا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ بھی اسی طریقہ سے پیدا ہوئے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِيۡنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ (السجدہ ع ۱) اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کی نسل ایک نچوڑ سے ٹھہرائی (جو) کمزور پانی میں آ جاتا ہے" (۳۲-۷، ۸) دراصل انسانی پیدائش کے لئے اللہ کا یہی قانون شروع سے چلا آ رہا ہے۔ جو کبھی بدلا نہیں جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ہمیشہ اپنے آپ کو ابن آدم کہہ کر پکارا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا باپ تھا اور قرآن کریم کے الفاظ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ (اعراف ع ۲)

اے بنی آدم (۷ - ۳۵) سے بھی سب کا باپ ہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جو بچہ نطفہ سے پیدا نہ ہو۔ بلکہ روح سے پیدا ہو وہ کبھی ابن آدم نہیں کہلا سکتا۔ مگر افسوس اکثر اہل اسلام مٹی سے پیدا کئے جانے کی مثال کو چھوڑ کر اپنے پاس سے بلا باپ کے پیدا ہونے کی مثال بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ عیسائی اُن دونوں رسولوں کی ہر عورتوں کے حمل سے پیدا ہوئے پیدایش کا مقابلہ کر کے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ جو خدا کی خاص قدرت کے حمل سے پیدا ہوئے افضل ہیں۔ بہ نسبت حضرت محمدؐ کے جو عام قدرت کے ماتحت انسانی حمل سے پیدا ہوئے۔ مگر اہل اسلام اس مقابلہ سے عاجز آ کر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ حضرت آدمؑ کا باپ نہ تھا۔ حالانکہ وہ عورت کے حمل سے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ بغیر حمل کے ہی پیدا ہوتے تو اس صورت میں اُن کا باپ بھی نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ عیسائیوں کے باطل عقیدے "مسیح خدا کا بیٹا" کی کوئی تردید نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ کہہ کر کہ حضرت مریمؑ کو بغیر خاوند کے خدا کی خاص قدرت سے حمل ہُوا عیسائیوں کے باطل عقیدے کی تائید کر دیتے ہیں۔ کیونکہ عیسائی اس پر آسانی سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ جس نے حمل کیا بیٹا اُسی کا۔ تو پھر ایسے مسلمان منہ دیکھتے اور بغلیں جھانکتے ہی رہ جاتے ہیں۔ ناظرین اس بات کو بخوبی ذہن نشین کر لیں۔ کہ حضرت محمدؐ نے اپنی زندگی بھر میں کبھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ حضرت مریمؑ کو خدا کی خاص قدرت سے بغیر مرد کے حمل ہُوا۔ جو نہ ہی یا تمام اس بات کا

ثبوت قرآن کریم یا صحاح ستہ کی کسی کتاب یا کسی تفسیر سے دے۔ تو اُسے ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا)

دوسری فصل:۔ حضرت مسیحؑ خدا نہیں۔ کیونکہ وُہ وفات پا گئے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

(المائدہ ۵ ع ۳)

وہ یقیناً کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ مسیح ابن مریم ہے۔ کہہ کس کو اللہ کے مقابل میں کچھ بھی اختیار ہوا جب اللہ نے مسیح ابن مریم اور اُس کی ماں اور ان سب کو جو زمین میں تھے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جو ان کے درمیان ہے۔ اللہ کے لئے ہی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۵-۱۷)

حقیقتاً نہ صرف حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ محترمہ بلکہ اُس وقت کے تمام لوگ وفات پا گئے۔ اب اکثر مسلمانوں کا یہ کہنا کہ اس قرآنی آیت کی رُو سے اُس زمانے کے سب لوگ تو مر گئے۔ مگر حضرت مسیحؑ ابھی تک زندہ ہیں۔ سراسر جہالت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے حضرت مسیحؑ کو وفات دے کر

* فلسفہ ابن مریم کے لئے دیکھیں صفحہ ۳۸۱

اُس کی الوہیت اور ابنیت کی تردید کرنا منظور تھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام پہلے ہی رکھا گیا اور وفات بھی پہلے ہی دے دی۔ اگر اُن کی وفات قرآن کریم سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اُن کی والدہ کریمہ اور اُس زمانے کے دوسرے لوگوں کی وفات کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

علاوہ ازیں جب اس آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (الزمر ع ۴) "تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں" (۳۹-۳۰) کے ماتحت حیات مسیحؑ کے ماننے والوں سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ جب رسول اللہؐ خود اور آپؐ کے زمانے کے سب لوگ وفات پا گئے تو پھر حضرت مسیحؑ خود اور ان کے زمانے کے سب لوگ کیوں نہ ابھی تک فوت ہوئے؟ تو پھر کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اب حضرت محمدؐ کی وفات کا اقرار کر لینا اور حضرت مسیحؑ کی وفات کا انکار کر دینا سراسر ایک لوگس ایمان کا نقصان ہے کیونکہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے الفاظ حضرت مسیحؑ کی وفات پر صاف صاف شاہد ہیں۔

آیات متعلقہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (المائدہ ع ۱۰) یقیناً وہ کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔ اور مسیحؑ نے کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی

[illegible]

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ
اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المائدہ ع ۱۰) یقیناً وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین
میں کا تیسرا ہے اور معبود تو سوائے ایک معبود کے کوئی نہیں اور اگر وہ اس
سے نہ رکیں گے جو کہتے ہیں۔ تو ضرور ان کو جو ان میں سے کافر ہیں دردناک
عذاب پہنچے گا۔ تو کیا یہ اللہ کے حضور توبہ نہیں کرتے اور اس کی بخشش نہیں
چاہتے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۵-۷۳-۷۴) وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط
اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا
فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ
بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا
دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (المائدہ ع ۱۶) اور جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ
ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے سوا
دو معبود بنا لو! کہا تو پاک ہے مجھے کہاں شایاں تھا کہ میں وہ کہوں جس

کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا۔ تو جانتا ہے جو کچھ میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ تو ہی غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے میں نے اُن سے کچھ نہیں کہا مگر وہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا رب اور تمہارا رب ہے اور میں اُن پر گواہ تھا جب تک میں اُن میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو تو ہی اُن پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (۵ - ۱۱۶ تا ۱۱۷)

مذکورہ بالا آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے زندگی بھر میں اپنی اُمت کو یہی تعلیم دی تھی کہ خدا کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے اور وہ لوگوں کی خدا پرستی پر گواہ تھے جب تک اُن میں رہے جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے "میں اُن پر گواہ تھا جب تک میں اُن میں تھا" یعنی جب تک میں اُن میں زندہ تھا۔ جس کی سند خود قرآن مجید کی دوسری آیت میں موجود ہے۔ "مَا دُمْتُ حَيًّا ٥ (مریم ع ۲) "جب تک میں زندہ رہوں (۱۹ - ۳۱) پس صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو معنی حَيًّا کے ہیں وہی معنی فِيهِمْ کے ہیں۔ اس کے بعد ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي تو اس سے اور بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس لفظ سے حَيًّا ہی مراد تھی اور مطلب بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ جب تک میں اُن میں تھا یعنی زندہ تھا۔ تو میں اُن پر نگران تھا" پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگہبان

تھا" چنانچہ انجیل کی مندرجہ ذیل آیات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے (۱) تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر (متی ۴-۱۰) (۲) اے اسرائیل سُن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲-۲۹) (۳) اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا ۱۷-۳) (۴) جب تک میں اُن کے ساتھ رہا میں نے تیرے اُس نام کے وسیلہ سے جو تُو نے مجھے بخشا ہے اُن کی حفاظت کی۔ میں نے اُن کی نگہبانی کی (یوحنا ۱۷-۱۲) غرضیکہ قرآن مجید اور مقدس انجیل دونوں اس پر متفق ہیں کہ حضرت عیسٰے کی امّت اُن کی زندگی بھر میں خدا کی توحید پر قائم رہ کر اُسی کی عبادت کرتی تھی۔ مگر اُن کی وفات کے بعد عیسائیوں نے اُن کی طرف خدائی صفات منسوب کر کے انہیں اپنا خدا ٹھہرایا۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ نبی اور رسول ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید اور انجیل شریف سے ثابت ہوتا ہے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا (مریم ع ۲) (عیسٰی نے) کہا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا (۱۹-۳۰) وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ (الصف ع ۱) اور جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں (۶۱-۶) مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن

اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا (متی ۱۳-۵۷) اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷-۳) اب عیسائیوں کا حضرت مسیح کو خدا ٹھہرانا ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ لوگوں کا کسی بادشاہ کے سفیر کو ہی بادشاہ سمجھ لینا۔ جیسے سفیر کو بادشاہ بنانا کم عقلی کا نشان ہے۔ اسی طرح خدا کے رسول کو بھی خدا بنا لینا کم عقلی کا نشان ہے۔ بلاشبہ حضرت مسیحؑ کی صحیح تعلیم کو اُن کی وفات کے بعد بگاڑا گیا۔ جیسا کہ رسول اللہؐ کا بھی ارشاد ہے وانہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال اِنَّکَ لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ اور میری اُمت کے کچھ لوگ حاضر کئے جائیں گے۔ ان کو بائیں جانب (دوزخ کی طرف) لے چلیں گے۔ میں عرض کروں گا۔ پروردگار یہ تو میرے پیارے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے۔ تمہارے بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں۔ اُس وقت میں وہی کہوں گا۔ جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسٰےؑ) نے کہا کہ میں جب تک اُن میں رہا۔ اُن کا حال دیکھتا رہا جب تُو نے مجھے وفات دے دی۔ تو تُو ہی ان کا نگہبان تھا (بخاری کتاب الانبیاء) بلاشبہ حضرت نبی کریمؐ کا اپنے حق میں بھی انہی الفاظ کو دہرانا

وفات ثابت کرتا ہے۔ کہ آپؐ کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کی امت بھی اُن کی
وفات کے بعد بگڑی اور اسی طرح سے آپؐ کی امت بھی آپؐ کی وفات کے
بعد بگڑے گی۔ اس بیّن آیت اور اس حدیث صریح کے ہوتے ہوئے بھی حضرت
عیسیٰؑ کی وفات کا انکار کرنا گویا نصوص صریحہ کو رد کرنا ہے۔ اب حضرت محمدؐ کے
قول فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کا یہ ترجمہ کرنا "کہ جب تُو نے مجھے وفات دے دی" اور
حضرت عیسیٰؑ کے قول فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کا یہ ترجمہ کرنا "کہ جب تو نے مجھے زندہ
آسمان پر اٹھا لیا" سراسر مولوی صاحبان کی جہالت ہے۔ اور حقیقتاً یہی لوگ
مسلمانوں کے زوال کا باعث ہیں۔ کیونکہ نہ تو خود عقل سے کام لیتے ہیں۔ اور نہ
ہی دوسروں کو لینے دیتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت مسیحؑ اور حضرت محمدؐ ہر دو کی تعلیم کو
اُن کی امتوں نے اُن کی وفات کے بعد بگاڑا۔ جس کا انہیں کوئی علم نہیں۔
اب اگر حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئیں۔
جیسا کہ عام طور پر عیسائی اور اہلِ اسلام کہتے ہیں۔ تو پھر انہیں اپنی امت کا
حال دیکھ کر اس بات کا علم ہو جائے گا۔ کہ عیسائیوں نے خدا کو چھوڑ کر اُن
کو اور اُن کی والدہ مکرمہ کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ تو ایسی صورت میں اُن کی
مندرجہ بالا گواہی جو قیامت کے دن ہو گی جھوٹی ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ باوجود
عیسائیوں کے شرک کا علم ہو جانے کے وہ اپنی لاعلمی ظاہر کریں گے۔ جو
ایک نبی کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ حضرت عیسیٰؑ کی گواہی

صرف اُس دیکھے ہوئے زمانہ کی جس میں عیسائی توحید پر قائم تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے قرآن پاک میں موجود ہے۔ مگر دوبارہ آنے پہ اُس دیکھے ہوئے زمانہ کی جس میں عیسائیوں نے حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ محترمہ کو خدا بنا رکھا تھا کوئی گواہی نہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے یا انہوں نے اپنی امت کے چشم دید مشرکانہ واقعات کی گواہی کو چھپایا اور جو گواہی چھپاتا ہے تو وہ نہ صرف ظالم بلکہ اُس کا دل گنہگار ہوتا ہے۔ یہ آیات اس پر شاہد ہیں۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ (البقرہ ع ۱۶) اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اُس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے اُس کے پاس ہے (۲-۱۴۰) وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (البقرہ ع ۳۹) اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اُسے چھپاتا ہے تو اس کا دل ضرور گنہگار ہوتا ہے (۲-۲۸۳) ایسی حالت میں بجائے حضرت عیسیٰؑ کو ظالم اور گنہگار ٹھہرانے کے بہتر یہی ہے کہ اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ نہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور نہ ہی اپنی امت کی مشرکانہ حالت کو دیکھیں گے۔ جیسا کہ مقدس انجیل سے بھی ثابت ہوتا ہے "تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی" (یوحنا ۱۴-۱۹) "میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا" (یوحنا ۱۷-۱۱) لہٰذا اُن کی وہ گواہی جو قرآن میں لکھی ہے سچی رہے گی۔

کہ عیسائیوں نے حضرت عیسٰیؑ کو اُن کی زندگی میں خدا نہیں ٹھہرایا، بلکہ اُن کی وفات کے بعد جیسا کہ اُن کے اس قول "پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگہبان تھا" سے ثابت ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کو اپنی وفات کے بعد اس بات کا کوئی علم نہیں کہ اُن کی اُمت نے اُن کی وفات کے بعد کیا کیا شرک کیا اور اُن کی کیا حالت ہو گئی۔ اسی طرح سے حضرت محمدؐ کو بھی کوئی علم نہیں کہ اُن کی وفات کے بعد اُن کی اُمت نے کیا کیا بدعتیں نکالیں اور کون کون سے فتنے برپا کیے۔

تیسری فصل :- کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوائے اُس کی عبادت کرتے ہو جو نہیں نفع اور نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (المائدہ ۵ ع ۱۰)	کہہ کیا تم اللہ کے سوائے اُس کی عبادت کرتے ہو جس کو نہ تمہارے نقصان کا اختیار ہے اور نہ نفع کا اور اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے (۵ - ۷۶)

عیسائیوں نے حضرت مسیحؑ کو اپنا خدا بنا رکھا ہے جس کی تردید میں یہ کہا گیا کہ وہ عورت سے جنے گئے، کھانے پیتے تھے، وفات پا گئے اور اُنہیں نفع اور نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہ تھا۔ چنانچہ وہ خود کہتے ہیں "لیکن اپنے دہنے بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں۔ مگر جن کے لیے میرے باپ کی طرف

سے تیار کیا گیا اُن ہی کے لئے ہے" (متی ۲۰-۲۳) جب زندگی میں ہی کوئی اختیار نہ تھا تو پھر مرنے کے بعد کیسے ہوسکتا ہے۔ مگر افسوس یہ نکتہ علماء یہود کی سمجھ میں نہیں بیٹھتا۔

آیاتِ متعلقہ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (المائدہ ع ۱۰) مسیح ابن مریم صرف رسول ہے۔ اس سے پہلے بھی رسول گذر چکے اور اس کی ماں صدیقہ تھی وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھو کس طرح ہم اُن کے لئے باتیں بیان کرتے ہیں پھر دیکھو یہ کس طرح الٹے پھیرے جاتے ہیں۔ (۵-۷۵) وَاتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ

---

[1] اس آیت سے تو یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح سے پہلے کے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور کوئی بھی باقی نہیں رہا جو دنیا میں دوبارہ آئے مگر اس آیت وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران ع ۱۵) اور محمد ایک رسول ہی ہے اس سے پہلے رسب رسول مر چکے (پارہ ۳-۱۴۴) سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ایک رسول حضرت مسیح جو کہ حضرت محمد رسول اللہ سے پہلے تھے وہ کبھی فوت نہ ہوئے بلکہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ گویا آنحضرت اس آیت کے رو سے ان سے پہلے کے ایک رسول حضرت مسیح جو باقی رہ گئے تھے وہ کبھی فوت نہ ہوئے۔ علاوہ ازیں قد۔ خلت کے الفاظ سے حضرت مسیح کے بے مرجانے کا استدلال نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی (باقی صفحہ ۳۰۶ پر)

شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا (الفرقان ع ۱) اور لوگوں نے اُس کے سوائے معبود بنا لیے ہیں۔ جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ اور اُن کو اپنے بُرے بھلے کا بھی اختیار نہیں اور نہ موت اور نہ زندگی اور نہ مر کر جی اٹھنا اُن کے اختیار میں ہے (۲۵ - ۳) جب فوت شدہ حضرت مسیحؑ جو بقول عیسائیوں اور مسلمانوں کے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور آج تک آسمان پر زندہ موجود ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ کسی شخص کو بھی نفع اور نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہ رکھتے تھے۔ تو پھر مردہ ولی پیر اور شہید جو بغیر باپ کے پیدا نہ ہوئے اور نہ ہی اپنی زندگی میں آسمان پر گئے۔ اور نہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۵) ہے حضرت محمدؐ کی وفات کے اس موقع پر جب صحابہ کرامؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کا انکار کر دیا اور حضرت عمر فاروقؓ نے یہ کہا تھا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ رسول اللہؐ فوت ہو گئے ہیں۔ تو میں اس کا سر تلوار سے اُڑا دوں گا اسی آیت کو پڑھا تو تمام صحابہ کرامؓ نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ حضرت محمد رسول اللہؐ فوت ہو چکے ہیں۔ اگر اس وقت حضرت مسیحؑ کا زندہ ہونا تسلیم کیا جاتا تو فوراً صحابہ کرامؓ یہ کہہ سکتے تھے کہ جب حضرت مسیحؑ زندہ ہیں۔ تو پھر رسول اللہ صلعم کیوں فوت ہو جائیں۔ اس وقت صحابہؓ کا حیات اور نزولِ مسیحؑ کے متعلق کوئی استدلال نہ کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ ایسی تمام احادیث رسول اللہؐ کی وفات کے بعد بنا لی گئی تھیں۔ جو سراسر نہ صرف قرآنی تعلیم بلکہ ختم نبوت کے بھی خلاف ہیں۔ کیونکہ رسول اللہؐ کے بعد حضرت مسیحؑ کا آنا کوئی معنی نہیں رکھتا

ہی دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ دوسروں کو نفع اور نقصان پہنچانے کا کیسے اختیار رکھ سکتے ہیں۔ آخر کچھ تو عقل سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ نبی کے بالمقابل ولی تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ جب عیسائی حضرت مسیحؑ کی طرف خدائی صفات منسوب کرنے سے مشرک ہو سکتے ہیں۔ تو پھر مسلمان نبیوں۔ ولیوں اور پیروں کی طرف خدائی صفات منسوب کرنے سے کیونکر مشرک نہیں ہو سکتے ہیں...

چودھواں باب:۔ اے نبیؐ اہل کتاب سے کہہ دے۔

پہلی فصل:۔ اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم سے کوئی کسی کو اللہ کے سوائے رب بنائے۔ ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری اور تمہاری طرف اتارا گیا۔ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے۔ ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا
إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ
فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا ٱشْهَدُوا

کہہ اے اہل کتاب اس بات کی طرف
آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان
یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی
عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ
کسی کو شریک بنائیں اور نہ ہم میں
سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (اٰل عمران ع ۷) بنا ئے۔ اور اگر وہ پھر جائیں۔ تو تم کہو گواہ رہو کہ ہم فرماں بردار ہیں (۳ - ۶۳)

لَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (العنکبوت ع ۵)

اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو۔ مگر ایسے طرق سے جو نہایت اچھا ہو۔ سوائے اس کے جو ان میں سے ظالم ہیں۔ اور کہو ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف اُتارا گیا اور تمہاری طرف اُتارا گیا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں (۲۹ - ۴۶)

آیات متعلقہ :- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (الانبیاء ع ۲) اور تجھ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اس کی طرف ہم (یہی) وحی کرتے تھے۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو (۲۱ - ۲۵) چنانچہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ذیل کی آیات اس پر گواہ ہیں

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ* اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (اٰل عمران ع ۵)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ سوائے اللہ کے تم کسی کی عبادت

* (البقرہ ع ۱۰)

نہ کرنا (حضرت مسیحؑ نے کہا) اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ پس اُس کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (۳-۵۰)

"اور خدا نے یہ باتیں فرمائیں۔ کہ خداوند تیرا خدا جو تجھے ملک مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں۔ میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں" (خروج ۲۰- آتا ۵) یسوع نے اس سے کہا اے شیطان دُور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر (متی ۴-۱۰)

باوجود ایسی تعلیم رکھنے کے پھر بھی اہل کتاب شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (التوبۃ ع ۵) انہوں نے اپنے عالموں اور راہبوں کو اللہ کے سوائے رب بنا لیا ہے اور مسیح ابن مریم کو اور اُن کو سوائے اس کے کچھ حکم نہ دیا گیا تھا۔ کہ ایک معبود کی عبادت کریں۔ اُس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں (۹-۳۱)

اللہ تعالیٰ کے سوائے رب بنانے کے یہ معنی ہیں کہ اُس پر ایمان رکھتے

ہوتے بھی اُس کے احکام کو ٹھکرا دینا اور اُن کی خلاف ورزی کر کے مذہبی راہنماؤں کا کہنا ماننا۔ مثلاً قرآن مجید کا حکم ہے کہ عورتوں کو پسند کر کے نکاح میں لاؤ۔ مگر عموماً مسلمان مذہبی پیشواؤں کے کہنے پر بغیر دیکھے ہی نکاح کرتے ہیں حالانکہ علماء اسلام ایمان کا جزو نہیں۔*

دوسری فصل :- کیوں اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو؟

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ۝ کہ اے اہل کتاب کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو اور اللہ اُس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو (۳-۹۷) آل عمران ع ۱۰)

بلاشبہ اہل کتاب اُن پیشگوئیوں کا جو آنحضرتؐ کے متعلق اُن کی کتابوں میں تھیں صاف انکار کر دیتے تھے۔ چنانچہ اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

آیات متعلقہ :- إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ ٱلَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِٱلْقِسْطِ مِنَ ٱلنَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ آل عمران ع ۳، وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو اُن کو قتل کرتے ہیں جو لوگوں میں سے انصاف کا حکم دیتے ہیں۔ تو اُن کو دردناک عذاب کی خبر دیدے (۳-۲۰) يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُونَ

* بقیہ مضمون صفحہ ۳۸۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (آل عمران ع ۷) اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو۔ اے اہل کتاب کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملاتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (۳ - ۶۹ و ۷۰)

تیسری فصل ۱- ایماندار دل کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے کیوں روکتے ہو؟

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ	کہہ اے اہل کتاب کیوں اسے اللہ
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ	کی راہ سے روکتے ہو جو ایمان لائے
تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ	تم اس کے لئے ٹیڑھاپن چاہتے ہو۔
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	حالانکہ تم گواہ ہو۔ اور اللہ اس سے
(آل عمران ع ۳)	بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو (۳ - ۹۸)

حقیقتاً اہل کتاب ایمان والوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق طرح طرح کے شبہات پیدا کرکے انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمدؐ پر ایمان لانے سے روکتے تھے۔

آیات متعلقہ ۔ اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ (الاعراف ع ۵) جو اللہ کی راہ سے روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں (۷ - ۴۵) وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ (الاعراف ع ۱۱) اور ہر ایک رستہ پر مت

بیٹھو تم ڈراتے ہو اور اللہ کی راہ سے اُسے روکتے ہو۔ جو اس پر ایمان لاتا ہے اور اس میں ٹیڑھا پن چاہتے ہو (۷ - ۸۶) وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (الانفال ع ۴)

اور ان کا کیا عذر ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے اور وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں اور وہ اس کے متولی نہیں۔ اس کے متولی سوائے متقیوں کے اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ لیکن ان میں سے بہت نہیں جانتے (۸ - ۳۴)

چوتھی فصل :۔ تم ہم پر کس واسطے عیب لگاتے ہو؟

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ (المائدۃ ع ۹)

کہہ اے اہل کتاب تم ہم پر کس لئے عیب لگاتے ہو صرف اس لئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور اس پر جو پہلے اُتارا گیا اور تم میں سے اکثر نافرمان ہیں (۵ - ۵۹)

اہل کتاب کے استہزا کا ذکر کر کے اب بتایا کہ یہ استہزا بھی دشمنی کی وجہ سے ہے۔ اسی لئے سوال کیا ہے کہ کس وجہ سے تم ہم کو بُرا کہتے ہو۔ حالانکہ کفار کو تم ایسا بُرا نہیں سمجھتے۔ لیکن مسلمانوں میں اور کافروں میں اگر فرق ہے۔ تو یہی کہ مسلمان اللہ تعالیٰ پر اور اس کی وحی پر ایمان لاتے ہیں۔

آیاتِ متعلقہ: لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًی كَثِیْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہ (آل عمران ع ۱۹) ترجمہ تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور ضرور تم اُن لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور اُن سے جو مشرک ہوئے بہت سی دکھ دینے والی باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے (۳ - ۱۸۵) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ہ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ط وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا (النسآء ع ۸) کیا تُو نے اُن لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا گیا وہ سحر اور کاہنوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے بارے میں جو کافر ہوئے کہتے ہیں یہ ان کی نسبت جو ایمان لائے زیادہ سیدھی راہ پر ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کرے۔ تو تُو اس کے لئے کوئی مددگار نہ پائے گا (۴ - ۵۱ و ۵۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ہ وَاِذَا

نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّ لَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ہ (المائدہ ع ۹) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں اور نہ کافروں کو اور اللہ کا تقوی کرو اگر تم مومن ہو۔ اور جب تم نماز کے لئے بلاتے ہو تو اس کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے (۵۷ و ۵۸)

پانچویں فصل :۔ اللہ کے نزدیک بدتر بدلہ پانے والے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی نے پھٹکار کی اور جن پر ناراض ہوا۔

قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ہ (المائدہ ع ۹)

کہہ میں تم کو بتاؤں کہ اللہ کے نزدیک اس سے بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہ جس پر اللہ نے پھٹکار کی۔ اور اس پر ناراض ہوا اور اُن میں سے بندر اور سور بنائے اور وہ جس نے شیطان کی پرستش کی۔ یہ مرتبہ میں بدتر اور سیدھے راستہ سے بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں (۵۔۶۰)

آیات متعلقہ :۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ٥ (البقرہ ع ۸) اور بے شک تم ان کو جانتے ہو جو تم میں سے سبت کے معاملہ میں حد سے نکل گئے۔ پس ہم نے ان سے کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ (۲ - ۶۵) فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ٥ (الاعراف ع ۲۱) سو جب انہوں نے اس سے سرکشی کی جس سے روکے گئے تھے۔ ہم نے انہیں کہا ذلیل بندر ہو جاؤ (۷ - ۱۶۶)

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ، قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ٥ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ٥ (المائدہ ع ۱۵) جب حواریوں نے کہا اے عیسٰی ابن مریم کیا تیرا رب طاقت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کھانا نازل کرے (عیسٰی نے) کہا اللہ کا تقوی کرو۔ اگر تم مومن ہو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پائیں اور ہم جان لیں کہ ضرور تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر

گواہ ہو جائیں عیسٰی ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب ہم پر آسمان سے کھانا نازل کر وہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے پہلوں کے لئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے ، اور تیری طرف سے نشان ہو اور تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے کہا میں جس کو تم پر اُتارنے والا ہوں۔ پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد ناشکری کرے۔ تو میں اُسے ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہان میں اور کسی کو ایسا عذاب نہیں دوں گا (۵-۱۱۲ تا ۱۱۵)

قردۃ سے مراد اصحاب سبت اور خنازیر سے مراد حضرت عیسٰےؑ کے اصحاب مائدہ لئے گئے ہیں۔ یعنی جن کے لئے حضرت عیسٰےؑ نے مائدہ طلب کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اصحاب سبت نے سبت کے دن جو اُن کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ عبادت کو ترک کر دیا اور دنیا میں غرق ہو گئے۔ اسی طرح یہ مائدہ والا گروہ حضرت عیسٰےؑ کے پیرووں میں سے وہ گروہ ہے جو روٹیوں پر گر گیا اور مذہب کی غرض بھی سوائے حظ جسمانی کے اُن کے نزدیک کوئی اور نہ رہی جس طرح بندر بننے سے مراد مسخ قلوب ہے اسی طرح خنزیر بنانے سے مراد خنزیر صفت بنانا ہے ۔

چھٹی فصل ۱۔ تم کسی سچائی پر نہیں۔ یہاں تک کہ توریت اور انجیل کو قائم رکھو۔

قُلْ يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ کہہ اے اہل کتاب تم کسی (سچائی) پر

عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (المائدہ ع ۱۰)

نہیں یہاں تک کہ توریت اور انجیل کو قائم رکھو اور اس کو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اُتارا گیا۔ اور جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اُتارا گیا۔ یقیناً اُن میں سے بہتوں کو سرکشی اور انکار میں بڑھائے گا سو تُو کافر قوم پر افسوس نہ کر (۵ - ۶۸)

بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب پر ایمان لا کر پھر اس پر عمل نہیں کرتے وہ کسی صداقت پر نہیں ہوتے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

آیاتِ متعلقہ: وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّھُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (البقرہ ع ۱۴) اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی کسی سچائی پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں یہودی کسی سچائی پر نہیں، حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح انہی کے قول کی مانند وہ لوگ کہتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے سو اللہ اُن کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے (۲ - ۱۱۳) وَاَنِ احْكُمْ

* اور یہ کہ ان کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے اتارا اور وہی نافرمان ہیں ۔۔۔۔

الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ط مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ط وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ہ (المائدہ ع ۹) اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے تو ہم ضرور اُن سے اُن کی برائیاں دُور کر دیتے۔ اور اُن کو نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔ اور اگر وہ توریت اور انجیل کو اور جو ان کی طرف اُن کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے قائم رکھتے۔ تو اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے رہتے۔ ان میں سے ایک گروہ میانہ رو ہے اور بہت سے اُن میں بُرے کام کرتے ہیں (۵-۶۶)

ساتویں فصل :- اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ہ (المائدہ ع ۱۰)	کہہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور اُن لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ جو پہلے گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا۔ اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے (۵-۷۷)

آیت متعلقہ :- يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ط اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ

اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ زفَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ قف وَلَا تَقُوْلُوْا
ثَلٰثَۃٌ ط اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ط اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ
یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ہ

(النساء ۲۳ ع) اپنے دین میں غلو مت کرو اور اللہ کی نسبت سوائے حق کے
کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ بن مریم صرف اللہ کا رسول اور اُس کی پیشگوئی ہے۔ جو اُس
نے مریم کی طرف القا کی اور اُس کی طرف سے روح ہے۔ سو اللہ اور اس کے
رسولوں پر ایمان لاؤ اور مت کہو تین ہیں۔ باز آجاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہے
اللہ صرف ایک ہی معبود ہے وہ اُس سے پاک ہے کہ اس کا بیٹا ہو۔ اُسی کا ہے
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کافی کارساز ہے (لم-۱۷)
حقیقۃً نبیوں، ولیوں، پیروں اور شہیدوں کی طرف خدائی صفات حاضر و
ناظر اور عالم الغیب منسوب کرنا گویا دین میں ناحق غلو کرنا ہے جس کی مذکورہ بالا
آیت میں ممانعت کی گئی ہے تاکہ ایمان دار لوگ انہیں ارباباً من دون اللہ نہ بنائیں۔

پندرھواں باب :- اے نبی منافقوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل :- جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اُسے چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ
تعالیٰ اُسے جانتا ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ ط وَیَعْلَمُ	کہہ اگر جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے

اعمال کتاب

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ع ۳) جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۳-۲۸)

آیات متعلقہ ۱- لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ ع ۴۰) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ اللہ اس کا تم سے حساب لے گا۔ پھر جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۲-۲۸۴) لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (آل عمران ع ۳) مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے تو اس کا اللہ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں سوائے اس کے کہ تم ان سے کسی طرح بچاؤ کر لو اور اللہ تم کو اپنی سزا سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف انجام کار پہنچنا ہے (۳-۲۸) يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ

اللّٰہُ نَفْسَہٗ ط وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۵ (آل عمران ع ۳) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے نیکی کی ہے موجود پائے گا اور جو کچھ اس نے بدی کی ہے آرزو کرے گا کہ اس کے اور اس کے درمیان لمبا فاصلہ ہوتا اور اللہ تم کو اپنی سزا سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے (۳-۲۹)

دوسری فصل: سب اختیار اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔

وَطَآئِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ ط یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ (آل عمران ع ۱۶)	اور ایک گروہ کو اپنی جانوں کی فکر پڑ رہی تھی۔ وہ اللہ پر ناحق بدگمانی جاہلیت کی سی بدگمانی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمارا بھی کچھ اختیار ہے۔ کہہ دو کہ اختیار تو سب کا سب اللہ کا ہی ہے (۳-۱۵۴)

آیاتِ متعلقہ: وَمَآ اَصَابَکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوِ ادْفَعُوْا ط قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰکُمْ ط ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ ط وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ ۵ (آل عمران ع ۱۷) اور جو کچھ تمہیں اس دن مصیبت پہنچی جب دو گروہ (جنگ میں) ملے تو اللہ کے اذن سے تھا اور تاکہ وہ مومنوں کو جان لے اور تاکہ ان لوگوں کو جان لے جنہوں

نے نفاق کیا اور ان کو کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا مدافعت کرو۔ انہوں نے کہا اگر ہم لڑائی جانیں تو ضرور تمہارا ساتھ دیں۔ وہ آج کے دن ایمان کی نسبت کفر سے بہت نزدیک ہیں اپنے مونہوں سے کہتے ہیں۔ جو اُن کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ (خوب) جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں (۳ - ۱۶۵ و ۱۶۶)

تیسری فصل ۱۔ جن کے لئے قتل ہونا لکھا جا چکا تھا وہ ضرور قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔ اپنی جانوں سے موت کو ہٹا رکھو نہیں بھاگنا نفع نہیں دیگا۔

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (آل عمران ع ۱۶)

وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں۔ جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں۔ اگر ہمارا کچھ بھی اختیار رہتا۔ تو ہم یہاں نہ قتل کئے جاتے۔ کہہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو جن کے لئے قتل ہونا لکھا جا چکا تھا وہ ضرور اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے اور تاکہ اللہ اُسے ظاہر کردے۔ جو تمہارے سینوں میں ہے۔ اور اُسے خالص کردے۔ جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے (۳ - ۱۵۴)

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (آل عمران ع ١٧)

جنہوں نے اپنے بھائیوں کے متعلق کہا اور خود بیٹھے رہے۔ اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ کہہ تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا رکھو اگر تم سچے ہو (٣-١٦٧)

قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا (الاحزاب ع ٢)

کہہ تمہیں بھاگنا نفع نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے بھاگتے ہو اور اُس صورت میں تمہیں تھوڑا ہی سامان ملے گا (٣٣-١٦)

آیات متعلقہ:- وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران ع ١٥) اور کسی شخص کے لئے یہ نہیں کہ وہ اللہ کے اذن کے سوا مر جائے موت کا وقت لکھا ہوا ہے (٣-١٤٤)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (آل عمران ع ١٧) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہوئے اور اپنے بھائیوں کی

نسبت کہتے ہیں۔ جب وہ زمین میں سفر کرتے ہیں یا لڑائی کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے تاکہ اللہ اس کو ان کے دلوں میں حسرت بنائے اور اللہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے (۳ - ۱۵۵) کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران ع ۱۹) ہر ایک شخص موت چکھنے والا ہے (۳ - ۱۸۴) اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ (النساء ۱۱) جہاں کہیں تم ہو گے موت تمہیں آ لے گی۔ خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں (کیوں نہ) ہو (۴ - ۷۸) اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ (الزمر ع ۳) تُو بھی مرنے والا ہے۔ اور وہ بھی مرنے والے ہیں (۳۹ - ۳۰)

چوتھی فصل منافقوں کے حق میں اثر کرنے والی بات کہو۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا فَکَیْفَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ ثُمَّ جَآءُوْکَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا

اور جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف تو تُو منافقوں کو دیکھے گا کہ وہ تجھ سے ہٹتے ہوئے رکتے ہیں۔ تو پھر کیا حال ہو گا جب اُن کو اس کی وجہ سے مصیبت پہنچے گی جو اُن کے اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے پھر تیرے

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا (النساء ع ۹)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو ان کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آئیں گے کہ ہمارا تو سوائے بھلائی اور اتفاق کے اور کچھ منشا نہ تھا یہی وہ دلوں میں ہے پس اُن سے منہ پھیر لے اور اُن کو نصیحت کر اور اُن سے اُن کے حق میں اثر کرنے والی بات کہہ (م - ۶۱ تا ۶۳)

آیات متعلقہ ۱- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ (النساء ع ۹) کیا تو نے ان (کی حالت) پر غور نہیں کیا۔ جو دعوے کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا وہ چاہتے ہیں کہ شیطان سے فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ اُن کو گمراہی میں دُور بہکا لے جائے (م - ۶۰) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (المائدہ ع ۱۴) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے اُس کی طرف آؤ جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف

کہتے ہیں ہمارے لئے وہ بس ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا کیا اگرچہ اُن کے بڑے نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں (۵ - ۱۰۴)

پانچویں فصل :۔ دنیا کا سامان تھوڑا ہے۔ آخرت اس کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ کرے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (النساء ۱۱)

کیا تم نے اُن (کے حال) پر غور نہیں کیا جن کو کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ پھر جب اُن پر جنگ ضروری ٹھیرائی گئی۔ تو اُن میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جس طرح اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور بولے اے ہمارے رب تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں ضروری ٹھیرایا۔ کیوں تھوڑی مدت تک ہم کو ڈھیل نہ دی۔ کہہ دنیا کا سامان تھوڑا ہے اور آخرت اس کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ کرے۔ اور تم پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ کیا جائے گا (۴ - ۷۷)

آیاتِ متعلقہ :۔ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ (آل عمران ع ۲۰) جو کافر ہیں ان کا ملکوں میں تصرف تجھے دھوکے میں نہ ڈالے تھوڑا سا مال ہے پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے (۳-۱۹۵، ۱۹۶)

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ○ (التوبہ ع ۷) سو اُن کے مال تجھے تعجب میں نہ ڈالیں اور نہ اُن کی اولاد ہی۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں ان کو عذاب دے اور اُن کی جانیں نکلیں جب وہ کافر ہوں (۹-۵۵)

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ (محمد ع ۳) اور جو ایمان لائے وہ کہتے ہیں۔ کوئی سورت نازل کیوں نہیں ہوتی۔ پس جب ایک واضح معنی والی سورۃ نازل کی گئی اور اس میں جنگ کا ذکر کیا گیا۔ تو تو انہیں دیکھتا ہے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ وہ تیری طرف دیکھتے ہیں۔ اس شخص کی طرح جس پر موت (کے خوف) سے بیہوشی طاری ہو سو اُن کے لئے ہلاکت ہے (۴۷-۲۰)

چھٹی فصل :۔ دُکھ اور سُکھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ (النساء ع ۱۱)

اور اگر اُن کو بھلائی پہنچتی ہے کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر اُن کو دُکھ پہنچتا ہے کہتے ہیں۔ یہ تیری وجہ سے ہے۔ کہہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر اُن لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ بات سمجھنا ہی نہیں جانتے (اے انسان) جو کوئی بھلائی تجھے پہنچتی ہے۔ سو وہ اللہ سے ہے اور جو دکھ تجھے پہنچتا ہے تو وہ تیرے ہی نفس سے ہے اور ہم نے تجھے سب لوگوں (کی بھلائی) کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کافی گواہ ہے (م۔ ۷۸)

مِنَ اللّٰهِ و مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ میں یہ فرق کیا گیا ہے کہ مِنَ اللّٰہِ اُن امور پر بولا جاتا ہے جو اللہ کی رضا اور اس کے حکم سے ہوں اور مِنْ عِندِ اللہ عام ہے۔ جو کچھ قضا و قدر ہے خواہ وہ نتیجۃً اللہ کی رضا سے واقع ہو یا اُس کی ناراضگی سے اور خواہ خدا نے اس کام کا حکم دیا ہو یا اُس سے منع کیا ہو۔ وہ سب من عند اللہ ہے بلاشبہ رسول اللہ کی اطاعت سے انسان کو کبھی دکھ نہیں پہنچتا۔

آیات متعلقہ:۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (البقرہ ع ۱۹) اور ضرور ہم کسی قدر ڈر اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے تمہارا امتحان کریں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ کہتے ہیں ہم اللہ کے لئے ہی ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے۔ اور یہی وہ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں (۲-۱۵۵ تا ۱۵۷) وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوریٰ ع ۴) اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ بہت کچھ معاف بھی کر دیتا ہے (۴۲-۳۰) بلاشبہ جو مصیبتیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ بطور آزمائش کے ہوتی ہیں تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے، صبر کرے اور توحید کی راہ پر جما رہے اور رجوع کا لیف اور رضا لوگوں پر ان کی کرتوتوں اور شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ وہ عذاب الٰہی ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے:

ساتویں فصل:۔ ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ مگر وہی جو اللہ تعالیٰ

نے لکھ رکھی ہے۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (التوبۃ ع ۷)	اگر تجھے بھلائی پہنچے انہیں بُرا لگتا ہے اور اگر تجھے تکلیف پہنچے۔ کہتے ہیں ہم نے اپنا کام پہلے ہی سے ٹھیک کر لیا تھا اور وہ پھر جاتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ کہہ دے ہم کو ہرگز کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ رکھی ہے۔ وہ ہمارا آقا ہے

اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے (۹ - ۵۰ و ۵۱)

آیات متعلقہ۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ (الحدید ع ۳) کوئی مصیبت زمین میں نہیں پہنچتی ہے۔ اور نہ تمہاری اپنی جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اُسے پیدا کریں یہ اللہ پر آسان ہے (۵۷ - ۲۲) حقیقۃً کتاب سے مراد علم الٰہی ہے اور نبرأہا کی ضمیر مصیبت کی طرف جاتی ہے اور ہر مصیبت کے کتاب میں ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ بعض اسباب کا نتیجہ ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہ (التغابن ع ۲) اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔ اور جو اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (۲۸ - ۱۱) یقیناً ایمان کا تعلق اوّل قلب سے ہی ہے اور قلب مرکز ہے پس ایمان سے دل ہدایت پاتا ہے اور دل کے ہدایت پانے سے سب اعمال درست ہو جاتے ہیں ۔

آٹھویں فصل :۔ تم ہمارے حق میں انتظار کرتے ہو۔ ہم تمہارے حق میں انتظار کرتے ہیں ۔

قُلْ ھَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِکُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمُ اللّٰہُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِہٖٓ اَوْ بِاَیْدِیْنَا صلے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ہ (التوبۃ ع ۷)

کہہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ہی ایک کا انتظار کرتے ہو اور ہم تمہارے حق میں انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تم پر کوئی عذاب (یا) اپنی طرف سے لائے یا ہمارے ہاتھوں سے سو انتظار کرو۔ ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں (۹ - ۵۲)

آیاتِ متعلقہ :۔ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ہ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ

وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبۃ ع ۸) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ تاکہ تم کو خوش رکھیں اور اللہ اور اُس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو راضی کریں اگر وہ مومن ہیں۔ کیا ان کو معلوم نہیں ہوا کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ اسی میں رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے (۹ - ۶۲ و ۶۳)

نویں فصل :- خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے۔ تم سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ تم نافرمان ہو۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ (التوبۃ ع ۷)

کہہ دے خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تم نافرمان قوم ہو (۹ - ۵۳)

آیت متعلقہ :- وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ (التوبۃ ع ۷) اور کوئی چیز اُن کے حق میں مانع نہیں ہوئی کہ اُن کے خرچ اُن سے قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا انکار کرتے ہیں اور نماز کو نہیں آتے۔ مگر اس حال میں کہ وہ کاہل ہوں اور خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ

ناخوشی رسول (۹-۴۸)

دسویں فصل:- تمہاری بھلائی کے لئے کان دھرتا ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ط قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (التوبہ ع ۸)

اور اُن میں سے وہ لوگ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ کان (کا کچا) ہے۔ کہہ دے تمہاری بھلائی کے لئے ہی کان دھرتا ہے اللہ پر ایمان لاتا ہے اور مومنوں کی بات کو مانتا ہے اور ان لوگوں کے لئے رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں۔ اُن کے لئے دردناک عذاب ہے (۹-۶۱)

آیت متعلقہ:- اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا (الاحزاب ع ۷)

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اُن پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے (۳۳-۵۷)

گیارھویں فصل:- کیا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کی آیات اور اُس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ (التوبہ ع ۸)

منافق ڈرتے ہیں کہ اُن پر کوئی سورۃ (نہ) اُتاری جائے جو اُن کو ان باتوں کی خبر دے جو ان کے دلوں میں ہیں۔ کہہ دے ہنسی کئے جاؤ۔ اللہ اس کو کھولنے والا ہے جس کا تم کو ڈر ہے۔ اور اگر تُو ان سے سوال کرے تو کہیں گے۔ ہم تو یونہی باتیں اور دل لگی کرتے تھے کہہ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے؟ (۹-۶۵، ۶۶)

آیت متعلقہ ۱۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ (البقرہ ع ۲) اللہ اُن کو ان کی ہنسی کا مزہ چکھائے گا اور وہ اُن کو مہلت دیتا ہے۔ وہ اپنی سرکشی میں حیران پھر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو دے کر گمراہی خرید لی۔ سو ان کی تجارت فائدہ مند نہ ہوئی اور نہ ہی وہ ہدایت پانے والے ہوئے (۲-۱۵، ۱۶)

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا (البقرہ ع ۲۹) اور اللہ کی باتوں سے ہنسی نہ کرو (۲-۲۳۱) ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ

رُسُلِیْ هُزُوًا ہ (الکہف ع ۱۲) یہ اُن کی سزا ہے (یعنی) دوزخ اس لئے کہ اُنہوں نے کفر کیا اور میری باتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی بنایا (۱۸-۱۰۶)

بارھویں فصل :۔ دوزخ کی آگ گرمی میں بہت بڑھ کر ہے۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ	جو پیچھے چھوڑے گئے وہ اللہ کے
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا	رسول کے خلاف بیٹھ کر خوش ہوئے
اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ	اور ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی
وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ	جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں
قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ قُلْ	جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو
نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ	کہہ دوزخ کی آگ گرمی میں بہت بڑھ
كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ (التوبۃ ع ۱۱)	کر ہے کاش یہ سمجھتے (۹-۸۱)

آیت متعلقہ :۔ فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّ لْیَبْكُوْا كَثِیْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ، (التوبۃ ع ۱۱) سو تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں اس کی سزا جو وہ کماتے تھے (۹-۸۲) مطلب یہ ہے کہ یہ تو رسول اللہ کی مخالفت سے خوش ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اُنہیں چاہیئے کہ اپنی اس حالت پر روئیں اور تھوڑا ہنسیں۔ کیونکہ رسول کی مخالفت کرنا کوئی خوشی کا مقام نہیں ہوتا۔

تیرھویں فصل :۔ تم میرے ساتھ ہو کر کبھی بھی دشمن کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِيْنَ	پس اگر اللہ تجھے ان میں سے کسی گروہ کی طرف لوٹا کر لائے ، اور وہ نکلنے کے لئے تجھ سے اجازت مانگیں تو کہہ دو میرے ساتھ کبھی نہ نکلوگے اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے جنگ کروگے ، تم پہلی مرتبہ بیٹھنے پر

(التوبہ ع ۱۱) راضی ہو گئے سو اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو (۹-۸۳)

آیاتِ متعلقہ :- اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ (التوبۃ ع ۷) وہی تجھ سے اجازت چاہتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں لاتے اور ان کے دل میں شک پڑ گئے ، سو وہ اپنے شک میں متردد ہیں اور اگر ان کا ارادہ نکلنے کا ہوتا تو اس کے لئے سامان مہیا کرتے ۔ لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا ، سو ان کو بوجھل کر دیا اور کہا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ جاؤ (۹-۴۵ و ۴۶)

مطلب یہ ہے کہ ان کا ارادہ کبھی جنگ کے لئے نکلنے کا ہوا ہی نہیں اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ انہوں نے کوئی تیاری ہی نہیں کی ، جس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ وہ بوجھل ہو کر بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہیے۔

چودھویں فصل: بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ	وہ تمہارے پاس بہانے لائیں گے
إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ	جب تم لوٹ کر ان کی طرف جاؤ گے
نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ	کہ بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات
مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ	ہرگز نہ مانیں گے۔ اللہ نے تمہارے
عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ	حالات کی خبر ہمیں دے دی ہے اور
إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل کو
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (التوبۃ ع ۱۲)	دیکھے گا۔ پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے

والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں خبر دیگا جو تم کرتے تھے (۹ - ۹۴)

آیات متعلقہ: وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (التوبۃ ع ۱۲) اور دیہاتیوں میں سے بہانے کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا وہ بیٹھے رہے۔ جو ان میں سے کفر پر رہے۔ انہیں

ف صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت کو ذاتی علم غیب نہ تھا بلکہ وحی تھا جتنی بتا جاتا تھا اتنا ہی تھا

دردناک دُکھ پہنچے گا۔ (۹۔۹۰)

پندرھویں فصل :۔ عمل کرو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور مومن بھی تمہارے عمل کو دیکھیں گے۔

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ (التوبة ع ۱۳)	اور کہہ عمل کرو اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا۔ اور اس کا رسول اور مومن بھی اور تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ سو وہ تمہیں خبر دے گا جو تم عمل کرتے تھے اور کچھ اور اللہ کے حکم کے لئے پیچھے رکھے گئے ہیں یا انہیں عذاب دے اور یا اُن کی توبہ قبول کرے

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (۹۔۱۰۵ و ۱۰۶)

آیت متعلقہ :۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ (التوبة ع ۱۴) اور اُن تین پر جو پیچھے رکھے گئے تھے۔ یہاں تک کہ زمین باوجود فراخی کے اُن پر تنگ ہو گئی۔ اور

وہ اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور یقین کر لیا کہ اللہ کی سزا سے اُس کے سوائے کوئی پناہ نہیں تب وہ اُن پر مہربان ہوا تاکہ وہ بھی پھر آئیں۔ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے (۹-۱۱۸)

سولھویں فصل: قسمیں نہ کھاؤ دستور کے مطابق فرمانبرداری چاہیے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ لَئِنْ اَمَرْتَہُمْ لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَۃٌ مَّعْرُوْفَۃٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (النور ع ۷)

اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں نہایت زور کی قسمیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ نکل کھڑے ہوں گے۔ کہہ قسمیں نہ کھاؤ دستور کے مطابق فرمانبرداری چاہیے اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو (۲۴/۵۳)

آیاتِ متعلقہ:- وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَہُمْ وَرَاَیْتَہُمْ یَصُدُّوْنَ وَہُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ۔ سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَہُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ ؕ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَہُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (المنٰفقون ع ۱)

اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لئے بخشش مانگے، وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (دوسروں کو بھی) روکتے ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔ ان پر برابر ہے کہ تو ان کے لئے بخشش مانگے یا ان کے لئے بخشش نہ مانگے۔ اللہ انہیں نہیں بخشے گا۔ اللہ نافرمان

لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (۳۳-۶ و ۵)

سترھویں فصل :- اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَہْتَدُوْا وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (النور ع ۷)

کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں تو اس پر صرف وہ (پہنچا دینا) ہے جو اس کے ذمہ ڈالا گیا۔ اور تم پر وہ واجب ہے جو تمہارے ذمہ ڈالا گیا۔ اور اگر اس کی اطاعت کرو گے تو سیدھے رستے پر ہو گے اور رسول کے ذمے سوائے کھول کر پہنچا دینے کے کچھ نہیں (۱۸-۷-۵)

آیت متعلقہ :- قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (النور ع ۹) اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے چھپ کر نکل جاتے ہیں پس چاہیئے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ آزمائش میں نہ پڑیں یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے (۱۸-۹-۶۳)

اٹھارھویں فصل :- کون تمہیں اللہ تعالیٰ کی تکلیف سے بچا سکتا ہے؟

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا

کہہ کون ہے جو اللہ سے تمہیں بچا سکے اگر وہ تمہیں تکلیف پہنچانے کا ارادہ

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ — کرے یا تم پر رحم کرنے کا ارادہ کرے

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا — اور وہ اللہ کے سوائے اپنے لیے

وَّلَا نَصِيْرًا ○ (الاحزاب ع ۲) — نہ کوئی حامی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار (۲۳/۱۷)

آیاتِ متعلقہ :- بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ○ (النساء ع ۲۰) منافقوں کو خبر دے دے کہ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے، جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ اُن کے ہاں عزت چاہتے ہیں، تو عزت سب اللہ کے لیے ہی ہے (م ۔ ۱۳۸ و ۱۳۹)

اُنتیسویں فصل :- کون تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابل کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے یا نفع پہنچانے کا ارادہ کرے۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ — دیہاتیوں میں سے پیچھے رہنے والے

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا — لوگ تجھ سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے

وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ — مالوں اور ہمارے گھر والوں نے مشغول

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ — رکھا سو ہمارے لیے بخشش مانگ

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ — اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ — اُن کے دلوں میں نہیں ہے، کہہ تو

بِکُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (الفتح ع ۱) کون تمہارے لئے اللہ کے مقابل میں کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے یا تمہیں نفع پہنچانے کا ارادہ کرے۔ بلکہ اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے (۲۶ - ۱۱)

آیت متعلقہ:۔ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓی اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا وَّ زُیِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا (الفتح ع ۲) بلکہ تم نے خیال کیا تھا کہ رسول اور مومن اپنے گھر والوں کی طرف کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور یہ تمہارے دلوں کو اچھا معلوم ہوا اور تم برا خیال دل میں لائے اور تم ہلاک شدہ قوم تھے (۲۶/۱۲)

بیسویں فصل :۔ تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۚ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ

جب تم غنیمت کے حاصل کرنے کے لئے جاؤ گے تو پیچھے رہے ہوئے لوگ کہیں گے ہمیں اپنے ساتھ جانے دو وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں کہہ تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے۔ اسی طرح اللہ نے پہلے سے فرما دیا ہے۔ تو کہیں گے۔ بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو بلکہ

اِلَّا قَلِیْلًا (الفتح ع ۲) — بہ خود بہت ہی کم سمجھتے ہیں (۴۸-۱۵)

اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدلنا چاہتے ہیں سے یہ مراد ہے کہ غنیمت کے متعلق جو وعدہ بیعت رضوان والوں سے کیا گیا تھا۔ منافقین اسے بدلنا چاہتے تھے تاکہ مال غنیمت میں حصہ لے سکیں۔

آیات متعلقہ:- لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (الفتح ع ۳) یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے سو اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس ان پر تسکین نازل کی اور انہیں بدلے میں ایک قریب فتح دی اور بہت سے مال غنیمت جنہیں وہ لیں گے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے (۴۸-۱۸، ۱۹)

اکیسویں فصل: تم ایک سخت جنگ کرنے والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ

پیچھے رہے ہوئے دیہاتیوں سے کہہ دے کہ تم ایک سخت جنگ کرنے والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے

يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (الفتح ع ۲)

ان کے ساتھ جنگ کروگے یہاں تک کہ وہ فرمانبردار ہو جائیں پس اگر تم اطاعت کروگے تو اللہ تمہیں اچھا بدلہ دے گا اور اگر تم پھر جاؤ گے جس طرح تم پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا (۸۴-۱۶)

آیت متعلقہ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۖ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۖ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۷) اور تاکہ اُن لوگوں کو جان لے جنہوں نے نفاق کیا اور اُن کو کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا مدافعت کرو انہوں نے کہا اگر ہم لڑائی جانیں تو ضرور تمہارا ساتھ دیں وہ آج کے دن ایمان کی نسبت کفر سے بہت نزدیک ہیں۔ اپنے مونہوں سے وہ کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں (۳-۱۶۶)

بائیسویں فصل:- ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۖ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

دیہاتی کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہہ تم ایمان نہیں لائے لیکن کہو ہم مسلمان ہوئے

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ
وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا
يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الحجرات ع ۲)

اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل
نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے
رسول کی اطاعت کرو تو تمہارے عملوں
میں سے تمہیں کچھ کم کر کے نہیں دے
گا۔ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۴۹ - ۱۴)

آیات متعلقہ:- إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا
كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ
الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ
فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (النور ع ۹) مومن وہی ہیں۔ جو اللہ
اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب کسی بات کے لئے جہاں جمع
ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ تو جاتے نہیں جب تک
کہ اس سے اجازت نہ لے لیں۔ وہ لوگ جو تجھ سے اجازت لے لیتے ہیں وہی ہیں
جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ پس جب وہ اپنے کسی
کام کے لئے تجھ سے اجازت مانگیں۔ تو تو ان میں سے جسے چاہے اجازت
دے دے اور ان کے لئے اللہ سے استغفار کر۔ اور اللہ بخشنے والا رحم
کرنے والا ہے (۲۴ - ۶۲) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ٥ (الحجرات ع ۲) مومن صرف وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر کچھ شک نہیں کرتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یہی سچے ہیں (۴۹ - ۱۵)

تینتیسویں فصل:- کیا تم اپنا دین اللہ تعالیٰ کو جتاتے ہو؟

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (الحجرات ع ۲) کہہ کیا تم اللہ کو اپنا دین جتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (۴۹ - ۱۶)

آیت متعلقہ:- يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (التغابن ع ۱) وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ سینوں کی باتوں کو جانتا ہے (۶۴ - ۴)

چونتیسویں فصل:- اپنے اسلام کا احسان مجھ پر مت رکھو بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا کہ تمہیں ایمان کی راہ دکھائی۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا	تجھ پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ اسلام
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ	لائے۔ کہہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان

اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ٭ (الحجرات ع ۲)	مت رکھو بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تمہیں ایمان کی راہ دکھائی (۲۶-۱۷)

آیت متعلقہ:- لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o (آل عمران ع ۱۷) یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے (۴-۳-۱۶۴)

پچیسویں فصل: جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ o (الجمعۃ ع ۲)	اور جب تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے (۲۸-۲-۱۱)

آیت متعلقہ:- اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَھْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰھُمْ کَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِھِمْ ھٰذَا ۙ وَمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ o (الاعراف ع ۶) جنہوں نے اپنے دین کو تماشا اور

٭ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ــــــــــ اگر سچے ہو

کھیل بنایا اور اُن کو دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا۔ سو آج ہم اُن کو چھوڑ دیں گے جس طرح وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھول گئے اور اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے (۷-۵۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(الصف ع ۲) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ میں تمہیں ایسی تجارت بتاتا ہوں۔ جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو (۶۱-۱۰، ۱۱)

سولھواں باب :- اے نبی قیدیوں سے کہہ دے اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی جانے گا۔ تو تم کو اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا اور تمہیں بخش دے گا۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اے نبی ان کو جو تیرے ہاتھ میں قیدیوں میں سے ہیں۔ کہہ دے اگر اللہ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی جانے گا۔ تو تم کو اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ

رَّحِيْمٌ ۰ (الانفال ع ۱۰) بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۸-۷۰)

آیاتِ متعلقہ:۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ (الانفال ع ۹) ایک نبی کے لئے شایاں نہیں کہ اس کے قبضہ میں قیدی ہوں جب تک کہ وہ زمین میں جنگ کر کے غالب نہ آ جائے (۸-۶۷)

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (محمد ع ۱) سو جب تمہاری کافروں سے ڈبھیڑ ہو جائے۔ تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب تم ان پر غالب آ جاؤ تو قید میں مضبوط باندھ لو۔ پھر بعد میں یا تو احسان کے طریق پر یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے (۴۷-۴)

غرضیکہ ہر حال میں قیدیوں کو چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی کسی کا غلام ہو کر نہ رہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے بہت سے قیدیوں کو احسان کے طور پر چھوڑ دیا تھا۔ مثلاً جب حاتم طائی کی بیٹی قیدیوں میں آئی۔ تو آپؐ نے اسے آزاد کر دیا۔ تو اُس نے عرض کیا کہ میرے ساتھیوں کو بھی آزاد کر دیا جائے تو آپؐ نے ان کو بھی آزاد کر دیا۔

ستارھواں باب ۱۔ اے نبیؐ ایمانداروں سے کہہ دے۔

پہلی فصل:۔ مصیبت تمہاری اپنی طرف سے ہے۔

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آل عمران ع ۱۷)	اور کیا جب تمہیں ایک مصیبت پہنچی کہ اُس جیسی دو چند تم پہنچا چکے ہو، تم نے کہا یہ کہاں سے ہے کہ یہ تمہاری اپنی طرف سے ہی ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے (۳-۱۶۴)

جنگ اُحد میں جب رسول اللہؐ تیر اندازوں کو مورچوں پر بٹھانے لگے تو پچاس تیر اندازوں کو اُحد پہاڑ کے درّے پر مقرر کر کے یہ حکم دیا کہ خواہ ہمیں فتح ہو یا شکست اس مورچہ کو ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ اُس مقام سے مسلمانوں کی پشت پر کفار کے حملہ کر دینے کا خوف تھا۔ مگر افسوس جب مجاہدین میدان جنگ میں لشکرِ کفار کو شکست دے کر سرگرمی سے اُس کا تعاقب کر رہے تھے۔ تو عین اُسی وقت بہت سے تیر اندازوں نے اِس خیال سے کہ ہم بھی مالِ غنیمت میں حصہ لیں۔ رسول اللہؐ کے حکم کی نافرمانی کر کے ایسے اہم مورچہ کو چھوڑ دیا۔ اور خالد بن ولید جو اُس وقت کفار کی طرف سے مسلمانوں سے لڑ رہے تھے اور رسالے پر مقرر تھے۔ ایسے موقع کی تاک میں لگے ہوئے تھے۔ فوراً پہاڑ کے درّے سے مسلمانوں کی پشت پر حملہ کر کے جنگ کا نقشہ بدل دیا اور اُنہیں سخت نقصان پہنچایا۔ چنانچہ مذکورہ بالا آیت میں اسی مصیبت کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیت متعلقہ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ

وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (آل عمران ۱۷) اور جو کچھ تمہیں اُس دن مصیبت پہنچی۔ جب دو گروہ جنگ میں ملے تو اللہ کے اذن سے تھا۔ اور تاکہ وہ مومنوں کو جان لے (۳-۱۶۵)

دوسری فصل :- جب ایمان دار لوگ تیرے پاس آئیں۔ تو کہہ تم پر سلامتی ہو۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الانعام ع ۷)

اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ تو کہہ تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۶-۵۴)

بلاشبہ نادانستہ سے غلطی ہو جائے تو وہ قابل معافی ہے۔ لیکن عمداً بدیوں پر اصرار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو جان لینے کے باوجود بری راہ کے چھوڑنے کی کوشش نہ کرنا، اس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔

آیت متعلقہ :- وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ

مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔

(الانعام ع ۶) اور اُن کو نہ نکال جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضا چاہتے ہیں تجھ پر اُن کے حساب میں سے کچھ (ذمہ داری) نہیں اور نہ اُن پر تیرے حساب میں سے کچھ (ذمہ داری) ہے کہ تو اُن کو نکال دے پس ظالموں میں سے ہو جائے (۶ - ۵۲)

تیسری فصل :- اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو اُس کے عذاب کا انتظار کرو۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبۃ ع ۳)

کہہ دے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور مکان جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تمہارے نزدیک اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ

م مال و دولت اور تجارت اور مکانات

نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۹ : ۲۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام رشتہ داروں اور ہر دنیاوی کاروبار کے مقابلے پر جہاد کو مقدم رکھا ہے جس کی تہ میں یہ نکتہ ہے کہ اہل اسلام جنگ کے موقعہ پر رشتہ داروں اور ہر قسم کے کاروبار اور عالی شان مکانات کو چھوڑ کر کسی نہ کسی حیثیت سے جہاد میں ضرور حصہ لیں کیونکہ اس وقت قوموں کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہوتا ہے۔ مگر افسوس مسلمانوں نے اپنی عورتوں اور اپنی سرمایہ داری کو جنگ کرنے کے مقابلہ پر زیادہ محبوب سمجھا اور یہاں تک ان کی حفاظت میں لگے رہے کہ جہاد کے لئے بھی نہ نکل سکے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں کو فاسق قرار دے کر یہ تنبیہ بھی کرتا ہے کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ ٱنفِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱثَّاقَلْتُمْ إِلَى ٱلْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مِنَ ٱلْءَاخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فِى ٱلْءَاخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنفِرُوا۟ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْـًٔا ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝ (التوبہ ۹) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم کو کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم بوجھل ہو کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو۔ سو دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں تھوڑا ہی ہے۔ اگر تم نہ نکلو گے تو تم کو

دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ لے آئے گا۔ اور تم اس کا
کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۹-۳۸و۳۹)
آیات متعلقہ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم
مُّؤْمِنِينَ ٥ (آل عمران ع ۱۴) اور نہ سست ہو اور نہ غمگین ہو اور تم ہی غالب
رہو گے اگر تم مومن ہو (۳-۱۳۸) وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا
تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا
يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ٥ (النساء ع ۱۵) اور (دشمن) قوم کا پیچھا
کرنے میں سستی نہ کرو۔ اگر تم دکھ اٹھاتے ہو۔ تو جس طرح تم دکھ اٹھاتے ہو وہ
بھی دکھ اٹھاتے ہیں اور تم اللہ سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (۴-۱۰۴) انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا
وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ (التوبہ ع ۶) ہلکے اور بوجھل نکل پڑو اور اپنے مالوں اور
اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر
تم جانتے ہو (۹-۴۱) ان آیات سے مسلمانوں کی کوشش اور ہمت کو بڑھایا
گیا ہے۔ جس کی تہ میں یہ راز ہے کہ برادران اسلام دشمن کے مقابلہ پر کمزور
اور سست نہ ہونے پائیں۔ جیسا کہ پہلے زمانہ کے انبیا سست اور کمزور
نہ ہوئے یہ آیت اس پر شاہد ہے وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۵) اور کتنے ہی نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے ربانی لوگ لڑے۔ پھر اس وجہ سے وہ سست نہ ہوئے جو ان کو اللہ کی راہ میں مصیبت پہنچی آئی اور نہ کمزور ہوئے اور نہ عاجزی اختیار کی اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے (۳ - ۱۴۵) افسوس! ایسی حوصلہ افزا تعلیم سے بھی برادران اسلام نے صدیوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اکثر مسلمانوں نے جہاد سے منہ موڑا اور بعض سے مسلمانوں نے جہاد کو حرام ہی قرار دے دیا۔ جو سراسر پسماندہ قوم کا نشان ہے۔ حالانکہ "ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار" کا صاف مطلب یہی تھا کہ تبلیغ کے ساتھ جہاد بھی قائم ہے۔ کیونکہ محض تبلیغ سے ترقی ناممکن ہے۔

چوتھی فصل :- نماز قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں چھپے اور کھلے خرچ کریں۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں کہہ
يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا	دے کہ وہ نماز کو قائم کریں اور از سے
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ	جو ہم نے ان کو دیا ہے چھپے اور کھلے
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ	خرچ کریں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ
وَلَا خِلٰلٌ ۝ (ابراهیم ع ۵)	جائے جس میں نہ لین دین ہوگا اور نہ

دوستی (کام آئے گی) (۱۴ - ۳۱)

آیات متعلقہ: حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ○ (البقرہ ع ۳۱) تم اپنی نمازوں اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کے فرمانبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ (۲-۲۳۸) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ (المنافقون ع ۲) اور اس سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے۔ تو وہ کہے اے میرے رب تو نے مجھے ایک قریب وقت تک کیوں مہلت نہ دی تو میں صدقہ کرتا اور نیکوں میں سے ہوتا (۶۳-۱۰)

پانچویں فصل: اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور عصمت کی حفاظت کیا کریں۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ط (النور ع ۴)

مومن مردوں کو کہہ دے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں (۲۴-۳۰)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ (النور ع ۴)

اور مومن عورتوں کو کہہ دے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں (۲۴-۳۱)

ان آیات میں جو حکم مسلمان مردوں کو باہر جانے کے لئے دیا گیا ہے وہی مسلم خواتین کو بھی جس میں ذیل کے نکات پائے جاتے ہیں (پہلا نکتہ)

جیسا اللہ تعالیٰ نے سورۃ میں آیۂ حجاب کے نزول کے بعد مومن مردوں اور مومن عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کے مساوی احکام دیئے تھے۔ تو اس وقت ان کے چہرے یکساں طور پر باہر کھلے تھے۔ اگر مسلم خواتین کے چہرے اس وقت ڈھکے ہوتے تو پھر انہیں نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ کیونکہ چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا ایک بے معنی بات ہے۔ مگر یہ فلسفہ حامیانِ سخت پردہ کی سمجھ میں ہرگز نہیں بیٹھتا۔ (دوسرا نکتہ) مومن مرد عورتوں کے سامنے اور مومن عورتیں مردوں کے سامنے نظریں نیچی رکھیں جس میں یہ حکمت ہے کہ نظریں نیچی رکھنے کی عادت پڑ جانے کی وجہ سے غیر مسلموں کے سامنے بھی نظریں نیچی رکھیں گے۔ اگر یہ کہا جائے کہ غیر مسلم مرد کو تو نظریں نیچی رکھنے کا کوئی حکم نہیں اس لیے مسلم خواتین کے چہرے باہر ڈھکے جاتے ہیں تو پھر اسی دلیل کے تحت کیوں نہ مسلمان مردوں کے کھلے چہرے ڈھانکے جائیں کیونکہ غیر مسلم عورتوں کو بھی تو باہر نظریں نیچی رکھنے کا کوئی حکم نہیں علاوہ ازیں غیر مسلموں کے خوف سے عورتوں کے چہرے ڈھانکنا کھلی بزدلی کا نشان ہے (تیسرا نکتہ) نظریں نیچی رکھنے کا فلسفہ یہ ہے کہ نہ مرد عورتوں کو گھوریں اور نہ عورتیں مردوں کو تاڑیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ ایک دوسرے کو بری نظر سے نہ دیکھیں اور نہ آنکھ سے آنکھ ملائیں جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جسم کا کوئی ایسا حصہ جس پر

آنکھ بھی شامل ہے ضرور کھلا ہے۔ جیسے گھورنے اور تاڑنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اگر عورت سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی بطور چھو لداری کے مرد کے سامنے آجائے۔ تو پھر اُسے گھور کر دیکھنے کی ممانعت کرنا ایک بے معنی بات ہے کیونکہ اس کے جسم کا کوئی حصہ تو نظر آتا ہی نہیں جو نظریں نیچی رکھنے کی علت غائی ہو سکے۔ حالانکہ تاڑنے کی ممانعت کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ عورت کا چہرہ بھی کھلا ہے جیسے مرد کا (چوتھا نکتہ) جب مومن مرد نظریں نیچی رکھنے کے حکم کی تعمیل کھلے چہرے کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ مومن عورتیں بھی اس مساوی حکم کی تعمیل کھلے چہرے نہ کریں۔ مگر افسوس حامیانِ رسمی پردہ نے لینے کے باٹ اور اور دینے کے باٹ اور رکھے ہوئے ہیں اور یہی ناانصافی کئی صدیوں سے عورتوں کے حق میں برتی جا رہی ہے۔ کہ مرد تو باہر کھلے چہرے اصلاً نظریں نیچی رکھیں اور عورتیں باہر چہرے ڈھانک کر مجبوراً نظریں نیچی رکھیں۔ حالانکہ نظریں نیچی رکھنے کے احکام مساوی ہیں۔ مگر افسوس یہ ایک معمولی سی بات بھی حامیانِ رسمی پردہ کی سمجھ میں نہیں آتی اور آئے بھی کیونکر جب قرآنی آیات پر غور کرنا ہی نہ ٹھہرا حالانکہ اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (النحل ع ۱۳) اور یہ آیت ہر جمعہ کے خطبہ میں بھی پڑھی جاتی ہے مگر مسلمانوں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا کہ انصاف کر کے اپنی

عورتوں کو کھلے چہرے باہر لاسکیں (پانچواں نکتہ) نظریں نیچی رکھنے کے احکام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو گھروں سے باہر بھی نظریں نیچی رکھنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو باہر جانے سے روکا نہیں گیا بلکہ ایک شریفانہ مساوی طریقہ بتلایا گیا ہے کہ اس طور سے باہر جائیں جب مردوں کی شرافت بھی اسی میں ہے کہ وہ باہر بھی کھلے چہرے نظریں نیچی رکھیں تو پھر یہی شرافت کیوں نہ عورتوں کے حق میں بھی سمجھی جائے (چھٹا نکتہ) اگر مسلم خواتین کو گھروں سے باہر نکلنا ہی نہ ہوتا تو پھر مردوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو اپنی اپنی ضروریات کے لئے گھروں سے باہر جانا ہے اور ایک دوسرے کے سامنے آجانے پر نظریں نیچی رکھنی ہیں (ساتواں نکتہ) چونکہ زنا کی ابتدا ایک دوسرے سے آنکھ لڑانے سے ہی شروع ہوتی ہے اس لئے مرد اور عورت دونوں کو ہی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا جس میں یہ حکمت ہے کہ اگر دونوں میں سے ایک بھی نظریں نیچی رکھے گا تو پھر بھی زنا تک نوبت نہ پہنچے گی۔ گویا دونوں کی عصمت محفوظ رہے گی۔ (آٹھواں نکتہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنے کا طریقہ ہرگز نہیں بتلایا بلکہ یہ کھلا پایا کہ نکاح کرنے سے نہ صرف نظریں نیچی رہیں گی بلکہ عصمت بھی محفوظ رہے گی۔ اس حدیث پر

غور کیجیے عَنْ عَلْقَمَۃَ قَوْلُ النَّبِیِّ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ
لِاَنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ۔ علقمہ سے روایت ہے کہ
نبیؐ کا ارشاد ہے کہ جو تم میں سے نکاح کر سکتا ہے تو اسے نکاح کرنا چاہیئے
کیونکہ وہ نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کے لئے حفاظت کا کام دیتا ہے
(بخاری کتاب النکاح) صاف ظاہر ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کو بری
نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ اب نبی الٰہی ہدایت کو چھوڑ کر چہرے ڈھانک کر
نظریں نیچی رکھنا کوئی دانشمندی نہیں (نواں نکتہ) نظریں نیچی رکھنا ایک
اعلیٰ درجہ کی روحانیت شرافت اور شرم و حیا کا نشان ہے جو کھلے چہرے
سے ہی نمایاں ہوتا ہے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے فَجَاءَتْہُ اِحْدٰہُمَا
تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَاءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ
لَنَا (القصص ع ۳) پس اُن دونوں میں سے ایک حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے
لگی میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اس کی اجرت بدلہ میں دے جو تو نے ہمارے
لئے پانی پلایا (۲۸-۲۵) یہ حضرت شعیبؑ کی لڑکی تھی جو حضرت موسےؑ کو
بلانے آئی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ اس کا چہرہ کھلا تھا جس سے شرم و حیا
ظاہر ہوتی تھی۔ کیونکہ ڈھکے ہوئے چہرے کی شرم و حیا معلوم نہیں ہو سکتی۔
(دسواں نکتہ) نظریں نیچی رکھنا حوران جنت کی صفت ہے یہ آیت
اس پر شاہد ہے وَعِنْدَہُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ۔ کَاَنَّہُنَّ بَیْضٌ

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ اور اُن کے پاس نیچی نگاہوں والی بڑی آنکھوں والی ہوں گی۔ گویا کہ وہ محفوظ رکھے ہوئے انڈے ہیں (۳۷: ۴۸، ۴۹) صاف ظاہر ہے کہ جنتی عورتوں کے چہرے کھلے ہوں گے۔ اب جو عورتیں کھلے چہرے نظریں نیچی رکھتی ہیں۔ وہ حقیقتاً اپنے اندر جنت کی صفات پیدا کر رہی ہیں۔ اور جو چہرے ڈھانک کر رکھتی ہیں۔ وہ اِن صفات سے محروم ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے مساوی احکام دیے گئے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں کی عصمت مساوی ہے۔ جب اس حکم کے ماتحت مرد اپنی عصمت کی حفاظت آزادانہ کر کے کھلے چہرے کرتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ عورتیں بھی ایسا نہ کریں۔ اب مردوں کا اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے تو کوئی طریقہ اختیار نہ کرنا بلکہ اپنی آزادی سے ناجائز فائدہ اُٹھانا اور عیاشی کرنا۔ مگر اپنی عورتوں کی عصمت کی حفاظت کے لیے اُن کی آزادی پر طرح طرح کی بندشیں اور رکاوٹیں اور قیدیں لگانا کوئی عقلمندی نہیں۔ چونکہ مسلمان ابھی تک اپنی عورتوں کو صرف شریکِ خانہ سمجھتے ہیں نہ کہ شریکِ زندگی۔ اِس لیے انہیں اکیلے باہر جانے کی عادت نہیں ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی عادی نہیں ہیں۔ ایسی حالت میں اُن کی عصمت کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنی اپنی عصمت کو بچاتی پھرتی ہیں۔ حقیقتہً مرد اور عورت کی عصمت کی حفاظت

حتیٰ الوسع ایک دوسرے کے ساتھ باہر جانے سے ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے بھی اپنی ازواج مطہرات کو مسجد سے لے کر میدانِ جنگ تک ساتھ رکھا۔ اسی وجہ سے خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ؕ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ (البقرہ ع ۲۳) تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی عورتوں کی طرف رغبت کرنا حلال کیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو (۲:۱۸۷) اس آیت میں مرد اور عورت کے تعلقات کو لباس سے تشبیہ دی گئی ہے جو مساوی حقوق کی ایک بیّن دلیل ہے۔ جیسے لباس انسان کو باہر کی سردی اور گرمی سے بچاتا ہے اور مقاماتِ ستر کو بھی ڈھانکتا ہے اور زینت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح سے خاوند اور بیوی بھی ایک دوسرے کو بدنظری اور بدکاری سے بچاتے ہیں اور مقاماتِ ستر کی محافظت کرتے ہیں اور مل کر چلنے سے زینت کا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً جب مرد اور عورت دونو ایک ساتھ باہر جائیں گے تو مرد کو اپنی بیوی کی موجودگی میں کسی غیر عورت کو گھورنے کی جرأت نہ ہو گی۔ اسی طرح عورت کو بھی اپنے خاوند کی موجودگی میں کسی غیر مرد کو تاڑنے کی ہمت نہ پڑے گی۔ گویا ایک دوسرے کی عصمت محفوظ رہے گی۔ اور عصمت کی حفاظت کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ علاوہ ازیں اس

طریقہ سے باہر نکلنے میں کسی غیر مرد کو یہ جرأت نہیں پڑے گی کہ اس کی بیوی کو تاڑے۔ اسی طرح غیر عورت کو یہ ہمت نہیں پڑے گی کہ اس کے خاوند کو گھورے بلکہ ان دونوں کا ان پر رعب رہے گا۔ افسوس اہل اسلام نے اپنی عصمت کی حفاظت کا وہ طریقہ جو اللہ نے بتلایا ہے اختیار نہ کیا جس کا انجام خود دیکھ رہے ہیں۔

چھٹی فصل :۔ میں نافرمانی کرنے والے مسلمانوں سے بری ہوں۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ	اور اپنے بازو کو اس کے لئے جھکا
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ	جو مومنوں میں سے تیری پیروی کرتا ہے
عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا	سو اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے
تَعْمَلُونَ (الشعراء ع ۱۱)	میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو (۲۶ ـ ۲۱۵ و ۲۱۶)

آیات متعلقہ :۔ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُونَ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ (السجدہ ع ۲) تو کیا وہ جو مومن ہے اس کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہے۔ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں تو ان کا ٹھکانا باغ ہیں (یہ ان کی مہمانی ہے

نوٹ: باقی صفحہ ۳۸۹ پر ملاحظہ کریں۔

اس کا بدلہ جو وہ کرتے تھے۔ اور جو نافرمان ہیں۔ تو اُن کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب کبھی چاہیں گے کہ اس سے نکل جائیں اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا۔ آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے (۳۲-۲۰)

ساتویں فصل ۱۔ اپنے رب کا تقویٰ کرو۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	کہہ اے میرے بندو جو ایمان لائے
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	ہو اپنے رب کا تقویٰ کرو جو لوگ
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَ	بھلائی کرتے ہیں۔ اُن کے لئے
اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا	اس دنیا میں بھلائی ہے۔ اور اللہ کی
يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ	زمین فراخ ہے صابروں کو اُن کا اجر
حِسَابٍ ۝ (الزمر ع ۲)	بے حساب ملے گا (۳۹-۱۰)

آیات متعلقہ:۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا (النساء ع ۱۹) اور ہم نے اُن کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تم کو بھی یہی حکم دیا کہ اللہ کا تقویٰ کرو اور اگر تم انکار کرو تو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کا ہی ہے اور اللہ بے نیاز تعریف کیا گیا ہے (۴-۱۳۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الانفال ع ۴) اے لوگو جو ایمان
لائے ہو۔ اگر تم اللہ کا تقویٰ کرو۔ تو وہ تمہارے لیے (حق و باطل میں) فرق
کر دے گا اور تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے گا اور تمہاری حفاظت
کرے گا اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (ب ۹ ع ۴) ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ
بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۔ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ
يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (الزمر ع ۲) اس کے ساتھ اللہ اپنے بندوں
کو ڈراتا ہے اے میرے بندو تم میرا تقویٰ اختیار کرو اور وہ جو طاغوت کی
عبادت سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں ان کے لیے خوشخبری ہے
سو میرے بندوں کو خوشخبری دیدو جو بات کو سنتے ہیں۔ پھر اس کی اچھی
بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی۔
اور یہی خالص عقل والے ہیں (۳۹ - ۲۰/۱۸) لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ (الزمر ع ۲) لیکن وہ لوگ
جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے بلند مقامات ہیں۔ ان
کے اوپر اور بلند مقامات بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اللہ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے اللہ وعدے کا خلاف نہیں کرتا (۲۱-۳۰)
آٹھویں فصل :- جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی اُمید نہیں رکھتے اُن سے درگذر کریں۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ٥ (الجاثیۃ ۲)
اُنہیں کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ اُن سے جو اللہ کی (نعمتوں کے) دنوں کی اُمید نہیں رکھتے درگذر کریں
تاکہ وہ ایک قوم کو اس کے مطابق بدلہ دے جو وہ کماتے ہیں (۲۵-۱)

آیت متعلقہ :- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (الجاثیۃ ۲۴) جو کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اپنی جان (کی بھلائی) کے لئے ہے اور جو بُرا کرتا ہے تو اُسی پر (اس کا نقصان) ہے۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۲۵-۱۵)

اٹھارھواں باب :- اے نبیؐ اپنی ازواج مطہرات سے کہدے اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو۔ تو آؤ میں تمہیں سامان دے کر رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو۔ تو اللہ نے تمہارے لئے بڑا اجر تیار رکھا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
اے نبیؐ اپنی بیویوں سے کہدے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی

وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ○ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ○ (الاحزاب ۴)

زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں سامان دوں، اور تمہیں اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو۔ تو اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (۳۳ : ۲۸ و ۲۹)

نہ صرف ازواج مطہرات کو سادہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی گئی بلکہ آنحضرت کو بھی یہ آیات اس پر شاہد ہیں لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ (الحجر ع ۶) تو اپنی آنکھوں کو اس طرف نہ لگا جو ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو چند روزہ سامان دیا ہے اور اُن کے لئے غم نہ کھا اور مومنوں کے لئے اپنے بازوؤں کو جھکا (۱۵ : ۸۸) وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ○ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ○ (طٰہٰ ع ۸) اور اپنی نگاہیں اس کے پیچھے لمبی نہ کر جو ہم نے اُن میں سے قسم قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی آرائش کیلئے سامان دیا ہے تاکہ ہم اُن کو اس کے ذریعہ سے آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور زیادہ دیرپا ہے (۲۰ : ۱۳۱)

آیاتِ متعلقہ:۔ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ (الاحزاب ع ۴)

اے نبی کی عورتو! جو کوئی تم میں سے کھلی بے حیائی کرے اسے دوچند سزا دی جائے گی۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار ہوگی اور اچھے عمل کرے گی ہم اس کا اجر اسے دوہرا دیں گے۔ اور ہم نے اس کے لئے عزت والا رزق تیار کیا ہے۔ اے نبی کی عورتو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔ سو نرم آواز میں بات نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جس کے دل میں بیماری ہے۔ طمع کرے۔ اور نیکی کی بات کہو اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور پہلی

جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔
اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ یہی چاہتا ہے، کہ تم سے
اے اہل بیت ناپاکی کو دور کرے اور تمہیں بالکل پاک وصاف کردے۔ اور اسے
یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت سے پڑھا جاتا ہے
اللہ باریک باتوں کا جاننے والا خبردار ہے (۳۳۔ ۳۰ تا ۳۴)

اُنیسواں باب :۔ اے نبیؐ اپنی ازواج مطہرات اور اپنی بیٹیوں اور اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الاحزاب ع ۸)	اے نبیؐ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں تو انہیں ایذا نہ دی

جائے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۳۳ - ۵۹)

ے چونکہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں اپنے مقامات ستر کی زینت کو بھی باہر کھلا رکھتی تھیں لہذا اس کی ممانعت کر کے صرف کھلے مقامات کی زینت کو باہر کھلا رکھنے کا حکم دیا گیا یہ آیت اس پر شاہد ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور ع ۴) اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اس کے جو کھلی رہتی ہے۔
(۲۴ - ۳۱)

یہ وہ مشہور اور معروف آیت ہے جس سے علماء اسلام صدیوں سے یہ استدلال کرتے چلے آ رہے ہیں کہ مسلم خواتین باہر چہرے ڈھانک کر رکھیں جس کے ثبوت میں مذکورہ بالا آیت کے یہ الفاظ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ" پیش کر کے مختلف ترجمے کرتے ہیں (۱) نزدیک کر لیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی (۲) نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں (۳) سر سے نیچے کر لیا کریں اپنے تھوڑی سی اپنی چادریں (۴) کہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ نکال لیا کریں (۵) کہ اپنے موہنوں پر نقاب ڈال لیا کریں۔

اب حامیان رسمی پردہ خود بتلائیں کہ ان تراجم میں سے کون سا صحیح ترجمہ ہے اور گھونگھٹ۔ نقاب اور موہنوں کا ترجمہ کن قرآنی الفاظ کا ہے اب جو مذہبی راہ نما کلام الٰہی کے ترجمہ میں اپنی طرف سے بغیر خطوط وحدانی یعنی بریکٹس دیئے نا مذالفاظ لگا کر اس کی تعلیم کو بگاڑتے ہیں وہ درحقیقت قرآن کریم میں اختلافات پیدا کرتے ہیں کیونکہ گھونگھٹ لٹکانے اور نظریں نیچی رکھنے کے احکام میں کوئی تطبیق نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ برادران اسلام کی سہولت کے لئے ذیل کی آیات اور احادیث جو مسلم خواتین کے باہر جانے کے متعلق ہیں پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ وہ خود ان کے موازنہ پر غور کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں اور غلط تراجم اور غلط تاویلات کے پھندوں سے نکل جائیں۔

آیت نمبر ا جو پانچویں ہجری میں غزوہ   آیت نمبر ۲ جو چھٹی ہجری میں غزوہ بنی مصطلق

نبی مصطلق سے پہلے نازل ہوئی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَ
بَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ
أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ
(الاحزاب ع ۸) اے نبی اپنی بیویوں
اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں
سے کہہ دے کہ نیچے لٹکا لیں اپنے
اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔ اس میں
بہت قریب ہے کہ پہچانی پڑیں۔ تو
کوئی ان کو نہ ستائے (۳۳-۹-۵۹)

اس آیت کا وہ مفہوم جو زمانہ
نبوت میں مسلم خواتین نے لیا حدیث
نمبر ۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا
نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ
جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ
كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ

کے بعد نازل ہوئی۔
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ
مِنْهَا (النور ع ۴)
اور مومن عورتوں کو کہہ دے اپنی
نظریں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی
شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں
اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے
اس کے جو اس میں سے کھلی رہتی ہے
(۲۴-۲-۳۱)

اس آیت کے الفاظ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
کا وہ مفہوم جو رسول اللہ نے خود لیا۔
حدیث نمبر ۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ
أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ
وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ
عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا

اَلْاَکْسِیَۃِ (ابوداؤد کتاب اللباس)
حضرت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے جب
یہ آیت "یدنین علیہن من جلابیبہن"
اتری تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلیں
جیسے اُن کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں
یعنی سیاہ کپڑے سروں پر ڈالتیں۔

بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ تَصْلُحَ اَنْ یُّرٰی
مِنْہَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْہِہٖ
وَکَفَّیْہِ (ابوداؤد کتاب اللباس) حضرت
عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ اسماء بنت
ابی بکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ اُن پہ
کپڑے باریک تھے۔ آپؐ نے اُن سے ۳

۳ رخ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت کو ایامِ ماہواری آنے لگیں یعنی وہ
بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ اس کے بدن سے کچھ نظر آئے سوائے اِس کے
اور اِس کے اور اشارہ اپنے چہرے اور ہاتھ کی طرف کیا۔ یہ حدیث قرآنی آیت
کے ساتھ مطابقت بھی رکھتی ہے۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث کا موازنہ:- اگر آیت نمبر (۱) کے
ماتحت مسلم خواتین کے چہرے باہر ڈھکے ہوتے تو پھر آیت نمبر (۲) میں انہیں
نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ کیونکہ گھونگٹ
لگا کر نظریں نیچی رکھنا ایک بے معنی بات ہے لہٰذا آیت نمبر (۱) سے سروں کے
ڈھکنے کا ہی استدلال درست ہے جیسا کہ حدیث نمبر (۱) سے معلوم ہوتا ہے
علاوہ ازیں یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ کھلے چہرے کسی کے سامنے نظریں
نیچی رکھنا تو ایک شرافت کا نشان ہے۔ جو معلوم بھی ہو سکتا ہے۔ مگر چہرے

ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا تو کوئی شرافت کا نشان ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی کو کیا معلوم کہ گھونگھٹ کے اندر نظریں نیچی ہیں یا اوپر۔ لہذا آیت نمبر (۱) سے مذہبی رہنماؤں کا یہ استدلال کرنا کہ مسلم خواتین کا یا ہر چہرہ ڈھانکنا ہی شرافت کا نشان ہے جس سے وہ باہر اپنے حواس خمسہ بند کر کے نیم اندھوں کی طرح جائیں۔ ٹھوکریں کھائیں۔ علم، عقل، تجربہ اور زمانہ شناسی سے محروم رہیں نیز بصورتی تندرستی، تازہ اور کھلی ہوا اور مشاہدات قدرت سے بے بہرہ رہیں قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ اس سے آیت نمبر (۲) کے نظریں نیچی رکھنے کا حکم باطل ہو جاتا ہے ایسے حضرات سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ دیہاتوں، شہروں اور دیگر اسلامی ممالک میں جو مسلم خواتین کھلے چہرے باہر جاتی ہیں۔ کیا وہ شریف نہیں ہیں؟ اگر وہ بھی شریف ہیں تو پھر چہرہ ڈھانکنا شرافت کا نشان نہ رہا۔ خدا جانے جب عورتوں کا کھلے چہرے باہر جانا کوئی جرم نہیں تو پھر آیت نمبر (۱) کی غلط تاویلات کے ماتحت ان کے چہرے کیوں ڈھانکے جائیں۔ جس سے "ان یعرفن کہ وہ پہچانی جائیں" کے معنی بھی بیکار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ چہرہ ڈھکی ہوئی عورت کو تو باہر اس کا خاوند بھی نہیں پہچان سکتا۔ خواہ وہ اس کے پاس سے ہی گذر جائے یا اپنے آشناؤں کے ساتھ باہر پھرتی رہے۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ کہ چہرہ ڈھانکنے کی وجہ سے عورتیں بجائے اپنے خاوندوں کے ساتھ جانے کے دوسرے مردوں کے ساتھ چلی گئیں اگر

برقعہ پوش مسلم خواتین کے ساتھ چند غیر مسلم عورتیں یا مرد برقعہ اوڑھ کر شامل ہو جائیں۔ تو پھر نہ صرف مسلم اور غیر مسلم عورت میں بلکہ مرد اور عورت میں بھی تمیز کرنا دشوار ہو جائے گا۔ غرضیکہ سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی عورت کا پہچاننا اتنا ہی مشکل جتنا کہ بند شدہ پارسل کی اشیاء کا حالانکہ آیت نمبر (۱) کے الفاظ ان یعرفن کردہ پہچانی جائیں اور آیت نمبر (۲) کے الفاظ "الاما ظہر منہا مگر جو زینت اس میں سے کھلی ہے" کا ایک ہی مفہوم ہے کہ باہر کھلا چہرہ رہے جیسا کہ حدیث نمبر ۲ سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی سے پہچان ہوتی ہے۔ مگر اس کے سمجھنے کے لئے دماغ چاہیئے۔ اسی طرح آیت نمبر (۱) کے ماتحت مسلم خواتین سر سے پاؤں تک اگر اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھیں، تو پھر آیت نمبر (۲) کی اس زینت پر جو باہر ڈھانکنے سے مستثنیٰ کی گئی ہے پردہ پڑ جاتا ہے گویا استثنائی حکم بھی بیکار ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ان دونوں آیات کی تطبیق آج تک مذہبی پیشواؤں سے نہ ہو سکی اور نہ کبھی ہوگی۔ کیونکہ وہ کبھی قرآنی آیات پر غور نہیں کرتے

(۲) تعجب تو اس امر کا ہے کہ جو مذہبی راہنما اور ان کے پیروکار قرآنی آیت سے عورتوں کے گھونگھٹ لگانے کا استدلال کرتے ہیں۔ وہ خود بھی اپنی عورتوں کو گھونگھٹ کے ساتھ باہر نہیں نکالتے۔ بلکہ برقعہ میں لاتے ہیں۔ جو ان کے لئے ایک شرم کا مقام ہے۔ کیونکہ وہ خود ہی اپنے استدلال پر عمل نہیں کرتے گویا قرآنی احکام سے ہنسی نذاق کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کی ممانعت کی گئی ہے

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا (البقرہ ع ۲۹) اور اللہ کی باتوں سے مذاق نہ کرو۔
(۲ - ۲۳۱) ایسے حضرات اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ جب ہندو عورتیں گھونگھٹ
لگا کر باہر چل سکتی ہیں تو پھر مسلم خواتین کیوں کر نہیں چل سکتیں۔ اگر گھونگھٹ
مارنے کا استدلال درست ہے تو پھر عمل کر کے دکھائیں کیونکہ قرآنی استدلال پر
عمل نہ کرنا دیانتداری کا نشان نہیں ہو سکتا۔ جب حامیانِ رسمی پردہ سے یہ
پوچھا جاتا ہے کہ اگر تمہارا یہ استدلال کہ مسلم خواتین گھروں سے باہر گھونگھٹ
لگا کر جائیں صحیح ہے تو پھر اُن کو برقعہ اوڑھا کر اور اس میں دو سوراخ نکال کر
اسے باطل کیوں قرار دیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ راستہ دیکھنے
کے لئے دو سوراخ نکالے جاتے ہیں۔ مگر جب اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جس
وقت اللہ نے عورتوں کو باہر گھونگھٹ مار لینے کا حکم دیا تھا تو اس وقت اسے
نعوذ باللہ اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ مسلم خواتین چہرے ڈھانک کر باہر کیسے
چلیں گی۔ اگر اُسے علم تھا۔ تو پھر اس کے حکم مطابق عمل کیا جائے کیونکہ خدا کے
کامل حکم کو دو سوراخ نکال کر ناقص بنانا مومن کی شان کے خلاف ہے۔ اگر
مسلم خواتین گھونگھٹ لگا کر باہر چل نہیں سکتیں تو پھر خدا نے ایسا حکم ہی
کیوں دیا جس پر عمل کرنا اُن کی طاقت سے باہر ہے۔ اس آیت کو پڑھ کر جواب
دیجئے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرہ ع ۴۰) اللہ کسی پر کچھ لازم
نہیں کرتا، مگر جس قدر اس کی طاقت ہو (۲ - ۲۸۶) در اصل عورتوں کے باہر

پھرسے ڈھانکنے کا استدلال ہی غلط ہے کیونکہ اللہ کا حکم کبھی ناقص نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامل ہوتا ہے کیونکہ اس میں کوئی انسانی ترمیم لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی جس کے بغیر اس پر عمل کرنا ناممکن ہو جائے۔ یہ تو ایک نہایت ہی مضحکہ خیز سی بات ہے کہ گھونگھٹ نکالنے کا استدلال تو قرآنی آیت سے ہو مگر اس میں دو سوراخ نکالنے کا تتمہ حامیانِ رسمِ پردہ خود اپنی پاکٹ سے لگائیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے صاحبان کلام اللہ کو اپنی جگہ سے پھیر کر اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں اور خود اپنے ہی لفظوں سے اپنے آپ کو یہودیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اللہ کے کلام کو اپنی جگہ سے پھیرتے ہیں اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (البقرہ ع ۹) پس کیا تم امید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے۔ اور ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اللہ کے کلام کو سنتے پھر اس میں تحریف کرتے بعد اس کے کہ اسے سمجھ لیا اور وہ جانتے ہیں (۲ - ۷۵) مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (النساء ع ۷) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہوئے بعض باتوں کی ان کے موقعوں سے تحریف کرتے ہیں (۴ - ۴۶) يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ (المائدہ ع ۶) باتوں کو ان کی جگہ (جاننے) کے بعد بدلتے ہیں (۵ - ۴۱) یقیناً اہلِ اسلام

مسلم خواتین کے حق میں کھلے چہرے نظریں نیچی رکھنے کے مساوی احکام کو بھولے ہوئے ہیں۔ خود تو باہر کھلے چہرے پھریں گے مگر اپنی عورتوں کو ایسا کرنے نہیں دیتے۔ گویا اللہ کی سیدھی راہ کو جھٹلاتے ہیں۔ مگر گھونگٹ اور برقعہ کی ٹیڑھی راہ کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق ٹھہراتے ہیں وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (الاعراف ع ۱۷) اور اگر وہ سیدھی راہ دیکھ لیں تو اُسے اپنا رستہ نہ ٹھہرائیں اور اگر وہ اُلٹی راہ دیکھ لیں تو اُسے اپنا رستہ بنالیں یہ (کج روی) اس لئے پیدا ہوئی) کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن سے غافل ہے (۷-۱۴۶) یقیناً اللہ کی آیات کی غلط تاویلات کرکے اُس پر عمل کرنا ہی ٹیڑھی راہ ہے۔ مگر یہ نکتہ مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں بیٹھتا۔

بیسواں باب:- اے نبیؐ میرے گنہگار بندوں سے کہہ دے۔

پہلی فصل:- میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ سبھی گناہ بخش دیتا ہے۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ	کہہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ سبھی گناہ

جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ بخش دیتا ہے۔ ہاں وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۳۹-۴-۵۳)
(الزمر ع ۶)

آیاتِ متعلقہ :- اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (البقرہ ع ۳۷) اگر تم خیرات کھلے طور پر دو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپاؤ اور محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لئے اچھا ہے اور وہ بعض تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے (۲-۲۷۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ (الانفال ع ۴) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کا تقویٰ کرو۔ تو وہ تمہارے لئے (حق و باطل میں) فرق کر دے گا۔ اور تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے گا اور تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (۸-۲۹) وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ (هود ع ۱۰) اور دن کی دونوں طرفوں میں اور پہلی رات نماز کو قائم رکھ۔ کیونکہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے (۱۱-۱۱۴) اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ (الفرقان ع ٦) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کرتا رہا تو ایسے لوگوں کی بری زندگی کو اللہ نیک زندگی سے بدل دیتا ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف اچھا رجوع کرتا ہے (۲۵-۷۰، ۷۱) وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الزمر ع ٦) اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے پھر تمہیں مدد نہ ملے اور اس بہتر بات پر چلو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی قبل اس کے کہ تم پر ناگہاں عذاب آئے اور تم کو خبر بھی نہ ہو (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہنے لگے افسوس اس پر جو میں نے اللہ کی جانب نگاہ رکھنے میں کوتاہی کی اور میں تو تمسخر کرنے والوں میں سے تھا، یا کہے کہ

اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا یا جب عذاب دیکھے تو کہے اگر میرے لئے لوٹ کر جانا ہوتا تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہوتا۔

(۳۹-۴۵ تا ۵۸) غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ (المومن ع ۱) گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑے فضل والا (۴۰-۳) وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (الشوریٰ ع ۳) اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور بدیوں کو مٹاتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور ان کی (دعا) قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے (۴۲-۲۵ و ۲۶) صاف ظاہر ہے کہ ایسی تعلیم کی موجودگی میں حضرت مسیحؑ کو لعنتی ٹھیرا کر (گلیتون ۳-۱۳) اپنے گناہوں کا کفارہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ بغیر کفارہ کے بھی گناہ بخش دیتا ہے بشرطیکہ انسان صدق دل سے توبہ کرے اور بدی کے بعد نیکی کا کام کرے تاکہ نیکی کا پلڑا بھاری رہے اور وہ جنت میں جانے کے قابل ہو سکے اس پر ذیل کی آیات شاہد ہیں۔ اور وزن اس دن حق ہے سو جس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں تو وہی کامیاب ہونے والے ہیں اور جس کی نیکیاں ہلکی ہو گئیں تو وہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے (۷-۸ و ۹)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲۰: حقیقۃً توحید کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دل سے ایک سمجھے اور زبان سے اس کا اقرار کرے اور اعمال سے اس کی تصدیق کرے۔ کیونکہ زبان سے تو سب کہتے ہیں کہ خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے جو واحد ہے، مگر اس کے باوجود کوئی تو حضرت مریمؑ اور حضرت مسیحؑ کو خدا بنا رہا ہے اور کوئی کرشن مہاراج کو خدا کا اوتار ٹھہرا رہا ہے اور کوئی بتوں کو خدائی کا حصہ دار بنا رہا ہے۔ کوئی اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرتا ہے، کوئی اسے روح اور مادہ کا محتاج بناتا ہے۔ کسی نے احبار اور رہبان کو خدائی اختیار دے دیئے ہیں۔ بہت سے مسلمان تعزیہ پرستی، قبر پرستی اور پیر پرستی کے خس و خاشاک سے توحید کے صاف چشمہ کو مکدر کر رہے ہیں۔ یقیناً ایسے مشرک اپنے آپ کو اس آیت وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ۝ أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (یوسف ع ۱۲) اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر وہ شرک بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں، کہ ان پر اللہ کے عذاب کی بیماری مسبیت آپڑے یا ناگہاں وہ گھڑی ان پر آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو (۱۲ – ۱۰۶ و ۱۰۷) کا مصداق بنا کر عذاب الٰہی کا مستحق بنا رہے ہیں۔

بقول اقبال ؒ –

مردوں سے تجھے امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

بقیہ مضمون صفحہ ۲۹۶ ، فلسفہ ابن مریم: علاوہ ازیں قرآن حکیم

میں حضرت عیسٰی مسیحؑ کو ابن مریمؑ کہہ کر پکارا گیا ہے جس سے علمائے اسلام جنہیں قرآن دانی پر بڑا فخر ہے "ابنِ مریمؑ" کا یہ فلسفہ چھانٹتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کا باپ نہ تھا۔ جو قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ جو بچہ حمل کے ذریعہ ماں سے پیدا ہوتا ہے اس کا باپ ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت موسٰیؑ کی والدہ محترمہ کا ذکر جا بجا قرآن حکیم میں کیا گیا ہے۔ مگر باپ کا کوئی ذکر نہیں۔ تو کیا اب اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کا باپ نہ تھا؟ حالانکہ جو بچہ تولد ہوتا ہے اس کا باپ ضرور ہوتا ہے۔ اس آیت پر غور کیجئے وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (البلد ع ۱) اور باپ کی اور جو اس سے پیدا ہوا (۹۰-۳) علاوہ ازیں حضرت ہارونؑ نے اپنے بھائی حضرت موسٰیؑ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا قَالَ یَابْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ (طٰہٰ ع ۵) کہا اے میری ماں کے بیٹے میری ڈاڑھی اور میرا سر نہ پکڑ (۲۰-۹۴) اب "ماں کے بیٹے" سے مراد یہ نہیں ہو سکتی کہ ان دونوں کا باپ نہ تھا۔ مگر عیسائی مذہب کے پیشوا ابن مریمؑ کا یہ فلسفہ بیان کرتے ہیں (۱) حضرت مسیحؑ خدا کے اوتار تھے کیونکہ وہ کنواری سے پیدا ہوئے (۲) حضرت مسیحؑ خدا کے بیٹے تھے۔ کیونکہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے (۳) حضرت آدمؑ کے گناہ سے تمام لوگ گنہگار ہو گئے اس لئے حضرت مسیحؑ کو بغیر نطفہ کے پیدا کیا گیا۔ تاکہ وہ گناہوں سے پاک ٹھہرے اور گنہگاروں کا نجات دہندہ ہو (۴) تمام لوگ نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر حضرت مسیحؑ روح سے اس لئے وہ عام انسانی سطح سے بالاتر

تھے (۵) چونکہ حضرت مسیحؑ روح سے پیدا ہوئے لہٰذا ان کے مذہب میں روحانیت ہے۔ دراصل یہ فلسفہ ان مسلمانوں اور عیسائیوں کا ہے۔ جو حضرت مسیحؑ کی پیدائش کو بلا باپ مانتے ہیں۔ اب ناظرین دونوں کے فلسفوں کا موازنہ کرکے دیکھ لیں۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں کون چست و چالاک اور ذہین ہے۔ بلاشبہ اسلام کے مذہبی پیشواؤں کا "ابن مریمؑ" کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حضرت مسیحؑ کا باپ نہ تھا ایک نہایت ہی بودا اور کمزور فلسفہ ہے۔ جس سے ایک تو پیروان اسلام اپنے مذہب کو عیسائیت پر کوئی غلبہ اور فوقیت نہیں دے سکتے۔ دوسرے عیسائیوں کے باطل عقائد کی کوئی تردید نہیں کرسکتے۔ تیسرے عیسائیوں کو یہ کہنے کا موقع دیتے ہیں کہ چونکہ حضرت مسیحؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے لہٰذا ان کا باپ۔ خدا تھا۔ اور وہ خدا کا بیٹا۔ غرضیکہ مسلمان خود ہی عیسائیوں کے باطل عقائد کی تائید کرتے ہیں۔ حقیقتہً علمائے کرام اور صوفیائے عظام اور عام مسلمانوں کو قرآنی آیات پر غور و فکر کرنے کی عادت نہیں۔ اس لئے اہل اسلام "ابن مریمؑ" کے فلسفہ سے قطعاً ناآشنا ہیں۔ حالانکہ ان الفاظ میں بہت سے نکات پائے جاتے ہیں جن سے عیسائیوں کے باطل عقائد کی تردید کی گئی ہے اور عورتوں کا درجہ بلند کیا گیا ہے پہلا نکتہ: "ابن مریمؑ" کہہ کر عیسائیوں کو طنزاً یہ کہا گیا ہے۔ کہ مریمؑ کے جنے ہوئے کو خدا بناتے ہو۔ حالانکہ خدا تو کبھی جنا نہیں جاتا اور نہ ہی وہ جنتا ہے۔ کیونکہ اسے تو بیٹے کی حاجت نہیں۔ تو پھر کسی عورت تو حمل کیوں کرے؟

چونکہ کسی اور نبی کو لوگوں نے خدا نہیں بنایا۔ لہذا انہیں ان کی ماؤں کے نام سے
نہیں پکارا گیا۔ مگر عیسائیوں نے حضرت مسیحؑ کو اپنا خدا بنا لیا۔ لہذا بار بار ابنِ
مریمؑ کہہ کر الوہیتِ مسیح کی تردید کی گئی۔ گویا ان کی خدائی کو باطل ٹھہرایا گیا (دوسرا
نکتہ) ابنِ مریمؑ کہہ کر یہ بتلایا گیا کہ حضرت مریمؑ بنی نوعِ انسان تھیں اور انسان
سے انسان ہی پیدا ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جب ماں انسان ہو۔ تو پھر اس
کا بیٹا کیوں کر انسان نہ ہو۔ اس لئے بار بار ابنِ مریمؑ کہہ کر عیسائیوں کو یہ سکھلایا
گیا۔ کہ انسان سے پیدا شدہ شخص کو خدا نہ ٹھہرائیں۔ علاوہ ازیں ماں اور بیٹا دونوں
ہی کھانا کھایا کرتے تھے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا
يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ (المائدہ ع ۱۰) اور اس (مسیحؑ) کی ماں صدیقہ تھی وہ دونوں
کھانا کھاتے تھے (۵ - ۷) صاف ظاہر ہے کہ اب نہیں کھاتے کیونکہ وفات
پا گئے اور جو کھانا کھائے اور مر جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا (تیسرا نکتہ) ابنِ
مریمؑ کہہ کر اس غلط عقیدہ کی تردید کی گئی ہے۔ کہ لوگ عورتوں سے پیدا ہونے
کی وجہ سے گنہگار رہتے ہیں۔ جیسا کہ بائبل میں لکھا ہوا ہے "یا وہ جو عورت
سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکر پاک ٹھہرے" (ایوب ۲۵-۴) اگر اس اصول کو سچا
مانا جائے تو پھر حضرت مسیحؑ جو خود عورت سے پیدا ہوئے کیونکر پاک اور نجات دہندہ
ہو سکتے ہیں۔ دراصل ابنِ مریم کہہ کر عورتوں کا درجہ بلند کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کی اولاد
کو پیدائشی ناپاک نہ ٹھہرایا جائے کیونکہ انسان پاک یا ناپاک تو اپنے اعمال

کی رُو سے ہوتا ہے (چوتھا نکتہ) ابنِ مریم کہہ کر یہ سکھایا گیا ہے کہ جیسے مرد اللہ کی راہ میں کام کر سکتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی۔ چنانچہ حضرت مریمؑ جو بیت المقدس میں نذر مانی ہوئی تھیں۔ وہ بہت نیک بخت عابدہ اور پارسا تھیں۔ اور جو لوگ حج کرنے آتے تھے۔ وہ ان کی پارسائی، عبادت اور نیک سلوک سے متاثر ہو کر ان کا ذکر دُور دُور تک کرتے تھے۔ جس سے وہ بہت مشہور ہو گئی تھیں۔ لہٰذا حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ کے نام سے پکارے گئے۔ علاوہ ازیں جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ تو اس وقت بھی عرب میں حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ کے نام سے ہی پکارے جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بھی قرآن مجید میں جو عربی زبان میں نازل ہوا یہی محاورہ اختیار کیا۔ (پانچواں نکتہ) ابن مریمؑ کہہ کر یہ جتلایا گیا ہے کہ حضرت مریمؑ کی حیثیت بہت بلند تھی۔ مگر ان کا خاوند ایک ادنیٰ حیثیت کا آدمی تھا جو بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ لہٰذا حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ کے نام سے پکارے گئے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجیئے۔ کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہؐ کی صاحبزادی ہونے کی وجہ سے اپنے خاوند حضرت علیؓ سے زیادہ مشہور ہو گئی تھیں۔ لہٰذا ان کا خاندان بنی فاطمہؓ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ دوسری مثال۔ ایڈورڈ ہفتم کو ہمیشہ ملکہ کا بیٹا ہی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ تیسری مثال۔ نواب صاحب والئے بھوپال کو بیگم صاحبہ کا صاحبزادہ ہی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ ان عورتوں کے

خاوند ہی نہ تھے۔ بلکہ یہ معنی ہیں۔ کہ اُن کے خاوندوں کی حیثیت بیویوں کی حیثیت کے مقابلہ میں بہت ہی کم تھی۔ لہذا اولاد عورتوں کے نام سے پکاری گئی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ اگر عورتوں کی حیثیت اُن کے خاوندوں کی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر ہو تو پھر بھی اولاد اِن کے ناموں سے نہ پکاری جائے جب کہ اولاد ماں باپ دونوں کی ہوتی ہے۔ اگر اولاد باپ کے نام سے پکاری جائے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ اُن کی ماں نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اولاد عورت کے نام سے پکاری جائے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ اُن کا باپ نہیں ہے۔

چھبیسواں مضمون ۱۳۱۔ پہلی مثال، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ ۔ اور اگر تمہیں خوف ہو۔ کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایسی عورتوں سے نکاح کر لو۔ جو تمہیں پسند ہوں (۴-۳) اس حکم سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت عورتیں کھلے چہرے تھیں۔ ورنہ عورتوں کو پسند کر کے نکاح میں لانے کا حکم نہ دیا جاتا اس کے بعد عورتوں کو چہرے ڈھانکنے کا حکم دینا خدا کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے مردوں اور عورتوں کو اپنے حسب منشا نکاح کرنے میں بہت سی رکاوٹیں اور دقتیں حائل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بھی عورتوں کو دیکھ کر ہی نکاح میں لانے کا حکم دیا۔ یہ حدیث اس پر گواہ ہے عن المغیرہ بن شعبۃ قال خطبت امرأۃ فقال لی رسول اللہ صلعم

(لاہذل؛ مسلم ع ۱)

هل نظرت الیها قلت لا قال فانظر الیها فانه احری ان یودم بینکما۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے بیاہ کرنے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اُسے دیکھ لے کیونکہ دیکھنا بہت اچھا ہے۔ اس سے تم دونوں میں محبت ہو جائے گی (ترمذی و نسائی) مگر عام طور پر اہل اسلام مندرجہ بالا آیت اور حدیث کے خلاف مذہبی رہنماؤں کا کہنا مان کر بغیر دیکھے ہی شادیاں کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ باہمی رضامندی سے نکاح نہ ہونے اور حسب منشا جوڑا نہ ملنے کے باعث اُن کی زندگی خوشگوار نہیں گذرتی۔ بقول شخصیکہ:

بغیر مرضی کے شادی بھی کیا قیامت ہے — یہ عمر بھر کے لئے ایک عجیب لعنت ہے
یہ شادی وہ ہے جسے والدین کرتے ہیں — اور اُن کے اسے فرض عین کرتے ہیں
یہ شادی آہ! جہنم کا راج کہیے اسے — سر پہ بیش بہا کانٹوں کا تاج کہیے اسے
یہ شادی کیا ہے غضب آفتوں کا مخزن ہے — جواں دلوں کی جواں حسرتوں کا مدفن ہے

صاف ظاہر ہے کہ عورتوں کو بغیر دیکھے نکاح میں لانا مذکورہ بالا آیت اور حدیث کے قطعاً خلاف ہے۔

(دوسری مثال) فحملته فانتبذت به مکانا قصیا (مریم ع ۲) پھر (مریم نے) اسے (حضرت مسیح کو) حمل میں لیا اور اس کے ساتھ الگ ہو کر دور چلی گئی (۱۹-۲۲) جس کی تشریح کر کے رسول اللہ نے [illegible] میں لکھا ہے

کے وفد نجران کے اس سوال "اگر حضرت مسیح خدا کا بیٹا نہیں تو پھر اُن کا باپ کون تھا" کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا۔ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنَّ عِیْسٰی حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کَمَا تَحْمِلُ الْمَرْاَۃُ ثُمَّ وَضَعَتْهُ کَمَا تَضَعُ الْمَرْاَۃُ وَلَدَهَا۔ پس فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ عیسیٰؑ کو اُس کی ماں نے حمل میں لیا جس طرح عورت حمل لیا کرتی ہے پھر اُس کو جنا جس طرح عورت اپنا بچہ جنا کرتی ہے" (تفسیر آل عمران در روح المعانی و تفسیر ابن جریر) صاف ظاہر ہے کہ جیسے عورتیں نکاح کر کے حمل لیتی ہیں۔ اسی طرح حضرت مریمؑ نے بھی لیا۔ بلاشبہ دُنیا بھر کی عورتوں کو خدا کی قدرت اور اُس کے حکم سے ہی حمل ہوتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ اُن کے خاوند نہیں ہوتے یا وہ بغیر مرد کے حاملہ ہو جاتی ہیں۔ مگر عام طور پر اہل اسلام مذکورہ بالا آیتنا اور حدیث کے خلاف مذہبی راہنماؤں کا کہنا مان کر یہ کہتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حمل ہوا۔ حالانکہ رسول اللہؐ اور صحابہ کرامؓ اور اماموں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ کیونکہ اس سے عیسائیوں کے باطل عقیدے "مسیح ابن اللہ" کی تائید ہو جاتی ہے۔ اور انہیں یہ کہنے کا موقع مل جاتا ہے کہ جس نے حمل کیا بیٹا اُسی کا ہ

(تیسری مثال) وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور ع ۴)

اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اُس کے جو اُس میں سے کھلی رہتی ہے (م ۲-۳۱)

اس آیت میں زینت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے کھلی زینت کو باہر کھلا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر عورتوں کو اپنی زینت میں سے (باقی فہرست مضامین کے آخر پر)

بقیہ مضمون صفحہ ٣٢٦ : وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

(النور ع ۴) اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے کھلی رہتی ہے
(۴ ۲ - ۳۱) عموماً مذہبی رہنما اس آیت کے ترجمہ میں چار ونا چار - مجبوراً - اتفاقاً اور
غالباً وغیرہ کے الفاظ جو کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں ہوتے اپنی طرف سے زائد کر دیتے
ہیں جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ عورتیں مجبوری کی حالت میں باہر چہرہ کھولیں ورنہ
ہرگز نہ کھولیں۔ بلاشبہ یہ مذہبی راہ نماؤں کا پرانا داؤ ہے۔ کہ خدا کی استثنار کے
ساتھ بھی اپنی طرف سے زائد الفاظ لگا کر اسے مستثنیٰ در مستثنیٰ کرتے ہیں۔ تاکہ
عورتوں کا باہر چہرہ ڈھانکنا ثابت ہو جائے۔ حالانکہ اس استثنار کے رکھنے کی
ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ جن اعضا پر عورتوں کے کام کرنے اور ان کی صحت کا
دارومدار ہے یعنی حواس خمسہ وہ بھی باہر کھلے رہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ
چہرہ اور ہاتھ ہی ہیں۔ کیونکہ عورتوں کو جو اپنے جسم کا حصہ نماز پڑھتے وقت اور
حج کرتے وقت کھلا رکھنا ہے۔ وہ باہر بھی ڈھانکنے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے علاوہ
ازیں رسول اللہ نے بھی جن پر قرآن کریم نازل ہوا مسلم خواتین کے باہر جانے
پر کھلے مقامات یعنی چہرہ اور ہاتھ کو ڈھانکنے سے مستثنیٰ کر دیا۔ اس حدیث پر
جو قرآنی آیت کے ساتھ مطابقت بھی رکھتی ہے غور کیجئے عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ دَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهَا
ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا قَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ

الْمَحِيْضَ لَنْ تَصْلُحَ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اُن پر باریک کپڑے تھے۔ آپؐ نے اُن سے رُخ پھیر لیا۔ اور فرمایا اے اسماء عورت کو جب ایام ماہواری آنے لگیں یعنی وہ بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ اس کے بدن سے کچھ نظر آئے سوائے اِس کے اور اِس کے اور اشارہ اپنے چہرہ اور ہاتھ کی طرف کیا (ابوداؤد کتاب اللباس) جب رسول اللہؐ نے فیصلہ کر دیا کہ مسلم خواتین باہر سوائے چہرے اور ہاتھ کے باقی تمام جسم کو ڈھانک کر رکھیں گویا اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر اِلَّا وجہہ وکفیہ سے کی گئی ہے۔ تو پھر حامیانِ رسمی پردہ کو اس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اب جو حضرات اس فیصلہ کو نہیں مانتے بالخصوص انہیں مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء ع ۹) سو نہیں تیرے رب کی قسم وہ ایمان ہی نہیں لاتے جب تک کہ وہ تجھے اس بات میں حکم (نہ) بنائیں۔ جو اُن میں آپس میں اختلاف ہو پھر اپنے دلوں میں اُس سے کوئی تنگی نہ پائیں جو تو فیصلہ کرے اور پوری پوری فرمانبرداری کریں (م - ۶۵) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۔ (الاحزاب ع ۵) اور نہ یہ کسی مومن مرد اور نہ کسی مومن عورت کو شایاں ہے۔ کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو وہ اِس معاملہ میں کچھ (اپنا) اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو وہ کھلی گمراہی میں دُور نکل گیا (۳۳-۳۶) وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ (النور ع ۴) اور چاہیئے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیں (۲۴-۳۱) چنانچہ عورتوں نے ایسا ہی کیا یہ روایت اس پر گواہ ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِیْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ فرماتی تھیں جب یہ آیت اُتری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن تو عورتوں نے اپنے تہبند کنارے سے پھاڑے اور انہیں اوڑھنیاں بنا لیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوْلٰی لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِہٖ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہا اللہ اُن عورتوں پر رحم کرے۔ جنہوں نے پہلے ہجرت کی۔ جب اللہ نے یہ آیت اُتاری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ تو انہوں نے اپنی چادریں پھاڑیں اور سینوں کو ڈھانکا (بخاری و ابو داؤد) مولوی وحید الزمان

اپنے ترجمہ صحیح بخاری میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں :-

"عرب کی عورتیں کرتا پہنتیں جس کا گریبان سامنے سے کھلا رہتا۔ اس میں سے سینہ اور چھاتیوں پر نظر پڑتی۔ اس لئے اوڑھنی سے گریبان ڈھانپنے کا حکم دیا گیا۔ اگر عورت کوٹ یا شیروانی پہنے جو سامنے سے بند ہوتی ہے۔ تب اوڑھنی کی ضرورت نہیں۔ لیکن سر کے بال سر بندھن سے چھپا لے باقی چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا چھپانا فرض نہیں۔ کیونکہ یہی شرعی پردہ ہے۔

حقیقۃً سینوں کے ڈھانکنے کا حکم صاف ثابت کرتا ہے کہ چہرے ڈھانکنے سے مستثنیٰ کر دیئے گئے ہیں۔ اگر اللہ کو عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکنے بھی منظور ہوتے۔ تو پھر سینوں کے ڈھانکنے کے ساتھ ہی چہروں کے ڈھانکنے کا بھی حکم دیا جاتا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو علیٰ جیوبھن کے علاوہ علیٰ وجوھھن کے الفاظ نہیں آتے تھے۔ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ (النور ۲۴ : ۳۱) اور اپنے پاؤں کو اس طرح زمین پر نہ ماریں کہ ان کے چھپے ہوئے زیور معلوم ہو جائیں (۲۴-۳۱) اس میں مسلم خواتین کو یہ سکھایا گیا ہے کہ چلتے وقت اپنے پاؤں کو اس زور سے نہ ماریں جس سے ان کی چھپی ہوئی زینت معلوم ہو جائے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زیورات بھی زینت میں داخل ہیں۔ آخر زور سے پاؤں مارنے سے تو زیور ہی بجیگا جیسا کہ پاؤں کے گھونگھرو اور جھانجن وغیرہ۔ درحقیقت جان بوجھ کر زور سے پاؤں مار کر زیور کا بجانا منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو زیور زور سے پاؤں مارنے کے بغیر خود بخود ہی بجے اس کی آواز کا روک رکھنا تو عورتوں کی طاقت سے باہر ہے ۔

مسلمانوں میں فرقہ بندی کے وجوہات

مسلمانوں میں فرقہ بندی کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان میں بہت سی ذاتیں ہیں جن پر وہ بڑا فخر کرتے ہیں مگر اسلام کی تعلیم سے قطعاً ناآشنا ہوتے ہیں۔ بقول اقبال مرحوم

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں ۔۔۔ کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو ۔۔۔ تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود ۔۔۔ یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

دوسری وجہ۔ مذہبی راہنماؤں کا فروعی اختلافات کی بنا پر کفر کے فتوے دے کر علمبرداران اسلام کو کافر ٹھہرانا اور ان کو آپس میں لڑانا اور ان میں پھوٹ ڈالنا۔ بقول کسے

نئے جھگڑے نرالی کاوشیں ایجاد کرتے ہیں ۔۔۔ مذہب کی آڑ اہل مذہب برباد کرتے ہیں
فرقہ بندی کی ہوا تیرے گلستاں میں چلی ۔۔۔ آہ! ان مالیوں[1] نے باغ اجاڑا تیرا

تیسری وجہ۔ فروعی مسائل میں ہم خیال نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا نہ صرف ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھنا بلکہ آپس میں دشمنی رکھنا۔ بقول حالی

نہ سنی میں اور جعفری میں ہو الفت ۔۔۔ نہ نعمانی و شافعی میں ہو ملت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت ۔۔۔ مقلد کرے نامقلد پہ لعنت
رہے اہل قبلہ میں یوں جنگ باہم ۔۔۔ کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

[1] مالیوں سے مراد مولوی ہیں۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران ع ۱۱) اور سب کے سب اللّٰہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو (۳-۱۰۳)

قوم مسلم کے لئے ہے سربلندی لازمی — ہوشمندی، اجتناب از فرقہ بندی لازمی

اشتہار واجب الاظہار

چونکہ اہل اسلام کی باہمی فرقہ بندی اور تکفیر سازی نے مسلمانوں کی قوت اتحاد کو ملیامیٹ کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان میں کسی بات میں بھی اتحاد نہیں پایا جاتا۔ جو سراسر تنزل کا باعث ہے لہذا میں اس فرقہ بندی سے بیزار ہو کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ نہ تو میں قادیانی اور نہ لاہوری اور نہ اہل حدیث اور نہ کسی ایسی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ جو کلمہ گو برادران اسلام کی تکفیر کر کے انہیں اسلام سے خارج سمجھتی ہو اور اللہ کے عطا کردہ نام ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (الحج ع ۱۰) اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا (۲۲-۷۸) کو چھوڑ کر کوئی الگ نام رکھتی ہو۔ اس لئے برادران اسلام سے التماس ہے کہ مسلمان ہی کہلائیں اور مسلمان ہی رہیں اور مسلمان ہی مریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۱) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو جیسا کہ اس کے تقویٰ کا حق ہے اور تم نہ مرو مگر ایسی حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو (۳-۱۰۲)

المشتہر: شمس الدین۔ شمس منزل مصری شاہ لاہور

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل ع ۶)

اور ہم نے تیری طرف ذکر بھیجا ہے تاکہ تو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور کریں

۱۴/۴

پیغام قرآن

برائے

بنی نوع انسان

اس میں وہ تمام قرآنی قُل جن میں رسول اللہؐ کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ لوگوں سے کہہ دے مع متعلقہ آیات کے مختلف عنوانوں کے ماتحت یکجا جمع کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو قرآنی تعلیم کے سمجھنے سمجھانے اور اس پر عمل کرنے میں آسانی ہو۔

مرتبہ

پیرزادہ شمس الدین

مؤلف آئین قرآن درباره حکومت و عمران، تعزیرات قرآن، امثال القرآن، تشبیہات القرآن اور ختم نبوت وغیرہ

بار اول ایک ہزار　　اکتوبر ۱۹۵۹ء　　قیمت فی جلد تین روپیہ ۳/-